ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

رسالہ تذکیر وتانیث

مشہور بہ

مفید الشعرا

۱۹۲۲ء

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الوہاب

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ و منقبت سید الوصیین امیر المومنین و ائمہ معصومین علیہم التحیات کے کمترین بندگان
ایزد متعال ننگ سخنوران باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض کرتا ہی کہ اس ہیچمدان کی
تالیفات سے جو پہلے رسالہ کارآمد شعرا بحث تذکیر و تانیث مین ۱۲۹۳ھ ہجری مین طبع ہوا تھا وہ ناقص و
ناتمام اور نہایت غلط چھپا تھا اور قطع نظر اسکے خطبہ مین نام نامی و اسم گرامی مؤلف کے آقائے نعمت
اعلیٰ حضرت قدر قدرت نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر خلد آشیان والی ریاست رامپور کا
بھی درج نہ تھا بنا برین مؤلف سراپا خطا اُسکی تکمیل و تصحیح کرکے اپنی دنی نعمی اور نام نامی والا صفات گرامی خطبہ
مین داخل کرکے بار دگر معرض طبع مین لاتا ہی اور پھر وہ شاہد معنی بامداد و اعانت بندگان والاے
اعلیحضرت قدر قدرت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند دلاو اعظم اعلای
ستارہ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر والی ریاست
مصطفےٰ آباد معروف بہ رامپور لازالت شموس دولتہم بازغۃ الی یوم النشور کی زیور ترتیب نو سے مرتب
و مزین ہوکر بزم ناظرین بالغ نظر و انجمن مشتاقان دیدہ ور مین اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اب نام اس کا
مفید الشعرا رکھا جاتا ہی اور یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چند فائدہ والی و چند فصلون پر بنایا تاہی
وما توفیقی الا باللہ اور مؤلف ہیچمدان ایک بیس بائیس برس کے زمانہ سے بوجہ پرورش فرمائی

وقدردانی وعزت افزائی اپنے آقاے نعمت مذکور والی ریاست رامپور خلد آشیان لازالت شموس دولتہم بازغۃ الی یوم النشور کے ملازم ریاست مذکور کا تھا

ابیات در مدح بندگان اعلیحضرت قدر قدرت خداوند نعمت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند دلاور اعظم اعلاے ستارۂ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد آشیان

کلیم کو نظر آیا تھا جلوہ جو سر طور
پھر اُس نے جلوہ گہ دہر مین کیا ہے ظہور

وہ طور کون مرے شہ کا آستان بلند
وہ جلوہ کون تجلاے بندگان حضور

وہ بارگاہِ بلند احتشام ہے اُنکی
کہ بارگاہ سلیمانی ہے پست جسکے حضور

کہان ہے آج سکندر یہ شوکتین دیکھے
وہ اپنے جاہ و تجمل پہ تھا بہت مغرور

یہ کروفر ہے یہ شان و شکوہ قابل دید
کہان گئے جم و دارا و قیصر و فغفور

کہان ہو عقل فلاطون کہ سیکھ لے ادراک
کدھر ہو فہم ارسطو کہ لے وہ درس شعور

وہ شہرہاے مشیرون مین جسکے ہوش نخست
ازل سے عقل و ہم اسکا چارہ مین دستور

وہ نام نیک خداے فعطا کیا ہو اُسے
کہ شش جہت مین ہوا چار روز مین مشہور

جہان فروز ہے اُسکا چراغ جود و سخا
اوجالا گور مین حاتم کی آج ہو گا ضرور

قریب تر ہے کہ گونجے محل کسرے مین
پہونچ گیا ہے یہ آوازۂ عدالت دور

کہین یہ حکم سُنا ہے کرم یہ دیکھا ہے
پہو دسا انفعال ہو مجرم کرے جو عذر قصور

نگاہ مہر وہ معجز نما کہ دم بھر مین
سپیج اشکو بنا دے جو کوئی ہو رنجور

ہوائے لطف وہ رحمت اثر کہ خلق کو ہو
برائے داغ جگر سوسن ترمرہم کافور

شجاعت ایسی کہ شیرون مین دہاک ہے جسکی
زبان تیغ پہ جرأت کا اثر

معین لشکر تائید ایزدی اس کی	جدھر ارادہ کرے ہو مظفر و منصور
کیا وہ صاحب اقبال حق تعالی نے	کہ گردین رہین خم سرکشون کی جسکے حضور
بڑے بڑے ہین جو حکّام دہر ہون محکوم	بڑے بڑے ہین جو ذی اختیار ہون مجبور
عدول حکم کرے آسمان کیا طاقت	خلاف رائے ہو دور زمانہ کیا مقدور

مقدمہ جاننا چاہیے کہ مذکر یا مونث نہ بولے جائینگے مگر اسماء اور اسما ہونگے مگر ذوی العقول یا غیر ذوی العقول کے پس ظاہر ہے کہ اسمائے ذوی العقول تو محتاج اپنی تذکیر و تانیث کے بیان کے نہین اسلیے کہ ذوی العقول جو مذکر یعنی مرد ہو لامحالہ اسم بھی اُسکا مذکر بولا جائیگا اور جو مونث یعنی عورت ہو بالضرور نام بھی اُسکا مونث استعمال پائیگا الا غیر ذوی العقول کے اسما کہ وہ البتہ حاجت تذکیر و تانیث کے بیان کی رکھتے ہین کہ مذکر یا مونث حقیقی نہین ہین بلکہ مجازی یعنی فرضی ہین پس اسمائے غیر ذوی العقول کے تذکیر و تانیث کی بحث بتمامہ کی گئی ہو اور بعض اسمائے ذوی العقول پر بھی جن کی تذکیر و تانیث کسی ضرورت سے واجب الاطلاع تھے آگاہی دی گئی چنانچہ اپنے مقام پر بیان کیے گئے ہین اور ضرورت بھی اُن کے بیان کی وہان سے ظاہر ہے اور اس نہج پر تمام بحث تذکیر و تانیث کو ردیف وار لکھا ہے کہ جن الفاظ کی تذکیر خواہ تانیث مین فصحا کا اتفاق ہے اُن کو بے اسناد و نظائر لکھا ہے اور جن مین اختلاف ہے یعنے جو الفاظ بعض فصحا کے نزدیک مذکر ہین اور بعضون کے عندیہ مین مونث ہین یا اس اعتبار سے مختلف فیہ ہین کہ ایک معنی پر مذکر بولے جاتے ہین اور دوسرے معنے پر مونث آتے ہین یا جن کی تذکیر و تانیث مین ابہام ہے بشیر ساتھ اسناد و نظائر کے لکھے گئے ہین اور اسناد و نظائر کے اشعار کلام اساتذہ معتبر و شعرائے نامور اور رائج زبان لکھنؤ سے اخذ کرکے درج کیے گئے ہین فقط

فائدہ جو کلمہ فارسی کا دو لفظ سے مرکب ہے خواہ دونون صیغہ ماضی ہون خواہ دونون یا ایک صیغہ ماضی ہو ایک صیغہ امر خواہ برعکس خواہ ایک امر ہو ایک مصدر

خواہ ایک اسم جامد ہو ایک صیغہ ماضی کا یا امر کا وہ بیشتر مونث بولا جاتا ہے مانند
آمد و رفت۔ آمد و شد۔ زد و کوب۔ رفت و روب۔ زد و گشت۔ تگ و دو۔
داد و ستد۔ خرید و فروخت۔ شکست و ریخت۔ بود و باش۔ نشست و برخاست
جست و خیز۔ قطع و برید۔ گفت و شنید۔ تراش و خراش۔ دار و گیر۔ گیر و دار
داد و دہش۔ ہست و بود۔ شست و شو۔ تگ و پو۔ کم و کاست۔ داد و دہش
داد و ستد۔ وغیرہ کے سوائے بند و بست سوز و گداز۔ خورد و نوش
خورد و پوش۔ ساز و باز۔ خواب و خور۔ بست و کشادگی کہ یہ مذکر آتے ہیں۔
فائدہ جو دو لفظ کہ معًا بولے جاتے ہیں حرف عطف ان کے درمیان میں ہو خواہ نہ ہو
یا باہم اپنی تذکیر و تانیث میں اختلاف رکھتے ہوں گے یا اتفاق پس اگر باہم مختلف
ہیں تو کبھی برعایت تذکیر و تانیث جزو دوم کے مذکر یا مونث استعمال پاتے ہیں مثلاً
آب و ہوا۔ آب و غذا۔ نشو و نما۔ چرخ و پوجا۔ آب و گل۔ قلم دوات کو مونث
بولیں گے اور نان و نمک کشت و خون۔ تخت و تاج۔ دوات قلم کو مذکر
استعمال کریں گے اور کبھی رعایت تذکیر و تانیث جزو اول کی کرتے ہیں مثلاً آبرو
رد و بدل۔ شکر ... کو مونث بولیں گے اور پیچ و تاب۔ مال و متاع۔ گلشکر کو مذکر
استعمال کریں گے اور کبھی ... دونوں لفظوں کو مانند برق و سحاب پشت
و... رنگ و بو۔ روز و شب۔ دن رات ... وغیرہ کے حرف رابط جمع مذکر یا فعل جمع
مذکر یا ضمیر جمع مذکر کے ساتھ زبان پر لاتے ہیں ... رشک مغفور فرماتے ہیں

آجتک دیکھی نہ تھی تنویر پشت آئینہ	... وہ آئینہ رو جبکی ہیں یکسان پشت و رو

... مرحوم ع مقراض حیات ہیں یہ دن رات نہیں ٭ اور اگر دونوں لفظ ... متفق ہیں اپنی
تذکیر و تانیث میں تو دونوں مذکر یا دونوں مونث بولے جائیں گے مثلاً آب و رنگ
آب و دانہ۔ آب و نمک۔ گلقند کو مذکر اور آب و تاب جستجو گفتگو کو مونث بولیں گے

سوائے لفظ شیر برنج۔ و پھیر بدل۔ و نیشکر کے کہ کلمہ اول و دوم کے دونوں جزو مذکر ہیں
لیکن مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور کلمہ ثالث کے دونوں جزو مونث ہیں لیکن مذکر بولا جاتا
ہے **فائدہ** جو کلمہ فارسی کا کہ اصل میں دو جزو سے مرکب ہے ساتھ ترکیب مقلوب
کے پس اگر جزو دوم مذکر ہے تو وہ کلمہ مذکر آئیگا مانند **خوناب**۔ گلاب۔ نوشخند
ریشخند۔ زمین قند۔ کے اگر جزو دوم مؤنث ہے تو مونث بولا جائیگا مانند **سالگرہ**۔ آبجو
نازبو۔ مہتاب۔ کے سوا۔ خون بہا۔ اور ماہتاب اور آفتاب کے کہ یہ استعمالاً مذکر ہیں
فائدہ معشوق کے جتنے القاب ہیں مثل دلبر۔ ستمگر۔ بیدادگر۔ شوخ۔ گل۔ ماہ مہر
محبوب گلعذار۔ پری رخسار۔ سیمتن۔ گلبدن۔ جنگجو۔ خوبرو۔ تندخو۔ حور۔ پری۔ جلاد
ستم ایجاد۔ قاتل۔ زہرہ شمائل وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہیں **فائدہ** عاشق
کے جتنے القاب ہیں۔ دلفگار۔ رنجور۔ مہجور۔ جان باز۔ جان نثار۔ بیخود۔ دیوانہ۔ بیتاب
بیقرار۔ بے صبر۔ ناشاد۔ ناکام وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہیں **فائدہ** حق تعالی کے
جتنے اسماء ہیں سب مذکر آتے ہیں **فائدہ** جتنے کتاب کے اسماء ہیں بیشتر ان میں سے مؤنث بولے
جاتے ہیں **فائدہ** شراب کے جتنے نام ہیں سب مؤنث آتے ہیں سوا بادہ کے کہ فارسی
میں اور پھول کے ہندی میں کہ یہ دونوں مذکر ہیں **فائدہ** جملہ ستاروں کے نام مذکر
بولے جاتے ہیں سوا زہرہ۔ و ناہید۔ و مشتری و برجیس کے کہ یہ چاروں اسم
مونث آتے ہیں **ناسخ** نقد جان لائی ہے تل کے مول نور اس ماہ سے * مشتری رکھا ہے
نام اپنے لیے برجیس کا **و لہ** تیرا اسلام کچھ مہ کنعان فقط نہیں * کہتی ہے مشتری بھی میں تیری
خرید ہوں **فائدہ** گنجفہ کے آٹھوں بازیوں کے نام یعنے تاج۔ سفید شمشیر۔ غلام۔ چنگ۔ سرخ
برات۔ قماش۔ یہ مونث آتے ہیں **فائدہ** رنگ کے جتنے نام ہیں مثل آسمانی۔ زعفرانی
دھانی۔ گلابی۔ بادامی۔ نارنجی۔ شربتی۔ اگری۔ فیروزی۔ چنپئی۔ فالسائی۔ سنہری

وغیرہ کے اشیاے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیاے مونث کے ساتھ مونث آتے ہین مثلاً آسمانی
دھانی چنپئی - سنہری - کا اطلاق پیراہن - وقبا اور انگرکھا - ٹوپی دونون پر کرتے ہین
فائدہ زبان کے جتنے نام ہین مانند عربی یونانی عبرانی - رومی - ترکی - فارسی انگریزی
ہندی - بھاکا - پشتو - سنسکرت وغیرہ کے سب مونث بولے جاتے ہین سوا اردو کے کہ یہ
مؤلف ہیچمدان کے عندیہ مین مذکر ہی فائدہ حروف تہجی کے جتنے اسما ہین ان مین سے بعضے
اپنی تذکیر و تانیث مین متفق علیہ ہین اور بعض مختلف فیہ ہین چنانچہ اختلاف اُن کا اُن کے
مقامون پر بیان کیا جائے گا اور مؤلف مستہام نے اپنی راے بھی بعد بیان کے
لکھدی ہی فائدہ اعداد سے جملہ اسما معدود مذکر کے ساتھ مذکر اور معدود مونث
کے ساتھ مونث بولے جاتے ہین مثلاً ایک کام کو ایک کام کیا اور سو کام کو سو کام کیے
بولین گے اور ایک بات کو ایک بات کی اور سو باتون کو سو باتین کین کہین گے فائدہ
آواز کے جتنے اسما ہین مانند کو کو قلقل - چٹ چٹ - غٹ - غٹ - چھم چھم دھم دھم
دھمک - دھڑ دھڑ - تڑاتڑ - سن سن - سناہٹ گڑگڑاہٹ - سرسراہٹ - وغیرہ کے سب مونث بولے
جاتے ہین فائدہ بحور - عروض کے جملہ اسما مثل طویل مدید - بسیط - ہزج رجز -
رمل - وافر - کامل - منسرح - مجتث - سریع خفیف - مضارع - قریب جدید - مشاکل -
عمیق - مقلوب - طویل - مستدارک - متقارب - مقتضب وغیرہ کے مونث
استعمال پاتے ہین فائدہ مہینون کے جتنے نام ہین خواہ عربی کے ہون خواہ فارسی
کے خواہ - انگریزی کے خواہ ہندی کے مانند محرم - صفر - ربیع الاول - ربیع الآخر جمادی الاولی -
جمادی الآخر رجب - شعبان - رمضان - شوال - ذیقعدہ ذی الحجہ آبان - دی اردی بہشت بہمن -
آذار - جنوری - فروری - مارچ - اپریل جون - اگست - ستمبر کوار - کاتک - اگہن - ماہ - پوس پھاگن چیت -
بیساکھ - جیٹھ اساڑھ - ساون - بھادون - وغیرہ کے سب مذکر بولے جاتے ہین فائدہ جس کلمہ
کے آخر مین لفظ بند آتا ہی مانند کمربند - سینہ بند - شکاربند - ازاربند - گلوبند بازوبند ہفت بند دو بند
شلواربند - زیربند - حنابند - دست بند - علی بند - حسین بند چاربند - پیچ بند - آڑبند -
جوڑبند - وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے فائدہ جس کلمہ کے آخر مین لفظ آب و تاب (ہندی) آتا ہی مانند

تالاب - دولاب - سیلاب - گرداب - خوناب زہرآب - زردآب - سرداب دوشاب - تیزآب - سیماب - پیشاب - سفید آب - گلاب حباب - وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس لفظ کے آخر مین کلمہ بان ہے مانند **بادبان** - سائبان دیدبان - مدن بان - وغیرہ کے اکثر مذکر آتا ہے سوائے **نردبان** اور آن بان کے کہ یہ استعمالاً مؤنث ہین **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین دان آتا ہی مانند **ناودان** نخلدان دیگدان تامدان - قلمدان - نمک دان - خاندان - بچہ دان عطردان - سرمہ دان - چراغدان شمعدان وغیرہ والفاظ ہندیہ مثل **پاندان** خاصدان - اوگالدان - پیکدان - وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہی **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ مان ہی مانند **خانمان** - دودمان - آسمان کے مذکر آتا ہے باستثنا ریسمان - کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے اور لفظ مہمان مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مونث بولا جاتا ہی **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین وان ہی وہ بیشتر مذکر بولا جاتا ہی مانند **کاروان** بیچوان - تاوان - لیٹوان - جھانوان - برچھانوان - سانوان بھلادان - کنوان - دھوان - ساتوان - آٹھوان - نوان دسوان وغیرہ کے سوا فارکلی مین لفظ توان[1] کے کہ یہ مونث آتا ہے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخرین کلمہ وین آتا ہے وہ مونث بولا جاتا ہے مانند **پانچوین** ساتوین آٹھوین - نوین دسوین وغیرہ کے **فائدہ** جس لفظ کے آخر مین **کلمہ ستان** ہے مانند **ترکستان** - ہندوستان - کوہستان - گلستان - شبستان نیستان - سنبلستان وغیرہ کے مذکر آتا ہی لیکن سوائے اس لفظ **گلستان** و بوستان کے کہ نام کتاب کے ہین مونث بولا جاتا ہی **فائدہ** جس لفظ فارسی کے آخر مین کلمہ سار - آتا ہی وہ مذکر بولا جاتا ہے مانند کوہسار - نمکسار وغیرہ کے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ پن - آتا ہی مانند **بچپن** لڑکپن - دیوانہ پن - بھولاپن ترآپن - بانکپن - بیساختہ پن - ڈھیٹ پن - کے مذکر آتا ہے **فائدہ** جس لفظ فارسی کے آخر مین کلمہ **زار** - آتا ہے مانند - مرغزار - لالہ زار - گلزار - بازار - وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ **کار** - آتا ہی مانند سرکار - رو کار - بہ کار جھنکار - بھنکار - چھنکار - پکار - ڈکار - پھنکار - کھنکار - للکار - پھٹکار - ونکار - وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہی

[1] نام ودا ۱۲

لہ جس لفظ کے آخر مین کلمہ بار آتا ہی مانند رودبار - زنگبار - کاروبار - گھربار - دربار - وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے ۱۲

فائدہ جس کلمہ ہندی کے آخر مین سین مصدری آتا ہے مانند مٹھاس کھٹاس اونچاس
نچاس ۔ ہگاس ۔ متاس ۔ بکاس ۔ وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے فائدہ جس کلمہ ہندی
کے آخر مین نون مصدری آتا ہے وہ مونث استعمال پایا ہے مانند ۔ اینٹھن ۔ الجھن
جلن ۔ سوجن ۔ دھڑکن ۔ بھڑکن ٹیکن ۔ سیلن ۔ کھرچن ۔ پوچھن ۔ پھلن چھیلن بلی اوٹن
وغیرہ کے سوا چلن کی کہ مذکر بولا جاتا ہے فائدہ جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ
نی یعنی نون تحتانی معروف آتا ہے مانند ٹھکنی جوگنی راگنی اونٹنی شیرنی ہرنی
بوندنی ناگنی بھٹرنی کہرنی وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے فائدہ جس کلمہ کے آخر مین
یاے نسبتی آتی ہے اگر وہ کلمہ منسوب مذکر ہے تو مذکر بولا جائیگا اور اگر مونث ہے
تو مونث آئیگا مثلاً عربی تازی ترکی سے جہان اسپ مراد لینگے مذکر بولینگے اور
جہان زبان مراد لینگے مونث بولین گے فائدہ جس اسم مفرد کو جمع کرینگے اگر وہ اسم
اپنے آخر مین الف یا ہا یا موقوفہ یا ہای مختفیہ رکھتا ہے تو حالت فاعلیت مین بجاے
الف و تا و ہا کے یاے مجہول لائینگے جیسے تماشا دلاسا بتاسا گھوڑا گدھا کپڑا ذرہ
جلوہ نسخہ پردہ غنچہ آئینہ کو حالت جمع مین تماشے دلاسے گھوڑے گدھے کپڑے ذرے
جلوے نسخے پردے غنچے آئینے کہین گے اور حالت مفعولیت مین اس الف
و تا و ہا کو محذوف کرکے واو نون جمع کا بڑھا دینگے جیسے تماشا کو تماشون دلاسا کو
دلاسون بتاسا کو بتاسون کپڑا کو کپڑون ذرہ کو ذرون جلوہ کو جلوون نسخہ کو نسخون
غنچہ کو غنچون اور آئینہ کو آئینون بولین گے اور کبھی حرف اس اسم مفرد مذکر کو جسکے
آخر مین الف ہے حالت جمع مین بھی بصورت مفرد پڑھتے ہین یعنی بجاے الف یاے
مجہول نہین لاتے جیسے دریا صحرا اسرا پا کہ ان کو حالت جمع مین بھی اسی صورت سے
پڑھین گے اور یہی صورت جس اسم کے آخر مین عین مہملہ ہو جیسے مطلع مصرع اوسکی
بھی ہو لیکن وہ صورت جمع مین در حالت فاعلیت ماقبل عین مکسور پڑھا
جائیگا اور حالت مفعولیت مین آخر لفظ مین عین کو باقی رہین گے اور واو نون
جمع کا زیادہ کر دینگے اور اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تا موقوفہ یا ہاے مختفیہ

نہین رکھتا ہو تو ما بعد اسکے کوئی فعل جمع کا یا ضمیر جمع کی درحالت فاعلیت لائین گے مثلاً یون کہین گے بادل آئے گل پھولے چمن شگفتہ ہوے یا بادل ہین گل ہین چمن ہین یا تھے اور حالت مفعولیت مین وہی واؤ نون جمع کا زیادہ کرینگے **فائدہ** جس اسم مفرد مونث کو جمع کرینگے اگر وہ اسم اپنے آخر مین یاے معروف رکھتا ہے تو اوسکے بعد الحاق الف و نون کا درحالت فاعلیت کیا جائیگا جیسے دری شطرنجی چاندنی کو دریان شطرنجیان چاندنیان بولینگے اور درحالت مفعولیت وہی واؤ نون جمع کا زیادہ کرینگے اور اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا ہاے موقوفہ یا یاے مختفیہ یا اور کوئی حرف سواے یاے معروف کے رکھتا ہے تو ما بعد اوسکے درحالت فاعلیت ئین اور نون لائینگے جیسے ادا صدا جفا ابتدا انتہا تمنا مینا توبہ فاختہ بلبل قسم رسم کی جمع ادائین صدائین جفائین ابتدائین انتہائین تمنائین مینائین بلبلین قسمین رسمین اور توبہ اور فاختہ وغیرہ کے ہاے موقوفہ اور ہاے مختفیہ کو الف سے بدل کر توبائین فاختائین لائینگے اور حالت مفعولیت مین وہی واؤ نون جمع کا زیادہ کردینگے **فائدہ** جس لفظ کے تذکیر و تانیث بسبب عدم استعمال فصحا کے مبہم ہو اور قیاس بھی اسکے تذکیر و تانیث پر دلالت نکرے اور ضرورت استعمال کی پڑے تو مؤلف مستہام کی راے ناقص مین اس لفظ کو مذکر استعمال کرنا چاہیے۔

فصل اول ان اسماء کے تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین الف ہے

اغوا۔ افشا افترا۔ مدعا۔ معما۔ پا۔ دریا۔ مینا۔ سراپا۔ دلاسا۔ بادپا۔ سودا۔ صحرا۔ طوبا۔ ثریا۔ تماشا۔ دعویٰ۔ شکویٰ۔ بلویٰ۔ من سلویٰ۔ حلوا۔ لاما[۱۲ بافتہ] مدادا۔ مادا۔ احیا۔ اخفا۔ اجرا۔ استبقرا۔ استہزا۔ بتاسا۔ پارا۔ تارا۔ پپیا۔ لوٹا۔ چھلکا[۱۲ نافہمیدہ نافہم]۔ لٹکا۔ تنکا۔ آٹا۔ بڑا۔ بڑا۔ ماتھا۔ کوٹھا۔ میلا۔ گنڈا۔ کپڑا[۱۲ ہندی]۔ چھاپا۔ باجا۔ راجا۔ کھاجا۔ مالا۔ پالا۔ چالا۔ جھالا[بیاے مجہول]۔ جینالا[بیاے مکسور]۔ کالا۔ آلا۔ گالا۔ سایا۔ وغیرہ سب مذکر آتے ہین باستثناے لفظ آسنیا[۱] جابجا۔ بردا۔

سلہ میر کلو عرش آسیا گھتی ہے ہر روز بآواز بلند + رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن پتھر کے ۱۲

اشہنا۔ قرنا۔ ابتدا۔ انتہا۔ اشتہا۔ اقتدا۔ اعتنا۔ اکتفا۔ التجا۔ امتلا۔ کیمیا۔ مرحبا۔ ہجا۔ لقا۔
صل علیٰ۔ استدعا۔ استغنا۔ انشا۔ ایذا۔ صہبا۔ سما۔ دنیا۔ عقبیٰ۔ حمیٰ۔ تمنا۔ کربلا۔ واویلا
چون وچرا۔ رعایا۔ برایا۔ قلیا۔ مینا۔ شاما۔ کوکلا۔ گنگا۔ جمنا۔ گھاگرا۔ جینا۔ بٹھا لنکا۔
بھوا۔ پروا۔ بچاکھا۔ پوجا۔ بیجا۔ آلا۔ ستیلا۔ ماتا۔ وبعض حروف تہجی مانند با۔ تا۔ ثا۔
ہا۔ خا۔ را۔ زا۔ طا۔ ظا۔ یا کہ یہ مونث بولے جاتے ہین اور املا مختلف فیہ ہے یعنی
مذکر۔ ومونث۔ دونون طرح بولا جاتا ہے لیکن مذکر بیشتر اور مونث کمتر جیسا کہ رشک
مغفور مونث فرماتے ہین ع نامۂ جانان ہی کیا لکھا مری تقدیر کا + خط کی انشا اوسے
لکھنے کی املا اور ہو۔ الا مولف اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے۔ اور لفظ مالا کی بھی تذکیر وتانیث
مین اختلاف ہے بعضے مونث بولتے ہین اور بعضے مذکر لیکن بقید نظم فصحاے لکھنوکے کلام
مین مذکر ہی پایا جاتا ہے شیخ ناسخ ع تیرا مالا موتیون کا قتل کرتا ہے مجھے +
اے پری مالا سرِ دہی کا یہ مالا ہوگیا + رشک مغفور ع اے شہادت مین نہین
طالب جڑاؤ ہار کا + چاہیے زیور مین مالا تیغ جوہر دار کا + بحر مرحوم ع ہر بار شبہہ
ہو ترے دانتون کے عکس پر + مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے برق مرحوم ع
بنے ہین میرے لیے موتیون کے مالے سانپ۔ تنبیہ فصحاے دہلی مالا کو فقط مونث
بولتے ہین اُنکے استعمال مین مذکر نہین ہو۔

فصل بیان مین ان اسما کی تذکیر وتانیث کے جن کے آخر مین الف ہے اور وہ عربی ہین

ادا۔ بقا۔ فنا۔ بلا۔ ملا۔ جلا۔ ولا۔ دغا۔ صدا۔ قضا۔ جفا۔ دوا۔ دعا۔ صبا۔ حنا۔
دغا۔ عبا۔ قبا۔ سزا۔ جزا۔ ثریا۔ جتا۔ گیا۔ گھٹا۔ کتھا۔ سبھا۔ گھیا۔ وغیرہ سب
موثث آتے ہین باستثناے لفظ خدا۔ سہا۔ عنا۔ غنا۔ زنا۔ شتا۔ سدا۔ درا۔ ادا

ع اسیر نہ اُٹھا دمِ جرس کی تعظیم کی + کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی ۱۲ ع شیخ ناسخ شکل اُنکی دیکھکر ہوتی ہی استغنا مجھے + یہ خیال اس عہد کا ناسخ کم از حاتم نہین
ع مرزا برق مرحوم مصرع ابھی فراق یار نے قلیا تمام کی ۱۲ ع رشک مغفور۔ طاعت مین رہا مجھ سے جو ناشی ہو گئی + پرستش مین

عصا۔ طلا۔ اسما۔ ہما۔ عطا۔ تیا۔ بیا۔ ردا۔ لوا۔ گلا۔ چھا۔ توا۔ دوا۔ تھوا۔ جوا۔ سوا۔ مسا۔ بیا۔ نیا۔ بھلا۔ برا۔ پرا۔ کھرا۔ جڑا۔ چھپرا۔ کسترا۔ گڑھا۔ سرا۔ دیا۔ تیا۔ ڈھیا۔ بیا۔ منڈھا۔ کہ یہ مذکر بولے جاتے ہین اور فضا۔ بہار۔ وکیفیت۔ کے معنی پر مونث ہے اور میدان کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے۔ لمولفہ جب تن پہ کوئی زخم لگا بولے شاہ دین ٭ شکر خدا کوا اور فضائے دہن ملا + اور نوا بھی آواز کے معنی پر مونث ہے اور سامان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ مین مذکر اور خلا بھی مختلف فیہ ہے چنانچہ شیخ ناسخ و مرزا برق مرحوم مذکر فرماتے ہین ناسخ ۲ ہے یہین ترک ہوا ہمکو اگر اے فلسفی ٭ ثابت اپنے عالم دل مین خلا ہو جائے گا۔ برق مرحوم ۳ سمائی دل تنگ کی دیکھیے ٭ کہ عالم مین ثابت خلا ہو گیا۔ اور رشک مغفور مونث کہتے ہین ۴ خلا ٹھہری محال عقل اگر تو کیا سبب اسکا ٭ دل جانان ہوا ہے صحبت عاشق سے خالی ہے ٭ لیکن حق یہ ہے کہ اگرچہ تذکیر خلا کی خلاف قیاس ہوا لا بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور آب وغذا آب وہوا برعایت تانیث جز دوم کے مؤنث بولے جاتے ہین اور نشو ونما مختلف فیہ ہے ناسخ مغفور۔ مذکر فرماتے ہین ۵ خط کو روئے یار پر نشو ونما ہوتا نہین + سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین اور خواجہ وزیر مرحوم و بحر مرحوم مونث کہتے ہین۔ وزیر ۶ نسو بہا تو رشتہ بپا مرغ دل ہوا ٭ دانے کی جو نشو ونما دام ہو گیا ٭ بحر ۷ گل کھلاتی ہی عجب نشو ونما ساون کی ٭ اور مولف نے بھی مؤنث کہا ہے ۸ طول عمل سے ہوتی ہے نشو ونما کسے ٭ چڑھتی نہین منڈھے جو کبھی یہ وہ بیل ہے ٭ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ نشو ونما مؤنث ہے اور تذکیر اس کی خلاف قیاس ہو اور لفظ خون بہا اور قبلہ نما بھی خلاف قیاس مذکر بولے جاتے ہین اُن کی تذکیر مین اتفاق جمہور فصحا ہے کوئی مؤنث نہین بولتا۔

---

۱ برق مرحوم ع یا دن بھر لگتا عالم مین صبا ہو لگتا ۲ اسیر مرحوم میری جلتی ہوئی ہڈی جو لیے جاتا ہو، حاجت شمع ہو شاید کہ ہما کو گھر مین
۳ شیخ ناسخ مغفور کیا ہما چاہیے ترے گھر کا، دل سے دونگا مین کام زہیر کا ۱۲ ۴ برق مرحوم شانیز اس مقام کے آب ہوا کی کہہ
۵ مشترک فیہ ہے آتش سے منڈلا رہی ہے کیون یہ ہما چیل کی طرح، شاید وہان سگ کے را استخوان گرا منیر لکھنوی۔

فصل تیسری بیان مین اُن اسماے ہندیہ کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین یاے تحتانی بالف کشیدہ ہے یعنی کلمہ یاے

انگیا۔ ڈبیا۔ چڑیا۔ بڑیا۔ کڑیا۔ کھٹیا۔ بتیا۔ بیٹا۔ سنکھیا۔ بنکھیا۔ جانگیا۔ اجودھیا۔ وغیرہ سب مؤنث آتے ہین باستثناے لفظ تر پولیا۔ پتولیا۔ سٹپو تیا۔ موتیا۔ توبیا۔ تونیا۔ موئیا۔ بادیا۔ دھنیا۔ بھیڑیا۔ بھیا۔ ہنسیا۔ جویا۔ ڈدیا۔ سویا۔ کویا۔ کھویا۔ دوڑیا۔ رو پیا۔ دلیا۔ چھٹیا۔ چیڑیا۔ لہریا۔ بدار یا کہ اتنے کلمہ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور تیلیا۔ مونگیا۔ سیما بیا۔ وغیرہ کہ ہر انگ کلمہ ان مین سے ایک رنگ خاص کا نام ہے مذکر چیزون کے ساتھ مذکر اور مونث چیزون کے ساتھ مونث آتا ہے مثلاً تیلیا کمیت گھوڑا گھوڑی دونون کو بولین گے اور مونگیا کا اطلاق لحاف رضائی دونون پر کرین گے اور سیابیا کبوتر۔ کبوتری دونون کو کہین گے اور سینکیا بڑھیا۔ گھٹیا وغیرہ جو کلمہ صفت کے ہین وہ بھی اشیاے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیاے مؤنث کے ساتھ مونث بولے جاتے ہین مثلاً سینکیا کا اطلاق گلبدن۔ شالباف۔ دونون پر کیا جائے گا اور بڑھیا گھٹیا نین سکھ۔ تنزیب دونون کو کہین گے

فصل چوتھی ان اسما کے بیان مین جن کے آخر مین باے تازی ہے

آب۔ باب۔ خواب۔ داب۔ جواب۔ ثواب۔ عذاب۔ رباب۔ گلاب۔ کباب۔ شباب۔ حباب۔ شہاب۔ خطاب۔ عتاب۔ حجاب۔ حساب۔ آفتاب۔ ماہتاب۔ انتخاب۔ قراب۔ اجتناب۔ احتساب۔ ارتکاب۔ غاب۔ لعاب۔ عقاب۔ غراب۔ سحاب۔ عقاب۔ خضاب۔ دوشاب۔ خونتاب۔ پیچ و تاب۔ القاب۔ الکتاب۔

لہ غلہ کہ آنرا گندہ سائیدہ و باسغندہ ۱۲

لہ آتش وہ پیرہن مین ترے رنگ سرخ کو دیکھے ؛ بھرا نہ دیکھا ہو جسنے شہاب شیشے مین۔

انتساب ۔ سیلاب ۔ تالاب ۔ اصطرلاب ۔ عناب ۔ تیزاب ۔ انقلاب ۔ اضطراب ۔
سرخاب ۔ سیماب ۔ گرداب ۔ قلاب ۔ جلاب ۔ پیشاب (ہندی) ۔ وغیرہ اور آداب ۔
القاب ۔ احباب ۔ اسباب ۔ ارباب ۔ دواب (جمع چارپایہ ۱۲) ۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر
آتے ہین باستثناے **شراب** ۔ تراب ۔ رکاب ۔ کتاب ۔ جناب ۔ طناب
وناب ۔ محراب ۔ مضراب ۔ قبقاب ۔ کمخاب ۔ جراب ۔ مہتاب ۔ قاب ۔ ام الکتاب (ہم قرآن مجید ۱۲)
نصاب (نمس) ۔ خلاب ۔ راب ۔ ناب (تعلیمن چوبی ۱۲) ۔ ڈاب (آنکھ کا بیماری ۱۲) کہ اتنے کلمہ مونث آتے ہین ۔ اور **آب**
جو مرادف تاب (نام کتاب ۱۲) ۔ یا آبدار (ہندی) ۔ کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے **شیخ ناسخ** مونث
فرماتے ہین ؎ وا اثت تیرے دیکھتے ہی ہوگیا ناسخ شہید ۔ ہاے کیا ان موتیون
آب ہے شمشیر کی ۔ اور **خواجہ آتش مغفور** اور **بحر مرحوم** مذکر کہتے ہین **آتش**
نشہ ہی مین یا آلہی میکشون کو موت دے ۔ کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا ۔
ولہ ع ڈوبون گا مین ڈبوئیگا آب گہر مجھے ۔ **بحر مرحوم** ع جبکہ سمجھے زندگی مرنا تہ
شمشیر یار ۔ اپنے حق مین آب حیوان آب آہن ہوگیا ۔ لیکن مؤلف مستہام
کے نزدیک حق یہ ہے کہ آب ۔ جہان پانی کے معنی پر مستفاد ہوا ہے
مذکر بولنا چاہیے ۔ اور جو معنی آبداری ۔ یا مرادف تاب ۔ ہے وہ مونث استعمال
کیا جائے آگے جو فصحا کی راے اور تاب ۔ مین بھی اختلاف ہے جو چمک ۔ اور
جلا ۔ یا طاقت ۔ و تحمل ۔ کے معنی پر ہے مؤنث بولا جاتا ہے **شیخ ناسخ** ؎ خط سے
دونی ہوگئی اسکے دہن کی آب و تاب ۔ خضر کے فیض قدم سے آب جو ان
بڑھگیا ۔ **ولہ** ؎ بتون کے پردے مین ہم دیکھتے ہین نور خدا ۔ کہ صاف دیکھنے
کی اے کلیم تاب نہین ۔ اور جو پیچ کا مرادف ہے مذکر آتا ہے **شیخ ناسخ مغفور**
مصرعہ یہہ پیچ و تاب کب ہین بھلا موج آب مین ۔ لمولفہ ؎ کل پیچ و تاب کچھ
بھین حد سے زیادہ تھا ۔ گھٹتا نکیون کہ رشتہ جان تابدادہ تھا ۔ اور **نقاب**
بھی مختلف فیہ ہے شعراے متقدمین نے مذکر کہا ہے اور شعراے متاخرین نے

۱ خندق ؎ مین نہ تڑپا جو دم ذبح ستو یہ باعث تھا کہ بانظر عشق کا ہو آداب مجھے ۲ خطا راست کہ ظوٗ گرد در وسط شمرد ۱۲

علی الخصوص شیخ ناسخ اور تلامذہ شیخ ناسخ نے جان فرمایا ہے مؤنث فرمایا ہے چنانچہ متبع کلام اساتذہ پر پوشیدہ نہین ہو **شیخ ناسخ** دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا۔ آیا وہین خیال کسی کے نقاب کا ۞ سراب بھی تذکیر وتانیث مین مشترک ہے یعنی بعضونکے عندیہ مین مذکر ہے اور بعضون کے نزدیک مؤنث **آدب** - تعب حسب - نسب - سبب - لعب - ذہب - غضب - عصب - طرب - نقب سبب - قصب - مطب - رُطب - حلب - عقرب - شغب - وجب لب - کوکب - عقرب - قالب - مطلب - مکتب - ذوذنب - رجب - رب - مذہب مشرب - نخشب - غبغب - عنب - مخلب - ڈب - ذہب - یرب - ارب - کھرب کرتب - وغیرہ اس قبیل کے جملہ الفاظ مذکر آتے ہین باستثنای **تپ** - شب - جیب طلب - ذنب - حلب - خشب - طحلب - منتخب - مقتضب - منتہی الارب - بنت العنب چھب - رکب - کہ یہ الفاظ مؤنث بولے جاتے ہین **موجب** - قالب - مغرب - کعب مراتب - جوانب - مجاحب - مطالب - مصائب - عجائب - غرائب - مواجب اقارب - عقارب - مناقب - کواکب - آرب - شوارب - کتائب - حواجب - قوالب عجارب نوائب - مناصب - مغارب - معارب مذاہب - ثواقب - وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین **طب** - عنب - مونث بولے جاتے ہین جبّ - رّب - اور تعجب - تعصب - ترتب - تشرب - وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ بروزن تفعّل آتے ہین سب مذکر بولے جاتے ہین باستثناے لفظ **حبّ** - کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے **حجب** - حطب - کتب - مذکر آتے ہین **عرب** - کرب مذکر بولے جاتے ہین **جرب** - حرب - ضرب مونث آتے ہین **سرب** - شرب قرب مذکر ہین **ترب** - مؤنث ہے **جلب** - سکب - قلب - کلب - مذکر ہین اسلوب - مجبوب - مشروب - جنوب - غروب - اور حبوب - بوب - لبوب - قلوب

ؔ۱ رشک مرحوم تیری بدبی ہو کہ پہلی پھولی ہوئی ہا کیطرح وپھل نمرد کے بڑہین ہین ہب الماس کے پہول ۱۲ -
ؔ۲ مرزا برق مرحوم دسرخ رنگت ہوگئی آیا جو نشہ آنکھ مین ۞ شرب می ساقی علاج نرگس بیمار تھا -

رسوب۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **ڈوب**۔ مونث ہے۔ **آشوب**۔ ڈدب۔ شوب دھوب مذکر بولے جاتے ہین۔ **چوب**۔ جاروب۔ رفت روب۔ زدو کوب۔ مؤنث آتے ہین۔ **جیب**۔ ریب۔ شیب۔ عیب۔ غیب۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ **جریب** قریب۔ صلیب۔ عندلیب۔ جیب۔ اور تادیب۔ ترکیب۔ ترتیب۔ تشبیب تقریب۔ تعریب۔ تعذیب۔ تقلیب۔ تہذیب۔ تخریب۔ وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ کہ بروزن تفعیل آتے ہین مؤنث بولے جاتے ہین۔ **نصیب** زبیب۔ قضیب۔ جبیب۔ رقیب۔ مذکر استعمال پاتے ہین۔ **سیب**۔ آسیب شکیب۔ فریب۔ نشیب۔ مذکر ہین۔ **آریب**۔ نہیب۔ زیب۔ پازیب کریب۔ جیب۔ تنزیب۔ مؤنث ہین۔ **نقب**۔ مونث ہے۔ جذب۔ کعب۔ رعب عجب۔ قطب۔ کسب۔ لشب۔ نصب۔ مذکر آتے ہین۔

فصل پنجم بیان مین ان اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین باے فارسی ہے

اسپ مذکر ہے۔ **بھاپ**۔ تھاپ۔ تاپ۔ جاپ۔ ناپ۔ آپ۔ دہاپ۔ مونث آتے ہین۔ **پاپ**۔ ملاپ۔ کنٹاپ۔ گرداب۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور **الاپ** مختلف فیہ ہے مذکر مؤنث دونون طرح بولا جاتا ہے چنانچہ **قدرت** نے مذکر کہا ہے ؎ ایک ہی پردے کے تم سمجھو تو ہین یہ سب الاپ ؂ گر صدائے بانگ ہے اور نغمۂ ناقوس ہے ؂ اور مونث کی کوئی مثال مولف کو کلام اساتذہ مین ملی نہین جو لکھی جاتی اِلّا یاد پڑتا ہے کہ مؤنث بھی کہا گیا ہے **سانپ**۔ مذکر ہے۔ **جھانپ** چانپ۔ کانپ۔ مونث ہین **ٹپ** مذکر ہے **تپ**۔ گپ۔ دھپ۔ گلخپ۔ ٹپ۔ ٹپ

(حاشیے کی توضیحات: بواو مجہول ۱۲ — ہندی ۱۲ — ہندی زبان ۱۲ — دار ۱۲ — مویز ۱۲ — آلۂ تناسل ۱۲ — پاپوش کلان ۱۲ — لغت گجراتی ۱۲ — ہر دو بمعنی خود ۱۲ — لغت محمود پیرانی ۱۲ — اور اونٹ کا ۱۲)

ـــــــــــــــــــ

۱؎ **اسیر مرحوم** کہون کیا جو زیب مکان ہوگئی ؂ قدم سے زمین آسمان ہوگئی ۲؎ **آتش مرحوم** عاشقون کے دل کو بسمل کرتی ہو وقت خرام ؂ رہتی ہی پازیب لان یار کی رفتار سے ؂ ۳؎ **آتش مرحوم** کھینچ لائیگا جو جل جائیگی جذب دل کی ؂ منتظر یار کا ہون آنکھون مین جبتک دم ہے ۴؎ جذب کی مثال سے تانیث ثابت نہین ہوتی فافہم و استنبط ۵؎ **عیب** مختلف فیہ ہے۔ مذکر آتش ؎ کرتا ہو نظم صورت داؤد عندلیب عام ہوا ہو دفتر گل پر زبور کا مونث ناسخ ؎ ایکدن بیٹھی تھی وہ آکر تری دیوار پر ؂ چومتے ہین غنچۂ دل گل آج پائے عندلیب ؂

غپ شپ - لپ چھپ - تڑپ - جھڑپ - مونث ہین - تڑپ ذکر ہے چپ مونث ہے رد ٹپ - بھرپ - سوپ - مذکر بولے جاتے ہین - دھوپ دوڑ دھوپ مونث ہین - ٹوپ زرہ ٹوپ - کنٹوپ - گھٹا ٹوپ مذکر ہین ادپ توپ مونث ہے - پیپ - ٹیپ - جیپ - چھیپ مونث ہین لیپ جیپ مذکر ہین کھیپ - مونث ہے چونپ - کھونپ مونث ہین - لنپ گنٹپ مذکر ہین - رنپ - مونث ہے -

فصل ششم بیان مین اُن اسماے عربیہ و فارسیہ و ہندیہ کے کہ جنکے آخر مین تاے قرشت ہے

ثبات - سمات - لہات - اثبات - التفات - مرآت - لات - منات - سومنات ہرات - گجرات - اسیات - اژدہات - تیزیات - مذکر آتے ہین - خیات - دفات ممات - قنات - دوات - نبات - نجات - زکات - فرات - صلوت - مشکات - تورات ذات - سوغات - مدارات - ملاقات - مباہات - مناجات - مکافات - کرامات شبرات - بات - رات - گات - گھات - دہات - لات - برسات - بانات - بہتات برات - مدہ مات - مونث بولے جاتے ہین - اشارات - بخارات - حکایات روایات - آفات - خرافات - عشرات - صدمات - صدقات - برکات - حرکات سکنات - عتبات - خرابات - صفات - جہات - انعامات - علامات - آلات خیالات - عادات - فسادات - سادات - حسنات - درجات - منافات - فلزات

۱ آتش مرحوم - چال ہے مجھ بینوا کی مرغ بسمل کی تڑپ :: ہر قدم پر ہے گمان یان رہگیا وان رہگیا ۲ ناسخ مغفور صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا :: آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا ۳ برق مرحوم مال سے اور ہوس مال کی بڑھجاتی ہے :: سائل قطرہ ہوئی سیپ جو دریا پایا رشک مرحوم مصرعہ اپنا اثبات دیکھ خیال ... ۵ غالب نے اسکو مونث نظم کیا ہے غالب نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا :: دی ہے جاے دہن اسکو دم ...

جنات ۔ وغیرہ جن کے آخر مین الف ۔ تے جمع کی ہو سب مذکر بولے جاتے ہین
باستثناے کائنات[۱] ۔ واردات ۔ ظلمات ۔ عنایات ۔ خیرات ۔ اوقات
اشارات ۔ کرامات ۔ سکرات ۔ لذات ۔ صلوات ۔ تسلیمات ۔ کہ یہ مؤنث آتے
ہین جنت ۔ محنت ۔ رغبت ۔ وحشت ۔ الفت ۔ کلفت ۔ محبت ۔ عنایت ۔
شکایت ۔ دولت ۔ صولت ۔ راحت ۔ جراحت ۔ سنگجراحت ۔ فرصت ۔ مہلت
لعبت ۔ دیت ۔ صفت ۔ جہت ۔ منزلت ۔ منقبت ۔ رفعت ۔ وقعت ۔ شدت
غفلت ۔ حشمت ۔ شوکت ۔ عصمت ۔ حرمت ۔ برکت ۔ حرکت ۔ عظمت ۔ حیرت
نسبت ۔ مصیبت ۔ رعونت ۔ مشقت ۔ قیامت ۔ ملامت ۔ کرامت ۔ ندامت
آفت ۔ شرانت ۔ طلعت ۔ رنگت ۔ سنگت ۔ مَنَّت ۔ منّت (بنتی خوشامد ۱۲) ۔ چاہت ۔ لاگت
چھت ۔ لت ۔ مت ۔ گت ۔ نبت ۔ سکت (ہندی ۱۲) ۔ جگت ۔ اوکت ۔ جکت ۔ بیت
سریت ۔ چلت ۔ پھرت (عقل ۱۲) ۔ کہاوت (عادت ۱۲) ۔ کھنڈت ۔ لَلَت (نام راگنی ۱۲) ۔ بھگت چپت ۔ کھیت (آبرو ۱۲)
نیت (بنیاد ۱۲) ۔ بیت بجیت ۔ وغیرہ جن کے آخر مین تاے مصدری خواہ تاے اصلی ہو
سب مونث بولے (مصیبت ۱۲) جاتے ہین ۔ باستثناے خلعت[۲] ۔ رایت[۳] ۔ شربت[۴] ۔ آلت (عضو تناسل ۱۲)
لغت بیست ۔ جکت ۔ امرت ۔ نکہت ۔ کہ یہ مذکر آتے ہین اور قامت مختلف فیہ
ہے مذکر و مونث (جوہر جسم ۱۲) دونون طرح کہا گیا ہے شیخ ناسخ ؎ قامت موزون نظر
آئی مجھے جاے الف ؛ تھا شروع عاشقی دن اپنی بسم اللہ کا خواجہ آتش ؎ قامت
موزون تصور مین قیامت ہو گیا ؛ چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوران کیا ؛ لیکن تحقیق مقام یہ ہے
کہ فی زماننا اکثر متاخرین قامت کی تانیث ہی کے قائل ہین اور مؤلف کے
عندیہ مین بھی مؤنث ہے

سلہ شیخ ناسخ مغفور ۔ ترک دنیا مین سونچ کیا ناسخ ؛ کچھ بڑی ایسی کائنات نہین ۱۲ سلہ
برق مرحوم ع جامہ داغون کا ملا خلعت سودا پایا ۲ سلہ برق مرحوم ساتھ رہتی ہے ہمیشہ فوج
غدا ؛ رایت عالی بنا ہے بسم اللہ کا ؛ سلہ برق مرحوم کیونکر کہون زبان کو موج شراب تلخ ؛
کچھ شربت ہے قند کا ؛

تشتت[1] - تفاوت[2] - بت - بہت - مذکر آتے ہین - **رُت** - دُت مؤنث ہے **ثابت** - ثوابت - بِت - مذکر آتے ہین لیکن بِت (ہندی ۱۲) کا استعمال کسی فعل جمع یا حرف رابط جمع کے ساتھ کیا جاتا ہے مثلاً یون بولتے ہین کہ قے مین بِت نکلے یا بِت ہین یا تھے - بِت - مؤنث ہے **یاقوت** - تابوت[3] - ہاروت قوت ثبوت - سکوت - شہتوت - بھوت - سوت - بھبوت - موت - مذکر آتے ہین **ماروت** - بروت - عنکبوت - جوت - چھوت - مونث آتے ہین - **چھوت** (بواو مجہول ۱۲) مذکر ہے **پوت** - جوت - سوت - مونث ہین **صَوت** - موت - سوت[4] - اسوت (ہندی ۱۲) مونث آتے ہین **زیت** - کمیت - پھندیت - جیت - چیت (آواز ۱۲) مذکر آتے ہین - **توریت** (کتاب موسیٰ علیہ السلام ۱۲) مونث ہے اور **بیت** گھر کے معنی پر مذکر آتا ہے - **شیخ ناسخ**[5]

سر سے تا پا آپنے شعلہ کی طرح تھرا گئی :: شمع کو جس شب مرا بیتِ حزن یاد آگیا ::

اور شعر کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے **خواجہ آتش مرحوم**[6] تیرے ابروے پیوستہ کا عالم مین فسانہ ہے :: کسی استاد شاعر کی یہ بیت عاشقانہ ہے - **بخت** تخت - رخت - لخت - درخت مذکر آتے ہین - **بخت** - مونث ہے - **و اسوخت** سوخت مذکر آتے ہین - **دوخت** - خرید و فروخت - مونث بولے جاتے ہین - **دستا** - بند (کسی از زمانہ ۱۲) ولبست آبدست - جست - مذکر آتے ہین - **جست**[7] - شیست - شکست نشست - چودست دارالست - مؤنث بولے جاتے ہین - **دشت** - طشت مذکر ہین - گشت بازگشت - گلگشت - مؤنث ہین - **کشت** - خشت - سرشت - سرنوشت[8] شیر خشت - دربہشت - مؤنث آتے ہین بہشت[9] کنشت انگشت بالشت - مذکر بولے جاتے ہین

---

[1] لا اور ہی تشتت جو اکسون نے پیدا کیا جنون کا علم دل نے بپا کیا :: [2] **شیخ ناسخ مرحوم** مصرعہ کیا تفاوت اب ہا اس بت مین اور اللہ مین [3] **برق مرحوم** ع بعد مردن چاہیے تابوت چوب تاک کا [4] دیکھنا ہوتی ہے سوت اگر کمان ابرو کی [5] **برق مغفور** ہستی سے تا بملک عدم ایک جست تھی :: جھپکی نہ آنکھ بھی کہ ادھر سے ادھر گیا :: [6] **آتش مرحوم** - دیوانے روز حشر کو پوچھے نہ جائینگے :: خالی ہو سرنوشت ہمارے حساب سے :: [7] ناسخ - پس از فنا بھی کسی طور سے قرار نہین :: ملا بہشت تو کہتا ہون کوے یار نہین ::

پشت - انگشت[عـــه] - زوادکشت - ہشت مشت - مونث آتے ہین - **مشت**
گھونسے کے معنی پر مؤلف کے عندیہ مین مذکر ہے اور مٹھی کے معنی پر مؤنث
لیکن درحالیکہ کسی لفظ کی طرف مضاف ہو اُسوقت اپنی تذکیر وتانیث مین
اطاعت مضاف الیہ کی کرتا ہے یعنی اگر مضاف الیہ مذکر ہے تو مذکر آئے گا اور مؤنث
ہو تو مونث آئے گا - مثلاً - **مشت** - برمشت - زرمشت - استخوان مشت خار -
مشت غبار - کو مذکر بولین گے - چنانچہ **میر تقی مغفور** فرماتے ہین ؎ آوارگان
عشق کا پوچھا جو مین نشان :: مشتِ غبار لیکے صبا نے اوڑا دیا :: **خواجہ آتش**[۱]
بعد فنا ہے کوچۂ گیسو کی جستجو :: سودا تو دیکھنا مری مشتِ غبار کا - اور مثلاً مشت
خاک کو مؤنث استعمال کرین گے جیساکہ **شیخ ناسخ** کہتے ہین ؎ ملے وہ
مجھ سے یہ امکان کیا کہ ہو نہ ملال :: یہ مشتِ خاک اگر خاک مین مری ملجائے ::
ایضاً از شیخ ناسخ مثنوی یہ فرما چکا جب وہ معصوم پاک :: اُٹھائی زمین سے
پھر ایک مشت خاک :: **خواجہ آتش مصرعہ** - اپنی بھی مشتِ خاک ہو تیری رکاب مین ::
ماسبت مذکر ہے درخواست نشست وبرخاست مؤنث ہین - **برداشت**
چشمداشت[دروغ] واگذاشت - مونث آتے ہین - **تاخت** - ساخت - شناخت مؤنث
بولے جاتے ہین - **زربفت** - گرنت - آمد ورفت مونث ہین - **جفت** مذکر ہے
پوشت - دوست[بمعنی معشوق ومحبوب] مذکر آتے ہین **وقت** - **تخت** - **ثبت** - **شگفت** - **گوشت**
لغت[بمعنی معشوق وعشق مجاز] مذکر ہین - **فہرست** - **گوفت** - **زلیست** - **شکست** وریخت[تعجب] - **مؤنث**
آتے ہین - **پرلہنت** - **گرلہنت** - لرلہنت لیٹنت - مونث آتے ہین **لسنت**[بمعنی ...]
با تفاق مذکر ہے لیکن جناب میان **بحر صاحب** نے خلاف جمہور مؤنث فرمایا ہو
؎ متوجہ ہے کدھر یار کہان آئی بسنت :: کس کے گلدستہ مین اُس گُل نے سجائی بسنت

---

[۱] **آتش مرحوم** مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست :: مرے احسان ہین دشمن پر ہزاردن :: **ولہ** تڑپتے
دیکھکر مجھکو کہا ہنسکر یہ اُس بت نے :: خدا اسکے دوست کو رنج والم مین مبتلا دیکھا ::

[عـــه] **امیر** - دعوے خون ہمین درکار ہے کیا حشر کے دن :: سرخ مہندی سے ہے انگشت شہادت تیری ::

گیت ۔ سنگیت ۔ مذکر آتے ہین ۔ **کبریت** ۔ زیت ۔ پیت ۔ جیت ۔ سیت
بات ۔ چیت ۔ مؤنث بولے جاتے ہین ۔ **بیت** (بمعنی ہیم ۱۲) کھیت ۔ بریت ۔ مذکر ہین
ریت ۔ مؤنث ہے **برت** ۔ مذکر ہے **برت** (بیانی بمعنی دل ہر دو معنی خود ۱۲) ۔ **برت** ۔ مؤنث ہین ۔ (ہندی ۱۲)
بیونت (روزہ ہنود ۱۲) ۔ مؤنث ہے (بمعنی نشان چوب تازیانہ ۱۲)

فصل ہفتم ان اسماکی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین تای ہندی ہے

پاٹ ۔ ٹاٹ ۔ گھاٹ ۔ لنگلاٹ ۔ مذکر آتے ہین ۔ **چاٹ** ۔ ڈاٹ ۔ لاٹ (انگریزی)
مؤنث بولے جاتے ہین اور **کاٹ** (مقراض معروف ۱۲) برش و کارد وغیرہ کے معنی پر مذکر آتا ہے
برق مغفور[2] دکھا دے قلم کاٹ تلوار کا ؛ کٹے عقدہ ابروی دلدار کا اور
عداوت و دشمنی کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے ۔ **لمولفہ** میری ترقیون نے بھی
میری ہی کاٹ کی ؛ تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا ؛ **پانٹ** سنگ وزن کے معنی پر
مذکر ہے اور تقسیم اوراق گنجفہ کے معنی پر مؤنث ہے **آنٹ** ۔ جھانٹ ۔ لاگڈانٹ
کاٹ ۔ چھانٹ کا مؤنث آتے ہین ۔ **اونٹ** ۔ گھونٹ ۔ مذکر بولے جاتے ہین
بوٹ ۔ جھوٹ مذکر ہین ۔ **پھوٹ** ۔ جھوٹ ۔ کوٹ ۔ لوٹ ۔ مؤنث آتے ہین
بوٹ (بواو معروف ۱۲) ۔ رٹ ۔ کوٹ ۔ اخروٹ ۔ لنگوٹ ۔ فوٹ (دوائی معروف ۱۲) ۔ جاٹی لوٹ (غارت ۱۲) ۔ اگنبوٹ ۔ ہوٹ
ارارروٹ ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ **پوٹ** (بواو مجہول ۱۲) ۔ **چوٹ** ۔ (قلعہ ۱۲) ۔ کھوٹ ۔ گوٹ ۔ لوٹ ۔
نوچ کھسوٹ ۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور **اوٹ** مختلف فیہ ہے مذکر و مؤنث (عطف کی ۱۲)
دونون طرح زبان زد فصحا ہے لیکن مؤنث زیادہ اور مذکر کم چنانچہ **جرات**
کہتے ہین ۔ جرات کردن مین کیا کہ جو مل بیٹھے ہین ہم ؛ توبھی حجاب
عشق کی آپس مین اوٹ ہے ۔ اور **رشک مغفور** دیوان سوم مین مذکر فرماتے

---

[1] **رشک مرحوم** ع پاٹ بحر اشک کا اے چشم گریان بڑھ گیا [2] **برق مغفور** قتل بردے ہوے شعلۂ عارض سنے جب
تیغ کا گھاٹ ملا آگ کا دریا پایا [3] **بحر مرحوم مصرعہ** گٹھری مرے گناہون کی مردے کی پوٹ ہے ۔

ہین ؎ ہم اگر چاہین تصور کر کے دیکھین بے حجاب • پھر یہ کس سے شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے
پٹ - بٹ - نٹ - غٹ - کھٹ - نٹ - انوٹ - گھونگٹ - ہنگھٹ - جمگھٹ
پھپیٹ - جھنجھٹ - مرگھٹ - سمپٹ - چھپرکھٹ - سرکھٹ - دیوٹ - گرگٹ - برمٹ
کوڑا کرکٹ - رہٹ - نکٹ - منٹ - بکٹ - ٹلکٹ - رجمنٹ - مذکر آتے ہین - چیٹ
رٹ - لٹ - ہٹ - بٹ - تروٹ - کروٹ - بروٹ - تلچھٹ - چوکھٹ - سلہٹ
چیٹ چیٹ - کایا پلٹ - اولٹ پلٹ - لپیٹ - کپٹ - ریٹ - مؤنث بولے جاتے ہین
بناوٹ - رکاوٹ - لگاوٹ - وغیرہ جن کے آخر مین قبل تاے ثقیلہ واو مفتوح اور
قبل واو الف ہے سب مونث آتے ہین آہٹ - گھبراہٹ - ادراہٹ - وغیرہ
جن کے آخر مین قبل تاے ثقیلہ ہاے ہوز مفتوح اور قبل ہا الف ہے سب مونث بولے
جاتے ہین - جھرمٹ - جٹ - بسکٹ - فٹ - درمٹ - مذکر ہین - پھٹ چیٹ
مونث ہین - گھنٹ - گرنٹ - وارنٹ - پیپرمنٹ - مذکر آتے ہین - پلیٹ
سامر نیٹ - پریٹ - مؤنث ہین - بیٹ - ہیٹ - کیٹ - مؤنث ہین - پیٹ
مذکر ہے - جپیٹ - لپیٹ - سمیٹ - مونث ہین - اینٹ چھینٹ مونث ہین
بینٹ - بھینٹ - ٹینٹ - رنیٹ - مذکر ہین - ہونٹ - مذکر ہے -

فصل ہشتم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین کہ جنکے آخر مین تاے مثلثہ ہے

باعث - حوادث - مذکر ہین - تانیث - تثلیث - مونث ہین - محبث مونث
ہے مثلث - مذکر ہے - الغیاث - مؤنث ہے لوث - تشبث - خبث - خبیث - مذکر ہین

؎ شیخ ناسخ مرحوم تری بلائین مری طرح یہ بھی لیتا ہے - نہ کیونکر آگ مین
اسپند سے کہ یہ چیٹ چیٹ ہے -

فصل نہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین جیم عربی ہے

باج ۔ تاج ۔ عاج ۔ خراج ۔ دواج ۔ سراج ۔ علاج ۔ مزاج ۔ زجاج ۔ ابتہاج ۔ اختلاج ۔ ازدواج
امتزاج ۔ اندراج ۔ آماج ۔ اخراج ۔ دُراج ۔ استخراج ۔ باج ۔ بھلج ۔ داج ۔ اُدراج ۔ بگھراج
اناج ۔ کام کاج ۔ ادسا زداج ۔ افواج ۔ امواج ۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہین ۔ راج
احتیاج ۔ لاج ۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور معراج فصحاے متاخرین کے نزدیک
بالاتفاق مونث ہے لیکن جناب شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے ؎ کسی دل تک
رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہ بھی ✦ عزیز و گر نہین معراج ممکن عرش اعظم کا ✦ خرج
درج ۔ ہرج ۔ مرج ۔ سرج ۔ مذکر بولے جاتے ہین فرج مونث ہے ۔ ہودج ۔ حج ۔
ابنج ۔ باذج ۔ فیروزج ۔ سورنج ۔ مرنج ۔ مذکر آتے ہین ۔ ہزج ۔ ابنج ۔ تج ۔ سج ۔ دجج ۔
لھرج ۔ گرج ۔ بکھادج ۔ مونث بولے جاتے ہین فالج ۔ منضج ۔ کلنج ۔ اور مخارج ۔ مدارج
معارج ۔ مناہج ۔ حوائج ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ تفرج ۔ تبہج ۔ سنلج ۔ بج ۔ مذکر
بولے جاتے ہین ۔ آرنج ۔ نارنج ۔ برنج ۔ گنج ۔ سنج ۔ قولنج ۔ ششش و بنج مذکر
بولے جاتے ہین ۔ ترنج ۔ کنج ۔ غنج ۔ مذکر ہین ۔ شطرنج ۔ بزرالبنج ۔ شیر برنج
مونث بولے جاتے ہین ۔ عروج ۔ خروج ۔ بروج ۔ مذکر آتے ہین ۔ دوج
بسوج ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ کھوج مذکر ہے گونج ۔ مونج مونث ہے
جھونج مذکر ہے ۔ اوج زوج مذکر ہین فوج موج مونث ہین ۔ بیج مذکر ہے
ریج ۔ تر و یج ۔ تزویج ۔ جھیج ۔ مونث ہے سیج مونث ہے جھانج دف
رو ئین کے معنی پر جسے ڈھول کے ساتھ بجاتے ہین مذکر بولا جاتا ہے انیس مرحوم

لہ شیخ ناسخ ؎ ہے نگاہِ یار میرے داغ پر ✦ یہ چراغ اب تیر کا آماج ہے ✦ سے برق مرحوم
جھکو جدم اوج عشق قد بالا ہو گیا ✦ گنبد گردون میرے تلوے کا چھالا ہو گیا ۔

سنکر ڈہل کے شور کلیجے دہلتے تھے	تھرا کے جھانجہ بھی کف افسوس ملتے تھے

اور کسی چیز کی خواہش بسیار کے معنی پر مونث ہے چنانچہ تمناؤں کی جھانجہ اکثر بولتے ہین فصیح گر ہر

فصل دہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین جیم فارسی ہی

کوچ - مذکر ہے پوچ سوچ لوچ - کوچ مذکر ہین موچ - مونث ہے بیچ - الچ مذکر ہین - ریچ - سچ - گھر بیچ - پرچ - مونث ہین - کچ - پیچ مونث ہین - آنچ - جانچ - کانچ - کلانچ سانگ جانچ - سات پانچ - مونث آتے ہین - ڈہانچ - مذکر آتا ہے - ناچ کھاچ مذکر ہین - کھپاچ - کھاچ - گاچ - مونث ہین کونچ مذکر ہے چونچ - کھونچ - مونث ہین کمچ - مرچ مونث ہی پیچ - مذکر ہے - اونچ - بچ پیچ - مونث ہین - پیچ - سرپیچ مذکر ہین

فصل یازدہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین حاء حطی ہے

افتتاح - انجاح - مصباح - سلاح - نکاح - تمساح - اور - رلح - فواح - ریاح - اقداح - الواح - ارواح - مذکر آتے ہین - اصلاح - الحاح - مفتاح - راح - صباح - فلاح - مزاح - صراح - صحاح - مونث بولے جاتے ہین قدح مذکر ہے - فرح - قوس و قزح مونث ہے قدح - مدح - مونث ہین - قبیح - صبح - جرح - شرح - طرح - مونث ہے وضوح مذکر ہے روح صبوح فتوح - مونث ہین - لوح مونث ہے - روائح - قبائح - مدائح - لوائح - نصائح - سوانح مصالح - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین منسرح - مونث ہے تسبیح تشریح - تصریح - تصحیح - تفریح - تفتیح - توضیح وغیرہ اور مدیح - مریح - ذبیح - مونث آتے ہین - سطح - مسح مذکر ہین صلح - فتح مونث ہین اور شح مذکر ہی

---

۱ خواجہ آتش مرحوم مصرعہ - یہ قدح میرا ہے خیر اسکی مناتا ہون - ۲ خواجہ وزیر مرحوم یہ روز رن مین فلک سے ملے سطح آب کا - بہونچا اون آسمان پہ ستارہ حباب کا -

فصل دوازدہم اُن اسمار کے بیان مین جن کے آخر مین خاے معجمہ ہے

سوراخ ۔ کاخ مذکر ہین ۔ شاخ ۔ مونث ہے رخ ۔ مخ ۔ پاسخ ۔ تناسخ ۔ نسخ ۔ مذکر آتے ہین ۔ رسوخ ۔ کلوخ ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ شوخ مذکر ہے بلخ مذکر ہے سلخ ۔ مونث ہے فسخ ۔ نسخ ۔ ترسخ ۔ مذکر ہین ۔ دوزخ ۔ فرسخ ۔ مسلخ ۔ مطبخ ۔ یخ ۔ ملخ ۔ مذکر آتے ہین برزخ ۔ نخ ۔ چخ ۔ چیخ ۔ بطخ ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ تاریخ زنخ ۔ توبیخ ۔ سیخ ۔ چیخ ۔ مونث آتے ہین بطیخ ۔ مریخ ۔ زرنیخ مذکر بولے جاتے ہین ۔ بیخ ۔ میخ ۔ ریخ ۔ مونث ہین ۔ چرخ ۔ نرخ ۔ طبخ ۔ مذکر ہین ۔ سرخ ۔ مونث ہے ۔

فصل سیزدہم بیان مین اُن اسمار کے جن کے آخر مین دال ہے

صاد ۔ فساد ۔ عناد ۔ جہاد ۔ سواد ۔ ضماد ۔ جماد ۔ ایجاد ۔ ایزاد ۔ ارشاد ۔ اتحاد ۔ اجتہاد ۔ ازدیاد ۔ اعتقاد ۔ اعتماد ۔ گردباد ۔ مستزاد ۔ شمشاد ۔ نولاد ۔ ہمزاد ۔ زاد ۔ داد ۔ باد ۔ اورایجاد ۔ اسناد ۔ افراد ۔ اعداد ۔ اوراد ۔ اضداد ۔ ادتاد ۔ ابعاد ۔ اجساد ۔ اکباد ۔ اعیاد ۔ عبّاد ۔ زہاد ۔ حسّاد ۔ بلاد ۔ عباد ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین باد ۔ یاد ۔ داد ۔ نژاد ۔ مراد ۔ ہداد ۔ رماد ۔ افتاد ۔ امداد ۔ فریاد ۔ رودداد ۔ بنیاد ۔ میلاد ۔ معتاد ۔ بیداد ۔ میعاد ۔ تعداد ۔ جائداد ۔ قرارداد ۔ اولاد ۔ استاد ۔ استناد ۔ استبداد ۔ استشہاد ۔ استمداد ۔ استعداد ۔ مبارکباد ۔ گاد ۔ کھاد ۔ نکھاد ۔ مونث بولے جاتے ہین اور آزاد کا اطلاق محض مرد ۔ فقیر پر کیا جاتا ہے چنانچہ شیخ امان علی سحر کہتے ہین مصرع بن گیا سروجود رواز سے پر آزاد آیا ٭ اور پریزاد جلاد ۔ جہان معشوق کے معنی پر آتے ہین مذکر استعمال پاتے ہین رد ۔ زد ۔ حد ۔ کد ۔ سند ۔

لہ نسیم ۔ قبر پہ دینے کو آیا ہے مبارکباد مرگ ٭ یہ نیا ایجاد ہے میرے ستم ایجاد کا ٭ ٓ رشک مغفور ۔ کس نے بیاد دبائی طاعت مین ٭ تیری طاعت خدا کی طاعت ہے ۔

رسد۔ رصد۔ لحد۔ لگد۔ مدد۔ سبد۔ داد و ستد۔ آمد۔ خوشامد۔ مسند۔ مقعد۔ ابجد۔ سرحد۔ مونث آتے ہین۔ د و۔ خذ۔ قد۔ اسد۔ جسد۔ ابد۔ احد۔ حسد۔ عدد۔ ولد۔ بلد۔ رند۔ نمد (عرض پایہ ستم) صمد۔ سرمد۔ ایزد۔ ید۔ کنجد۔ گنبد۔ مشہد۔ مقصد۔ معبد۔ فرقد (اسم ارتیابی ۱۲)۔ زبرجد۔ ڈہرپد۔ برگد۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور سد۔ (اسم باری ۱۲ دست ۱۲) اپنے معنی مصدری پر مذکر آتا ہے جیسا کہ برق مرحوم فرماتے ہین ؎ یہ عہد دولت ساقی مین سد باب رہا، کہ محتسب بھی یہان بر سر حساب رہا۔ اور دیوار کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے رشک مغفور ؎ شوق نظارۂ آئینہ رخان بھیجدے مجھکو سو بار سکندر کی اگر سد ملجائے۔ مرزا دالاجاہ مرحوم مصرع۔ توڑ دالون مین سکندر کی اگر سد مل جائے۔ مرزا مہدی قبول مرحوم ؎ مرے آنکھے ہے بیچ مین آئینہ مجھے یہ سکندر کی سد ہوگئی۔ اور مد بھی مختلف فیہ ہے رشک مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہین ؎ چار مد کلمۂ مصحف مین نہین کیا اے رشک: عیب صورت نہین ہو یار اگر چار ابرو:: بحر ؎ بچ گئی جان موذن سے شب وصل کی صبح۔ تیغ کھینچے ہوئے کیا کیا مد تکبیر کھنچے۔ اور مرزا برق مرحوم مونث کہتے ہین۔ مصرع۔ ہر رگ بدن مین مد ہے ہمارے حساب کی:: لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا مد کی تذکیر ہی کے قائل مین اور مولف کے عندیہ مین بھی مذکر ہی اور مرقد۔ مین بھی اختلاف ہے بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث چنانچہ مرزا دالاجاہ مرحوم مونث فرماتے ہین۔ مصرع کیا عجب عاشق و معشوق کی مرقد مل جاے۔ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصیحون کے عندیہ مین مرقد۔ مذکر ہے۔ اور مؤلف ستہام بھی اس کی تذکیر ہی کا قائل ہی قاصد۔ شاہد۔ عطارد۔ واحد (اسم باری تعالی)۔ مؤلد۔ کبد۔ گد۔ اور قصائد۔ عقائد۔ فوائد

۱؎ خواجہ آتش۔ گد، اعجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے قرآن کا سامنا تھا د ابجد تمام کی۔ ۲؎ مرزا دالاجاہ مغفور عدم آباد سے ہستی کی جو سرحد ملجائے۔ ۳؎ بحر ای بحر دیکھو آنکھ ملاتے نہین امیر، کہتا ہو تو ہمار مد چشم زر کسے۔ الیضا مرزا دالاجاہ مرحوم رد آنکھون مین تھا منعویہ۔ جو منعہ رکھکر زبان پھیری:: رہی سرحی نہ اعجاز لب لعل پیمبر سے ۴؎ مرزا دالاجاہ مرحوم مصرع طاق ابرو کا جو اس سوخ کے معبد ملجاے ۱۲ ۵؎ شیخ ناسخ مرحوم آج مولد ہے جناب حیدر کرار کا: ہوگیا باز و زبردست احمد مختار کا: عسد امر مصدر است۔ مد کی تانیث ثابت نہین ہوتی بلکہ رگ کی تانیث ہوتی ہے ۱۲ مولانا رضا فرنگی محلی ۱۲

شدائد۔ زوائد۔ مقاصد۔ مفاسد۔ مساجد۔ معابد۔ محامد۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ مسجد۔ جد۔ ضد۔ مونث آتے ہین اور قواعد جو قاعدہ کی جمع ہے استعمال مین مذکر ہے اور۔ قواعد کوشش فوج انگریزی کے معنی پر مونث ہے اور ساعد بھی مختلف فیہ ہے شعرائے متقدمین سے میان مصحفی مونث کہتے ہین ؎ مہندی زیادہ مت مل ساعد حنائی ہوگی ✣ ناحق کو قتل اُس سے ساری خدائی ہوگی ✣ اور متاخرین مین سے۔ خواجہ آتش مذکر فرماتے ہین ؎ ساعدِ زیبا تو ہین الماس کے ترسے ہوے ✣ اک نظر ساقِ بلورین بھی دکھایا چاہیے ✣ لیکن حق یہ ہے کہ۔ ساعد۔ اکثر فصحائے متاخرین کے عندیہ مین مذکر ہی تشدد۔ تمرد۔ تفقد۔ تردد۔ تولد۔ تجدد۔ ترصد[1]۔ وغیرہ اور زمرد۔ ہدہد۔ نخود۔ بد۔ مذکر آتے ہین آمد و شد۔ شد۔ شدبد۔ مونث بولے جاتے ہین۔ بند۔ کمربند۔ دربند۔ ازاربند گلوبند۔ وغیرہ اور پیوند۔ اسپند۔ سمند۔ زہرخند۔ نوشخند۔ ریشخند۔ قند۔ گلقند۔ آوند خداوند۔ مانند۔ سمرقند۔ زمین قند۔ ناکند۔ رند۔ جمند۔ مذکر آتے ہین پند۔ لشند۔ کمند۔ سوگند۔ گند۔ بغلگند۔ کپڑگند۔ مونث بولے جاتے ہین اور گزند مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہین ؎ ظالم سے اہل فیض کو ہوتا نہین گزند ✣ ہے نخل میوہ دار کو رنج تبر کہان ✣ میر وزیر علی صبا مرحوم مونث کہتے ہین ؎ گیسوے یار سے کس کسکو گزندین پہونچین ✣ اوڑکے کاٹا کیے یہ افعی رہزن کیا کیا ✣ لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصیح اسکی تانیث ہی کے قائل ہین اور مولف کے عندیہ مین بھی مونث ہے اور شکر قند کو بھی بعضے برعایت تذکیر چقندر وغیرہ کے مذکر بولتے ہین لیکن مؤنث بیشتر فصیحون کی زبان پر ہے اور مولف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے اور گوسپند۔ کو بھی اکثر فصیحون کی زبان سے مؤنث سنا ہے لیکن جناب استاذی مرزا برق مغفور نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ؎ نہ پھیر گردن مجبور پر چھری ظالم ✣ زبان صبر و رضا گوسپند رکھتا ہے ✣ اور فرزند کا اطلاق بپسر و دختر دونون پر کیا جاتا ہے یعنی مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ

---

[1] شیخ ناسخ۔ ع ترصد بلبل دل کو ہے فصل گل کی آمد کا [2] خواجہ آتش ؎ مول کی نگاہ ہے ہو دل رُبا۔ کی پسند ✣ بڑا کے جوے تو آگے خریدار کی پسند ✣ [3] مرزا برق مرحوم ؎ برابر اپنی وہ زلف بلند رکھتا ہے۔ بلا ہے اور بلا کی کمند رکھتا ہے ۱۲۔

مونث آتا ہے - ہند - سند - موتیا بند مذکر ہین - جُند - دہند - اوجا دہند - مذکر ہین - درد - برد - درد لاجورد - گرم و سرد - مذکر ہین - فرد - گرد - نرد - تختہ نرد - نبرد - باد آورد - مونث ہین - گرد مذکر ہے برُد - دستبرد - اور بر آورد - مونث ہین اور ورد - مشترک ہے لیکن[پہلوان] مولف کے عندیہ مین[اصطلاح] مونث ہے گرداگرد - درد مذکر ہین گو گرد - مونث ہے آرد - مذکر ہے - کارد - مونث ہے جود - سود - عود - دود - بہود - وجود - درود - قعود - شہود - تار و پود - معبود - مقصود - مولود[تیغ] - امرود[بہرو معنی خود] - اور جنود[دھوان] - حدود - عقود - نقود - ہنود - وغیرہ[تانا بانا] مذکر آتے ہین[تم جناب باری] - بارود - بوُد - بہبود - نمود - اوچھلکود - مونث بولے جاتے ہین - اور درود مشترک فیہ ہے لیکن مولف کے عندیہ مین مذکر ہے روُد - سرود - خود - اجود مذکر ہین گود - مونث ہے - عوُد - مذکر ہے بعد - رعُد مذکر ہین[واو مجہول] - جعد - مونث ہے[ہندی] - شہد - عہد[آغوش] - عمد - مذکر ہین - جدَ مونث ہے زہد - مذکر ہے - جہد مونث ہے قصد - مذکر ہے - فصد - مونث ہے - نقد[کوشش] - عقد - مذکر ہین - وجد - مجد - نجد - مذکر ہین - عبد - عقد - خلد - بعُد - چند - مذکر ہین - حمد - جلد مونث ہین - صید[۹] - کید - بید - مذکر ہین[غلام] - قید - مونث ہے حدید - شہید - برید - وعد و وعید - مروارید - اور اسائید - موالید - صنادید - وغیرہ مذکر آتے ہین[آہن][عاشق][قاعدہ] - عید - درید - خرید - مدید - دید - رسید - خوید - کلید - ناہید - گفت و شنید - قطع و برید[۱۲] - لید اور تاکید - تمہید - تجدید - تقلید - تبرید - وغیرہ مونث بولے جاتے ہین[مہرہ] - بید[۱۳] - خورشید - بھید - جمشید - مذکر ہین امید - نشید - نوید - مونث ہین چاند - پھاند[بیائے مجہول]

---

[۱] ناسخ مغفور۔ دستا ہو نہین نکال کے دانت اپنی بود پر جاغ جانین مثل ناو رسیدہ ہون [۲] برق مرحوم۔ افشان سے ابر ذکی بو وجندن موئے جوہر بنعار تارون سے تیغ ہلال کا [۳] رشک مرحوم مصرع۔ بھر سیتلا نے خود کیا باگ موڑ کر [۴] ناسخ۔ بر گرد دیکھا جو ساقی نے نگاہ مست رہا۔ بولا ابر ہی گو گرنگ برسا ۔ ہون مین [۵] ناسخ مرحوم۔ اس قدر تا زان نہو اسے شیخ اپنے زہد پر۔ بندگی کرنے سے تو شاید خدا ہو جائیگا [۶] خواجہ وزیر مصرعہ۔ نقد دل تم کو دیا ہے پان کھانے کے لئے [۷] ناسخ۔ آیا ہے نین نظر عقد ثریا مجھکو [۸] مرزا برق۔ قرب خدا کی ہر دم اسکے ہے تمنا کہ تجھسے باز رہا دو گردن کا [۹] مرزا برق۔ تری مژگان نظر سے بچکے چل سکتا نہین۔ بر شکستہ صید ہون تمہارا زہین جنگ کا [۱۰] مرزا برق۔ وحشت مین قید دید و جم دل سے اٹھگئی۔ حقا کہ مجھکو عشق نے رستہ بتا دیا [۱۱] آتش۔ افسانہ سنیے یار کا ذکر اسکا کیجیے۔ مقصود دہر ہی مری گفت و شنید کا [۱۲] آتش مغفور مصرعہ۔ شاید قبا ہو یار کی قطع و برید پر [۱۳] آتش۔ بید مجنون ہو دیکھو خم ہو گیا تسلیم کو۔ ہر گو لاسر قد اوشمار ہی تعظیم کو [۱۴] ع۔ مختلف فیہ ہو مثال مونث

مذکر ہین ۔ ناند ۔ مونث ہے گوند مذکر ہے ۔ اوند ۔ توند مونث ہے لوند ۔ مذکر ہے روند مونث ہے ۔ گیند[1] ۔ مذکر ہے ۔ چیند سیند مونث ہین ۔ بوند[2] نیند مونث ہین

فصل چہاردہم اُن اسمار کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین دال ہندی ہی

سانڈ ۔ لاڈ ۔ مذکر ہے کھانڈ ۔ مونث ہے اور ڈانڈ ۔ تاوان کے معنی پر بالاتفاق مذکر ہے اور ۔ چوب نیزہ پانی ۔ ملاح کے معنی پر مختلف فیہ ہے یعنی بعضے مذکر بولتے ہین ۔ بعضے مونث لیکن مولف کی زبان پر بمعنی دوم وسوم مونث ہے آڑنڈ ۔ کھرنڈ ۔ گھمنڈ ۔ ڈنڈ ۔ کھنڈ ۔ لنڈ مذکر آتے ہین ۔ ہُنڈ ۔ مونث ہے ٹنڈ ۔ جھنڈ ۔ ڈنڈ ۔ کنڈ ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ پنڈ ۔ مذکر ہے ۔ لینڈ ۔ مذکر ہے ۔ کھینڈ مینڈ ۔ مونث ہی سونڈ مونث ہے

فصل پانزدہم بیان مین اُن اسمار کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین ذال ہے

تعویذ ۔ مذکر ہے نبیذ ۔ مونث ہے کاغذ ۔ منفذ مذکر ہین

فصل شانزدہم اُن اسمار کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین رائے مہملہ ہے

تر ۔ بر ۔ زر ۔ سر ۔ شر ۔ فر ۔ اثر ۔ شرر ۔ زبر ۔ گھر ۔ ثمر ۔ قمر ۔ اختر[5] ۔ جوہر ۔ خنجر ۔ نشتر ۔ جانور ۔ نشکر کبوتر ۔ اگر ۔ گھر ۔ کھنڈر ۔ مٹر ۔ گولر ۔ سگر ۔ تیتر ۔ تیور ۔ ڈر ۔ کنکر ۔ پتھر ۔ چھپر ۔ بندر ۔ جکر کنٹر ۔ ممبر ۔ دلیفر ۔ وغیرہ سب مذکر آتے ہین باستثنار سپر ۔ ظفر ۔ عمر ۔ نظر ۔ کمر ۔ جر ۔ بقر ۔ بستر ۔ بقر ۔ شکر ۔ صرصر ۔ چادر معجر ۔ خنصر ۔ بنصر ۔ آذر ۔ خاکستر ۔ انگشتر ۔ راگہذر ۔ بتادر ۔ دساور ۔ بتاور ۔ نچھاور ۔ ارہر ۔ پیسر ۔ لشر ۔ کھسر ۔ کر ۔ گتر ۔ ہجر ۔ مجر ۔ تتر ۔ تبر ۔ ٹھوکر

---

[1] رشک مغفور مصرع ۔ گنبد ہی پتھر سا کیں کا یہ کرہ زمین نہین [2] برق مرحوم ۔ عقدہ تنگی دل دینے سے لے یار کھلا ۔ بوندین موقوف ہوئین ابر گہربار کھلا

[3] ناسخ مرحوم ۔ انگشتری اپنی دیکے سلیمان کردیا طاعت مین بھی ہو نہ سا گر دیر کا [4] آتش مغفور مصرعہ مشت خاک اپنی تبر ہی بگفہ تمنا ہی

[5] اہل دہلی مونث کہتے ہین ظفر ۔ جی نزاکت سے کلائی کی دھڑکتا ہے مرا ۔ اندر مین گیند اٹھا نے اچھالی یہ ڈھب

چوسر۔ پچپر۔ تگر۔ دوہر۔ دھر دہر۔ آگھر۔ پاکھر۔ بیسر۔ سیسر۔ کیسر۔ جھالر۔ گاجر۔ آہر۔ جاہر۔ چچوندر۔ کہ یہ الفاظ مونث بولے جاتے ہین اور لفظ۔ دوپہر۔ ڈھائی پاس کے معنی پر مذکر آتا ہے اور دن کی ایک ساعت معینہ کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہین ؎ اے روز فراق نیمجان ہون :: تیری ابھی دوپہر بجی ہے۔ اور گذر۔ بھی گذرنے کے معنی پر مذکر آتا ہے اور بسر اوقات کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے۔ ڈر۔ مر۔ کر۔ شتر۔ عنصر۔ سُر۔ گر۔ دُہر۔ گھر۔ اور تصور۔ تکبر۔ تکدر۔ تغیر۔ تنفر۔ تواتر۔ تفاخر۔ تقاطر۔ تحجر۔ تمسخر۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ آخر۔ کافر۔ طائر۔ ظاہر۔ سر اور دفاتر۔ عساکر۔ جزائر۔ سرائر۔ ذخائر۔ عناصر۔ مظاہر۔ نوادر۔ جواہر۔ مخاطر۔ مقاصر۔ مناظر۔ مصادر۔ مقابر۔ منابر۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ خاطر۔ جزائر۔ ریھر۔ مونث بولے جاتے ہین۔ نور۔ طور۔ صور۔ فتور۔ قصور۔ دفور۔ سرور۔ غرور۔ مرور۔ حضور۔ صدور۔ بخور۔ انگور۔ کافور۔ ناسور۔ دستور۔ مقدور۔ مذکور۔ سیندور۔ امچور۔ لنگور۔ بجھور۔ کانپور۔ رامپور۔ وغیرہ اور شہور۔ بجور۔ امور۔ قبور۔ ذکور۔ وغیرہ سب مذکر بولے جاتے ہین۔ سوا۔ زنبور۔ سقنقور۔ عصفور۔ مسور۔ کھجور کہ یہ الفاظ مونث آتے ہین اور۔ حور۔ معشوق کے معنی پر مذکر آتا ہے اور اپنے معنی حقیقی پر مونث بولا جاتا ہے۔ زور۔ شور۔ گور۔ چکور۔ جھکور۔ کور۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ کور۔ پور۔ بجور۔ ڈور۔ کور۔ نکور۔ باگڈور۔ متھور۔ مونث بولے جاتے ہین اور چور۔ اگر انسان کو کہین کے تو مذکر کے ساتھ مذکر۔ اور مونث کے ساتھ مونث بولین گے اور مہندی چور۔ شمع کے چور۔ زخم کے چور۔ گنجفہ کے چور۔ وغیرہ کو صرف مذکر استعمال کرین گے اور مور۔ بھی

۱؎ بحر مرحوم مصرعہ جنون شیر کے آکر تھا کبھی گھر دیا ۲؎ آتش ناتوانی سے ہی یکسان ظاہر و باطن مرا :: تا پیراہن تن بجو پیراہن مین ہو ۳؎ خواجہ آتش جب شب مہ مین چکورا نظر آتے ہین ہم :: چلمو نکا اپنی بھی نار اکوئی خسارہ تھا۔ ۴؎ ناسخ لازم اُس مہ کی سواری مین گھٹا ٹوپ تو ہے۔ نہ بھگو دے کہین سکھپال کا سب تو گھٹا۔ ۵؎ شیخ ناسخ اُس بت شیرین ادا کی پور پور :: بے تکلف نیشکر کی پور ہے :: ۶؎ ناسخ ہجر کی سب کا جو ہی دیہ بھی ذر۔ صبح ہوتے ہوتے اپنی بھر رہی ۷؎ برق مغفور کھیل تو دیکھو وہ ہوا ہر لیکر ہاتھ مین نہیں قبضہ مین گر آئیگا بچھو ہو ع ۸؎ اسی نے ہی اسکو نزنہ بھی باندھا ہو ملاحظہ ہو ناسخ ؎ چرخ پر تارے نظر آتے ہین جب چھٹکے ہوئے جاتا ہون مشی کی ٹکی کی تو ہے

جو فارسی مین چیونٹی کے معنی پر ہے مونث آتا ہے چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہین ۵
خالِ سیہ ہے گیسوے خمدار کے تلے ؛ یا دب رہی ہے مور کوئی مار کے تلے ؛ اور ہندی
مین جو طاؤس کے معنی پر ہے مذکر بولا جاتا ہے جور - دور - غور - ثور - مور - ناگور -
مذکر آتے ہین - گور - مونث ہے دیر - طیر - عیر - بیر پیر - قیر - مذکر آتے ہین
خیر - سیر - مونث بولے جاتے ہین لیکن - سیر - کو بعض شعراے متقدمین نے
مذکر بھی کہا ہے - اکسیر - طباشیر - نفیر - صفیر - نظیر - صریر - ضمیر - زحیر - بواسیر
دار و گیر - زنجیر - جاگیر - زیر - بیر - جیر - کھیر - لکیر - نکسیر اور - تحریر - تقریر -
تصویر - تقدیر - تدبیر - توقیر - تاخیر - تاثیر - وغیرہ مونث آتے ہین - تیر - پیر -
شیر - حصیر - سیر - انجیر - پنیر - تکبیر - بعیر - سعیر - دبیر - شہیر - قیر - سریر - حریر -
عبیر - خمیر - خم - عفیر - خنزیر - نکیر - مبر - کشمیر - زہگیر - نقطہ گیر - کفگیر - کلگیر
ابیر - تیر - بیر - ہمیر - اور تصادیر - تفاسیر - اباریر - عصافیر - دنانیر - نازیر -
مشاہیر - مزامیر - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین - زیر - تیر گیر - اندھیر - بیر پھیر
گھیر - ڈھیر - سیر - بٹیر - ایر - پھیر - ہیر پھیر - کبیر - گیر - اجمیر - بیکانیر - مذکر آتے ہین
دیر - شمشیر - جنگیر - منذیر - مدبھیر - مونث آتے ہین - حشر - نشر - عسر - یسر -
مذکر ہین نحر - مذکر آتا ہے - ابر - ببر - جبر - صبر - گبر - ہزبر - مذکر ہین - قبر -
مونث ہے - صبر - کبر - شبر - مذکر ہین - بدر - صدر - غدر - مذکر ہین - قدر -
مونث ہے - زخیر مذکر ہے - فجر - مونث ہے ذکر - مذکر ہے - فکر - مونث ہے - قصر -
حصر - عصر - مذکر ہین - دہر - زہر - شہر - قہر - جہر - مہر - مذکر آتے ہین ظہر - نہر - سحر مونث بولے جاتے ہین -

---

۱ آتش چمن کی سیر پر ہوتا ہے جھگڑا ؛ کمر میری ہے دست باغبان مین ؛ ۲ ناسخ جام کو گیا دیکھکر حیران ہے پی جاتا ہے غم ہوئی ہم غیر سے دل فقط کیا جم نہین ۳ ناسخ خوب وحشت ایک ہین دنیا سے سفر کرنے مین شمع کے ساتھ ہی انجم مین گلگیر چلی ۴ مزا برق
اُسکے حضور اسیر ہوا رنگ - یاسمین ہر نکہت گلو نکی بنگنی بکا کلال کا ۱۲ ۵ خبیث کیا افسون گر آیا ہے در افسون بر کسے تسلط سا زد ۱۲
۶ ولی دل سے اسکو ذکر باندھتے ہین اور نکسی پروا سے ہوئی ہین ظفر ۔ قرار آہی گیا غم مین ہی سنبھل ہی گیا ؛ گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا ؛

ظفر مذکر ہے قہر ۔ مونث ہے ۔ سپہر ۔ مذکر ہے ۔ مہر آفتاب کے معنی پر
مذکر ہے اور محبت کے معنی پر مونث ہے خار ۔ غار ۔ کار ۔ بار ۔ یار ۔ کاروبار ۔ انار ۔
شکار ۔ نگار ۔ فگار ۔ نثار ۔ شرار ۔ قرار ۔ مزار ۔ غبار ۔ بخار ۔ دار و مدار ۔ نہار ۔ وقار
دیار ۔ فشار ۔ موسیقار ۔ اعتبار ۔ انتظار ۔ اقرار ۔ افتخار ۔ اشتہار ۔ اقرار انکار
اشعار ۔ اظہار ۔ مضمار ۔ عشار ۔ رخسار ۔ آزار ۔ بازار ۔ بیمار ۔ تیمار ۔ بیار ۔ دولار
سنگار ۔ نکہار ۔ کہار ۔ وار ۔ ہار ۔ بچار ۔ اچار ۔ ابجار ۔ اوتار ۔ ستار ۔ گمہار ۔
ہوادار ۔ بہار ۔ اتوار ۔ ہتھیار ۔ وغیرہ اور ۔ اشعار ۔ آثار ۔ اطوار ۔ افکار اشجار
اثمار ۔ انہار ۔ صغار ۔ کبار ۔ بحار ۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے
ہین باستثناے ۔ رفتار ۔ گفتار ۔ دیوار ۔ عار ۔ نار ۔ تکرار ۔ معیار ۔ مقدار ۔ مزمار ۔
منقار ۔ پرکار ۔ روبکار ۔ دستار ۔ کنار ۔ ہزار ۔ مہار ۔ قطار ۔ ازار ۔ بہار ۔ عیار
کارگذار ۔ گیر ودار ۔ ذوالفقار ۔ آبشار ۔ سرکار ۔ پیکار ۔ روبکار ۔ استغفار ۔ بیگار
بیزار ۔ تلوار ۔ بوچھار ۔ پہار ۔ کہار ۔ دھار ۔ ہار ۔ مار ۔ وار ۔ پھار ۔ سوار ۔ ملار ۔
جوار ۔ کھنکار ۔ گندھار ۔ بھنکار ۔ جھنکار ۔ کھنکھار ۔ پھنکار ۔ ڈنکار ۔ للکار ۔ پکار ۔
ڈکار ۔ کہ اتنے کلمہ مونث آتے ہین اور بار ۔ جو ثمر کے معنی پر یا بوجھ کے معنی پر ہے
مذکر آتا ہے اور دخل ۔ یا نوبت کے معنی پر مونث آتا ہے اور دار ۔ بھی جو عربی
مین گھر کے معنی پر ہے مذکر ہے اور فارسی مین جو سولی کے معنی پر ہے مونث ہے اور
زنار بھی مختلف فیہ ہے ناسخ مغفور ؎ رہتی ہے حسن پرستون کے
گلے مین زنجیر کفر ان کا ہے نیا اور ہے زنار نئے :: رشک مرحوم ؎

۱؎ برق مرحوم تپ دوہون سوختہ افتادہ کہ جب مہر ہوئی :: داغ کاغذ کو لگا نام نہ میرا اٹھا :: ۲؎ ایضاً فرقت یار مین گھر مجکو ہوا ہے
ظلمات :: اکدن مہر نہ ذرہ کے برابر چمکا :: ۳؎ ہزار حیف کہ بعد از وفات یاد آیا :: خزان جب اپنی ہوئی موسم بہار آیا :: ۴؎ خواہ بمعنی نقش زر
خواہ بمعنی معشوق :: ۵؎ لمولفہ دبدبہ ہے کیا بخشتے ہو دل سے ہمارے :: ناحق کی شب وصل مین تکرار نکالی :: ۶؎ اسیر جو مقدار دولت
کی تھی کی بیان :: گرا تھا جہان زر بنا یا نشان :: ۷؎ شیخ ناسخ مرحوم اک چونچ لگا دیگی اگر کلک فواسنج ۔ دہنس جائیگی بلبل
تری منقار گلے مین :: ۸؎ مرزا برق مرحوم ؎ تمام عمر نہ پیغام وصل یار آیا :: جلاد و کاٹ کے اس نخل مین نہ بار آیا ۔
۹؎ ذوق جستجو میرے قمر کی نہین کس کو دن رات :: چرخ و دوار جدا پھرتے ہین سیارہ جدا :: :: ::

پھو دیہ تیری راہ مین تھے شیخ و برہمن ؛؛ تسبیح گر پڑی کہین زنار گر پڑی ۔ خواجہ وزیر مرحوم ؎ کافر ہوا ہون پیکے مئی عشق اے وزیر ؛؛ زنار مجھکو چاہئیے موج شراب کا ؛؛ الا مؤلف کے عندیہ مین حق یہ ہے کہ زنار ۔ ضد ہے تسبیح کی پس مانند تسبیح کے زنار کا بھی مونث ہی استعمال کرنا چاہیئے اور اخبار یہ لفظ مفرد و جمع دونون طرح استعمال مین آتا ہے اور دونون صورتون مین مذکر بولا جاتا ہے ۔ جیسے ۔ اخبار دیکھا ۔ اخبار آیا ۔ اور اخبار دیکھے ۔ اور اخبار آئے ۔ بیاے مجہول اور کٹار ۔ کو بھی بعضے مؤنث بولتے ہین اور بعضے مذکر لیکن حق یہ ہے کہ کٹاری ۔ مؤنث ہے اور کٹار ۔ مذکر چنانچہ میر علی احمد رسا ۔ شاگرد رشید رشک مغفور کے فرماتے ہین ؎ لبون پر لڑرہے ہین بادہ خوار ابکی برس ؛؛ کوڑی بھر تاڑی پر چلتا ہے کٹارا ابکی برس ؛؛ گویا ۱۲ اس سے مانگا جو خونبہا تو کہا ؛؛ کوڑی رکھتا نہین کٹارا اپنا ؛؛ عطر ۔ فقر ۔ دقر ۔ جزر ۔ جبر ۔ جفر ۔ ستر ۔ مکر ۔ غدر ۔ بزر ۔ سکر ۔ شکر ۔ عذر ۔ صغر ۔ سحر ۔ صفر ۔ شعر مذکر آتے ہین ۔ شطر ۔ شر ۔ عمر ۔ خمر ۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور کسر توڑنے کے معنی پر مذکر اور کمی و نقصان کے معنی پر مؤنث ہے ؛؛

فصل ہفتدہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین راے ہندی ہے

پہاڑ ۔ جھاڑ ۔ تاڑ ۔ پہاڑ ۔ بگاڑ ۔ کواڑ ۔ کاٹ کباڑ ۔ مذکر آتے ہین ۔ آڑ ۔ پچھاڑ ۔ دراڑ ۔ فراز ۔ دھاڑ ۔ آنڑ ۔ اڑ ۔ بڑواڑ ۔ چنگھاڑ ۔ آڑپاڑ ۔ مار دھاڑ ۔ اوکھاڑ پچھاڑ ۔ چھیڑ چھاڑ ۔ مونث بولے جاتے ہین اور کھلاڑ کا اطلاق محض زن اوباش پر کیا جاتا ہے چنانچہ ایک شاعر مثنوی مین کہتا ہے ؎ تھی نہایت وہ شوخ دیدہ کھلاڑ ؛؛ کھیلتی تھی شکار ٹٹی کی آڑ ؛؛ دھڑ ۔ ہیڑ ۔ پکڑ ۔ جھکڑ ۔ ککڑ ۔ گکڑ ۔ مکڑ ۔ گوڑ ۔ ڈھیر ۔ بھوہڑ ۔ اندھڑ ۔ ببھڑ ۔ پیڑ ۔ تھپڑ ۔ بیڑ ۔ پاپڑ ۔ کوبڑ ۔ چیپڑ ۔ ہلڑ ۔ گلھڑ ۔ بڑباگڑ ۔ جھانکڑ ۔ لکڑ ۔ جھگڑ مذکر آتے ہین ۔ ارڑ ۔ بڑ ۔ بھیڑ ۔ جھڑ ۔ چھڑ ۔ جڑ ۔ کڑ ۔ لڑ ۔ ہڑ ۔ اکڑ ۔ پکڑ ۔ رگڑ ۔ رڑ ۔ رو کڑ ۔ چوبڑ ۔

بھکڑ ۔ کیچڑ ۔ باگڑ ۔ بھاگڑ ۔ تڑبڑ ۔ اڑبڑ ۔ ددھڑ ۔ بالچھڑ ۔ چمگادڑ ۔ دبھڑا دھڑ ۔ تڑاتڑ ۔ بڑابڑا ۔ مؤنث بولے جاتے ہین ۔ کڑ ۔ مذکر ہے ۔ بھڑ ۔ جبڑ ۔ تڑ مؤنث ہین توڑ ۔ جوڑ ۔ موڑ ۔ نچوڑ مذکر آتے ہین ۔ چھوڑ ۔ سکوڑ مونث بولے جاتے ہین بھوڑ مؤنث ہے دوڑ ۔ گھوڑدوڑ مونث ہین چیڑ مذکر ہے بھیڑ ۔ چھیڑ ۔ مؤنث ہین پیڑ ۔ ایڑ ۔ بھیڑ ۔ چھیڑ ۔ کھکیڑ ۔ مونث ہین اور ادھیڑ ۔ کا اطلاق مرد و زن دونون پر کیا جاتا ہے

فصل ہیجدہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین زا معجمہ ہی

آغاز ۔ انداز ۔ شیراز ۔ اعجاز ۔ بزّار ۔ اعزاز ۔ جواز ۔ حجاز ۔ مجاز ۔ جہاز ۔ طراز ۔ گزاز ۔ گزار ۔ بازار ۔ ناز ۔ راز ۔ ساز ۔ ساز و باز ۔ بول و براز ۔ سوز و گداز ۔ نشیب و فراز ۔ پا انداز ۔ اخراز ۔ امتیاز ۔ بیاز مذکر آئے ہین ۔ آواز ۔ پرداز ۔ پرواز ۔ نماز ۔ پیاز ۔ آز ۔ قاز ۔ جانماز ۔ پیشواز ۔ مونث بولے جاتے ہین اور نیاز [illegible] کے معنی مذکر آتا ہے ۔ خواجہ آتش ؎ نہو گا حسن کا مجھسا بھی عاشق کوئی دنیا مین ؛ نیاز اس سے کیا پیدا نظر جو ناز نہین آیا ؛ اور ہندی مین جو نذر کے معنی پر مستعمل ہے ۔ مونث بولا جاتا ہے ۔ شیخ ناسخ ؎ کر چکے پانون کو تو صحرا مین خارون کی نیاز ؛ کوہ پر سر کو بھی جلکر نذر خارا کیجئے ؛ جنز ۔ مذکر ہے ۔ بز ۔ مونث ہے ۔ مرکز ۔ خنز ۔ رز ۔ گرز مذکر ہین سبز ۔ مؤنث ہے سخت و مز ۔ رجز ۔ مونث ہین ۔ البرز ۔ گرز ۔ مذکر ہین ۔ حرز مذکر ہے ۔ رمز مؤنث ہے کنز ۔ مذکر ہے ۔ طنز ۔ مونث ہے طرز مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ ؎ کونسی طرز سخن ہے جو اسے آتی نہین ؛ کیون نہو شاگرد ناسخ ہی ہراک اوستاد کا ؛ ولہ ع ہے طرز ہر نفس مین نسیم بہار کی ؛ ولہ ع تلوار دیکھے

لہ برق مرحوم ۔ کسقدر زیبا ہے زیور اس بت طناز کو ؛ ساز سونے کا لگایا ہے سمند ناز کو ؛ ۲ آتش چشم بد سے کا نہین اندیشہ حسن یار کو ؛ کونسا ہے حرز جو بازو کے جوشن مین نہین ؛ ۳ میر وزیر علی صبا ۔ غوطے کھلواتی ہین کیا رمز مین تری اے بحر حسن ؛ تھا وہ ایک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہین ؛

طرز اگر تیری چال کی ؛ رشک مرحوم ع طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا ؛ کیف ع - ہمنے اے کیف ترا طرز سخن دیکھ لیا - لیکن بیشتر فصحا کے عند یہ مین طرز مونث ہے اور مولف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے - تموز - بروز - رموز - کنوز مذکر بولے جاتے ہین - روز - سوز - گوز - نوروز - مذکر ہین - موز - جوز - مذکر ہین - گوز - مونث ہے - مویز - کشنیز - گریز - مذکر آتے ہین - چیز - دہلیز - شونیز - تجویز - تجہیز - تمیز - مؤنث بولے جاتے ہین - پرہیز - مہمیز - تبریز - نیریز - شبدیز - جہیز - مذکر آتے ہین کاریز - فالیز - گلریز - ستیز - دست آویز - جست و خیز - رستخیز - میز - ریز - مونث بولے جاتے ہین - اور گریز مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ ؎ عشق جب دار دہوا کی عقل نے دل سے گریز ؛ ایک جا دیکھا ہے کسنے شیر اور روباہ کو ؛ رشک مغفور ؎ جس سے گریز تھا مجھے اب ہے اسیکا اشتیاق ؛ کام لیا ہے عشق نے جبر سے اختیار کا لیکن تحقیق یہ ہے کہ گریز کو جملہ فصحا مؤنث ہی بولتے ہین مذکر سوا اس شعر حضرت رشک کے گوش زد نہین ہوا

فصل نوزدہم اُن اسماے کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین سین مہملہ ہے

طوس - روس - خروس - ناقوس - ناموس - قربوس - آہوس - جلوس - فلوس - ملبوس - طاؤس - جاسوس - جاؤس - ساوس - کیلوس - ایلاؤس - پوس - پھوس - کاہ توس - اور شموس - نفوس - زدس - کنوس - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین - فانوس - سبوس - عروس - اصل السوس - قابوس - قاموس - مؤنث آتے ہین افسوس - پابوس - کنار و بوس - ودس - پردس - کوس - بوش - مذکر آتے ہین اوس - مسوس - مونث بولے جاتے ہین - فردوس - مالکوس - مذکر ہین قوس مؤنث ہے

لہ شیخ ناسخ ؎ کب اجل کو ہے بھلا پیر و جوان کی تمیز ؛ ہر گو کی دہر سے اے پیر و جوان اٹھتا ہے ؛ ؎ آتش - دریا مین غسل کے لیے آتا جو وہ صنم ؛ ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا ؛

دھونس مونث ہے۔ ہونس۔ گھونس۔ مونث ہین۔ پاس۔ داس۔ راس۔ طاس
کاس مساس۔ لباس۔ پلاس۔ نفاس۔ ہراس۔ قیاس۔ سپاس۔ نخاس۔ آماس
قرطاس۔ وسواس۔ الماس۔ کرپاس۔ کتاس۔ نساس۔ احساس۔ اجلاس۔ افلاس
نخاس۔ احتباس۔ اقتباس۔ اندراس۔ انعکاس۔ اوراناس۔ حواس۔ اجناس
انفاس وغیرہ اور آس۔ باس۔ اناس۔ املتاس۔ ستیاناس بھباس۔ گلاس
سنڈاس۔ مندراس مذکر آتے ہین۔ اساس۔ راس۔ پاس۔ التماس۔ آس پیاس
نکاس۔ کپاس۔ گھاس۔ ناس۔ بوباس۔ بھڑاس۔ چپڑاس۔ بڈواس۔ کھٹاس
مٹھاس۔ ہگاس۔ متاس۔ انجاس سجاس۔ مؤنث بولے جاتے ہین۔ یارس
سارس۔ بنارس۔ مذکر ہین۔ ڈھارس مؤنث ہے۔ بانس۔ ڈانس۔ مذکر ہین
پھانس۔ سانس۔ دھانس۔ پانس۔ مؤنث ہین۔ پس۔ مس۔ جرس فرس
قفس۔ نفس۔ عس۔ عدس۔ دسترس۔ کرگس۔ تلمس۔ مسدس۔ مخمس۔ بس
جنس۔ کس۔ رس۔ نس۔ برس۔ ترس۔ کلس۔ بڑبھس۔ امرس۔ ابرس۔ رجھس
مذکر آتے ہین۔ ہوس۔ تگس۔ اطلس۔ مندرس۔ نس۔ پنس۔ آمس۔ جرس۔ پٹس
گھٹس۔ مونث بولے جاتے ہین۔ اور خس۔ مطلق گھاس کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے
چنانچہ سودا کہتے ہین ؎ آنکھون کے گرد میرے مژگان نہین ہے یہ صورت ٭ جیسے کنار دریا
خس بہ کے آرہا ہے ٭ اور اس کا خوشبودار کے معنی پر جسکے خسخانے موسم گرما مین
بنتے ہین مشترک ہے لیکن اکثر فصحا کی زبان پر مؤنث ہے اور مؤلف بھی اسکی
تانیث ہی کا قائل ہے مس۔ مجس۔ بس۔ اور مجالس مدارس۔ ہواوس

۱ خواجہ آتش فاتحہ پڑھنے کو آیا قبر آتش نہ یارہ وہی دن ہین پاس لغت سقد جاتا رہا ۲ بحر مرحوم آدمی پڑے نگاہ تو توپ اساس ہو ۳ رشک مغفور صنم پرست ہین بلند اشناس مجھے بند دعاے وصل کی آہ ہوا التماس ہے ۴ آتش شکر ہین کہتے ہین یہاں پاس کے بہتر سکڑون ۵ برق مرحوم رشک آفتاب سراپا ہو نور کا مہین نفس مین تن نہین یا ہو نور کا ۶ رشک مرحوم پا پا ہو دستر قی تر ارنگ بند دھنا کا اتھ رہے دست آرایہ ۷ برق مرحوم کیا تجلی مین کہون وصل عدو پر غور کا آستین یا ہو فانوس شمع طور کا ۸ مومن ذو سکو مذکر نظم کیا ہو ۹ فلک سے خوغا ہو کرد ان التماس اپنی حاجات کا ۱۰ مختلف فیہ ہو رشک کی آتش لب تک آ کے جو دستری جا ہو ۱۱ بعض شعرا نے مذکر بھی لکھا ہو آتش ہے غریب یا نی چھپا کر کیا قیامت کیجے

دسادس ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ حبس[1] ۔ نرگس[2] ۔ مجلس مونث بولے جاتے ہین
تقدس تجسس ۔ تنفس ۔ وغیرہ اور ققنس ۔ اسطقس ۔ ذیابیطس ۔ بھس ۔
دھس ۔ بھرکس ۔ مذکر آتے ہین ۔ کس ۔ ٹھس ۔ پچس ۔ مونث بولے جاتے ہین
ابلیس ۔ مقناطیس ۔ کیس ۔ بیس ۔ مذکر آتے ہین ۔ تقدیس ۔ تلبیس ۔ تاسیس
تجنیس ۔ تدریس ۔ تفریس ۔ وغیرہ اور ٹمیس ۔ کھس ۔ خمیس مونث بولے جاتے ہین
بجیس ۔ کھیس ۔ کیس ۔ ویس ۔ پردیس ۔ مذکر آتے ہین ۔ ٹھیس ۔ مونث ہے
بو ۔ جلیس مذکر ہے ۔ لیس ۔ مونث ہے ۔ ترس ۔ درس ۔ مذکر ہین ۔ خمرس
سیرس ۔ مذکر ہین ۔ عرش ۔ فرش ۔ برس ۔ مذکر آتے ہین ترس ۔ بازبرس ۔
مونث ہین ۔ انس ۔ مذکر ہے ۔ جنس[5] ۔ مونث ہے ۔ عکس ۔ بکس ۔ مذکر آتے
ہین ۔ شمس ۔ بکس ۔ انس ۔ جبس ۔ خمس ۔ سدس ۔ نفس ۔ ہنس ۔ رہس ۔ مذکر ہین ۔

فصل بستم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین شین معجمہ ہے

غش[6] ۔ ترکش ۔ آرش ۔ پیشکش ۔ مذکر آتے ہین ۔ آتش ۔ عطش ۔ چپقلش ۔ مونث
بولے جاتے ہین ۔ آش ۔ اور تعیش ۔ توحش ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ غش ۔ منش
جوارش ۔ چارپالش ۔ مثل غلام گردش ۔ کشمکش ۔ غرفش ۔ اور جسکے آخر مین شین
مصدری آتا ہے مانند ۔ دانش ۔ تابش ۔ سازش ۔ نوازش ۔ خواہش ۔
کاہش ۔ آرائش ۔ آسائش ۔ سفارش ۔ گذارش ۔ بارش ۔ فرمائش

[1] شیخ ناسخ ۔ فرقت نہین دم لینے کی اک طفل کے غم سے حبس دم کھلونے کی طرح حبس تو ہی ہم سے ؛ [2] خواجہ آتش ۔ گردش چشم
نہین گردش افلاک سے کم ؛ نگہ کے تمر کرتی ہے نرگس شہلا خالی ؛ وہ اسکی چشم نہین نرگس شہلائے بہشت ؛ [3] مرزا مہدی قبول مرحوم
نرگس کی پاس تیر نگہ کا نشانہ ہے ؛ [4] شیخ ناسخ مرحوم عبور الشرنے اسکو دیا ہے علم باطن کا پتہ دیا جس نے ظاہر مین نہ درس اک حرف ابجد کا
[5] بحر سلمہ ربکہی تو قاصد واسطے بیوں پر احباب ؛ کبھی تو عرس ہا یا بہار مین ہوتا ۔ [6] خواجہ آتش سودائے عشق کر یہ ہے خوف ال شرط
یہ جنس ہلا ہو خریدار ملا ہے ؛ [7] برق مرحوم مین تو کیا دیکھی تجھے دیکھ کے غش آتا ہے ؛ غش غش ہی تا واس عہد مین رسا ہے ؛ [8] لمولفہ

بینش تپش ۔ خلش ۔ جنبش ۔ لغزش ۔ مالش ۔ نالش ۔ وغیرہ سب مؤنث بولے جاتے ہین ۔ بالش ۔ برش ۔ مذکر آتے ہین ۔ موش ۔ چاکوش ۔ اور نقوش ۔ دوش جوش ۔ دغیرہ مذکر آتے ہین ۔ جوش ۔ دوش ۔ گوش ۔ ہوش ۔ خروش ۔ سردوش تن و توش ۔ خورد و نوش ۔ سرپوش ۔ خرگوش ۔ مرزنجوش ۔ مذکر آتے ہین ۔ پاپوش بناگوش ۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور آغوش ۔ بعضون کے عندیہ مین گود کے قیاس پر مؤنث ہے حال آنکہ بقید نظم مذکر پایا جاتا ہے خواجہ آتش وصل کی شب ہم نے شادی مرگ ہوکر کھوئی جان ؛ تنگ مردے پر ہمارے گور کا آغوش ہے سید محمد خان رند ۔ ہین وہ محرم محبت ہون لڑکپن مین بھی ؛ داکسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا بیش ۔ مذکر ہے ۔ ریش ۔ تشویش ۔ تفتیش ۔ مؤنث ہین ۔ پیش ۔ پس و پیش کم و بیش ۔ بریش ۔ درویش ۔ کیش ۔ نیش ۔ سریش ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ میش گاؤمیش ۔ مؤنث آتے ہین ۔ انتعاش ۔ قماش ۔ خفاش ۔ گلاب پاش ۔ تاش ۔ باش مذکر بولے جاتے ہین ۔ تراش ۔ خراش ۔ تلاش ۔ معاش ۔ قاش ۔ لاش ۔ پاداش ۔ شاباش ۔ پرخاش ۔ خشخاش ۔ بود و باش ۔ تراش خراش قلمتراش ۔ مؤنث آتے ہین ۔ آتش ۔ بھی استعمال مین مؤنث ہے الا آتشجو ۔ کو مذکر بولتے ہین ۔ نعل جمع یا حرف رابط جمع کے ساتھ مثلاً یون کہتے ہین کہ آتشجو پکے یا بنائے یا آتشجو رکھے ہین ۔ یا جھے کیش ۔ طیش ۔ جیش ۔ منقش ۔ مذکر ہین ۔ بخش ۔ رخش ۔ مذکر ہین ۔ نقش ۔ ورقش ۔ مذکر ہین ۔ عرش ۔ فرش ۔ مذکر ہین ۔ نعش ۔ مؤنث ہے ۔

۱ بحر ع بیدش ہے ذری سی ... جو جہان کی ہر ... ہے ۲ خواجہ آتش جھکو جاتی ہے بناگوش صنم گوہر کے ساتھ ۳ ... معاملہ ہمارے قتل مین کیا بد سے سیاہ بیل بیش ؛ کھنچی وہ تیغ کی صورت کی سیر کی طرح ۴ بحر سلیمہ خشخاش ہیں باغ کی کھاکر ... ۵ رشک یاد آن آ جو ممار ہون دست صنم تراش ؛ سب سے عالی ... تیری اے صنم تراش ۶ رشک بیقصود دل سے ... خاش تھین ؛ ناصحو ہمکو ... تراش ... ۷ رشک میرے لیے تراش نہین ہو سر قلم ؛ کرتی ہے ہاتھ صاف سا ... قلمتراش ۸ برق یار سے وصل ہو نقش امل بیٹھ گیا ؛ وہ عمل مین نے کیا جس سے عمل بیٹھ گیا ۹ نقلون فیہ ہے مثال مذکر آتش ۔ ... کی ... دیر کی ... ؛ ... خلش ... حسب نظم مین بھی مؤنث کی مثال موجود ہے ظفر کا شعر ملاحظہ ہو ظفر ... مقصود ...

فصل بست و یکم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین صاد ہے

اخلاص - اختصاص - خلاص - قصاص - رصاص - اجاص - مذکر بولے جاتے ہین اور خواص - جو جمع ہے خاص کی وہ استعمال مین مذکر ہے اور اردو مین جو خدمتگار امرا و سلاطین کے معنی پر آتا ہے مرد خدمتی ہو یا زن خدمتی دونون پر اُسکا اطلاق کیا جاتا ہے نص - مؤنث آتے ہین - تفحص - تخلص - تقلص - مذکر بولے جاتے ہین رقص - نقص - مذکر ہین - خصوص - فصوص - مذکر ہین قمیص - مذکر ہے تحریص تخصیص ترخیص تنقیص وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہین حیص بیص - مؤنث ہے - قرص - مذکر ہے

فصل بست و دوم اُن اسما کے بیان مین جنکے آخر مین ضاد معجمہ ہے

احراض - اغماض - اعتراض - انقباض - انقراض - ریاض - اور اعراض ماغراض وغیرہ مذکر آتے ہین - بیاض - مقراض مؤنث بولے جاتے ہین - قرض - فرض - مذکر ہین - ارض - مؤنث ہے اور عرض - جو طول کی ضد ہے اسکو مذکر بولتے ہین اور التماس کے معنی پر مؤنث آتا ہے - شیخ ناسخ فرماتے ہین ؎ ہوئی پیش نبی بے شبہ عرض حال آہو سے: دلیل اسپر ملی ہے آپکی چشم سخنگو سے - وله ؎ ہون وہ میکش جب بنا پتلا تو مین نے عرض کی: کاسۂ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہیے: عرض - مرض - عوض مذکر ہین - عرض مؤنث ہے - عروض - فیوض - مذکر ہین حضیض نقیض مؤنث ہین - عرائض - فرائض - عارض - مذکر ہین - مابض ناقض مؤنث ہین تعرض تمارض وغیرہ

ا؎ شیخ ناسخ مرحوم سیکڑون آہن گردن پر دخل کیا آواز کا تیر جو واز دسے ہے نقص تیر انداز کا:
۲؎ میر تقی مرحوم ع میرا اعراض بھی لوگون نے کیا ہے ۳؎ ناسخ مرحوم ؎ گھر سے با احترام جب چور نکالا ہم سے تیرا قرض: ۴؎ آتش مرحوم رعشہ پیری مین ہوس جوش جوانی کا عوض - اپنی ہوس کا خمیازہ نکیو نکر کھینچیے

تعرض - تمارض - وغیرہ مذکر ہین - عوض - خوض - مذکر ہین فیض مذکر ہے نبض پیش قبض - مؤنث ہین - قیض - مذکر ہے

فصل بست وسوم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین طای حطی ہو

خبط - ربط - ضبط مذکر ہین - فرط - مذکر ہے - شرط - مونث ہے - بسط - وسط - مذکر ہین بربط - غلط - مط - وسط - نقط (جمع نقطہ) - اوسط - خط - قط - دستخط - سرخط - مذکر ہین - بط مؤنث ہو اور شط - مختلف فیہ ہے قدمائے مذکر کہا ہے - مصحفی ؎ گر مین شہید تیرے کس نمط زمین کے تلے ؛ جب انکے خون کا بہتا ہو شط زمین کے تلے ؛ اور متاخرین بالاتفاق مونث کہتے ہین - رباط - ارتباط - انبساط - اختلاط - اغلاط - نقاط - مذکر ہین - افراط - احتیاط بساط - صراط - مؤنث ہین - اور نشاط مختلف فیہ ہے بعضے اسکے تانیث کے قائل ہین بعضے تذکیر کے چنانچہ مؤلف کے عندیہ مین بھی نشاط - مذکر ہے - غائط - ضابطہ روابط ضوابط مذکر ہین قسلط - توسط مذکر ہین - تفریط - بسیط مونث ہے قحط - خلط - خلط مذکر ہین قسط مونث ہے - —

فصل بست وچہارم ان اسما کے بیان مین جن کے آخر مین ظاے منقوطہ ہے

ملفظ - تیقظ - مذکر ہین تقریظ - مؤنث ہے حفظ - غیظ - مذکر ہین الفاظ - مواعظ (جمع واعظ ۱۲) مذکر ہین - وعظ - مختلف فیہ ہے لیکن مؤلف مستہام کے عندیہ مین مؤنث ہو لفظ بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے ؎ ہے طلب سے اس قدر نفرت - کہ رہتا ہے خیال ؛ آنہ جائے لفظ لب پر باب استفعال کا ؛ رشک مرحوم

ملہ آتش مغفور ؎ صیاد نے تسلی بلبل کیواسطے ؛ صحن چمن مین حوض بھرا ہے گلاب کا ؛ ملہ رشک مغفور ؎ مجنون بیٹھے یہ کنارہ احمرے کا تراؔ ؛ بط نے سمجھی کر دریا کا کنارہ توڑا ؛ ملہ رشک مرحوم ؎ آنکھین کھا مین اہل نظر این ترکی بہتہ کام بڑھکے یہ اپنی بسا اسے ؛ ؛ ؛

مؤنث کہتے ہین ۔ وصل کی رات بنا نامۂ شوقِ گیسو ؛؛ شام لفظین ہین سفیدی سے سحر کاغذ کی ؛؛ لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصحا کے نزدیک لفظ مذکر ہے اور مولف بھی اسکی تذکیر کا قائل ہی

فصل بست و پنجم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین عین مہملہ ہی

ابداع ۔ اجماع ۔ اتباع ۔ اجتماع ۔ اختراع ۔ ارتفاع ۔ امتناع ۔ انتزاع ۔ انتفاع ۔ انقطاع ۔ سماع ۔ صداع ۔ صاع ۔ لغاع ۔ اور ۔ ساع ۔ رقاع ۔ بقاع ۔ اتباع ۔ اطباع ۔ اضلاع ۔ اقطاع ۔ اوجاع ۔ اوضاع ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین اطلاع ۔ متاع ۔ نزاع ۔ وداع ۔ شعاع ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ لیکن ۔ شعاع ۔ ناسخ مغفور کے ایک شعر مین مذکر بھی بندھا ہوا ہی چنانچہ وہ شعر یہ ہے ۔ ہجر مین ہر شعاع شمس سے مجھے ؛؛ ہوگیا ہے خدنگ سونے کا ؛ مگر ظن غالب ہے کہ یہان تحریف ہوگئی ہو یعنی ہوگئی کے مقام پر ہوگیا لکھدیا گیا ہو توابع مطابع ۔ مطالع ۔ منافع ۔ موانع ۔ مواضع ۔ موانع ۔ لوامع ۔ جوامع ۔ سواطع ۔ طالع ۔ مذکر آتے ہین شارع ۔ مونث ہے اور مضارع زمانۂ حال و استقبال کے معنے پر مذکر آتا ہی اور بحر عروض کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے ملع ۔ خلع ۔ قلع ۔ مذکر ہین ۔ وجع ۔ سجع ۔ دمع ۔ قمع ۔ لمع ۔ مذکر ہین ۔ شمع ۔ سمع ۔ جمع ۔ مونث ہین وضع ۔ مونث ہے ۔ نطع ۔ مذکر ہی قطع وضع کے معنی پر مونث ہے اور معنی بریدن مذکر ہے ۔ مرجع ۔ مزرع ۔ مطلع ۔ مقطع ۔ مجمع ۔ مصرع موقع ۔ مرتع ۔ منبع ۔ مرتع ۔ ملمع ۔ برقع ۔ مربع ۔ مذکر آتے ہین ۔ منع ۔ مذکر ہی صنع مونث ہی فرع ۔ درع ۔ مذکر آتے ہین صرع ۔ زرع ۔ ذرع ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ جمع فرع مذکر ہین جرع مذکر ہی ۔ طمع مونث ہی ترع طلع مونث ہین تصنع ۔ توسع ۔ تمتع ۔ تتبع ۔ ترفع ۔ تسبیع ۔ توسع وغیرہ مذکر آتے ہین

لہ رشک مرحوم مصرعہ مٹی کے مول بھی نہین بکتی متاع دل ؛؛ ۲ شیخ ناسخ تن پر وردن کی تیغ زبان سے نہ تھی پناہ ؛ گو پہنے تھی وہ درع نقوش حصیر کا ۳ شیخ ناسخ کب ہماری فکر سے ہوتا ہے سودا کا جواب ؛؛ ہان تتبع کرتے ہین ناسخ ہم اُس مغفور کا ؛؛ ۴ شیخ ناسخ ۔ دال دال جبید کی تو اضع سپر ہو خم شمشیر ؛ ۵ آتش ۶ آتش یہ شاعرون کا فقط اختراع ہی ؛؛ رخسار تیغ ہین ؛؛ زلف گیسو ہے یا رسانپ ؛ ۷ یہ مختلف فیہ ہی مثال مذکر نسیم ۔ کی تیر ریزی ہمارے آہون نے نوٹ کر ۔ تھا متاع عمر جو دقف بیابان ہوگیا اسیر لکھنوی ۔ ۸ یہ مختلف فیہ ہی مثال مونث زند ۔ وا ۔ قسمت پیاری ابر رحمت نے نہ کی ؛؛ مزرع امید اپنی خشک بے پر پانی ہوئی ۔ منیر لکھنوی ؛

تواضع ۔ تضرع ۔ توقع ۔ مونث بولیجاتے ہین خضوع خشوع ۔ رکوع ۔ وقوع ۔ نقوع ۔ شیوع ۔ شروع ۔ فروع ۔ دموع ۔ طلوع ۔ ینبوع ۔ مشروع ۔ مذکر ہین ۔ جوع ۔ مونث ہے رجوع ۔ مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ ۔ مذکر فرماتے ہین ؎ ایسا طبیب کون ہی اے گل کہ بارہا :: مجھسے رجوع نرگس بیمار نے کیا :: حضرت برق مونث فرماتے ہین ؎ دل اُس صنم سے دم نزع پھر گیا اے برق :: رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا :: لیکن حق یہ ہے کہ اس زمانہ کے تو جملہ فصحا کی زبان پر رجوع مونث ہے مذکر کوئی نہین بولتا :: طوع ۔ نوع ۔ مونث ہین ۔ توقیع اور مصاریع وغیرہ مذکر آتے ہین ربیع ۔ تشریع ۔ ترصیع ۔ ترنیع ۔ تشنیع ۔ تصدیع ۔ تقطیع ۔ توزیع ۔ توسیع وغیرہ مونث بولے جاتے ہین

(ربیع: فصل بہار — مصاریع: جمع مصرع — توزیع: نام بحر سے سعر دف ۱۲)

فصل بست و ششم اُن اسما کے بیان ہین کہ جن کے آخر مین غین معجمہ ہے

باغ ۔ راغ ۔ زاغ ۔ داغ ۔ ایاغ ۔ دماغ ۔ سراغ ۔ چراغ ۔ فراغ ۔ ابلاغ ۔ الاغ ۔ کلاغ ۔ استفراغ ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ دُرُغ ۔ طرغ ۔ دروغ ۔ فروغ ۔ مذکر ہین ۔ آروغ طورغ مونث ہین ۔ ذرتغ ۔ میغ ۔ مذکر ہین تیغ مونث ہی مرغ سیمرغ مذکر ہین

(استفراغ: بمعنی قی ۱۲ — دُرُغ: بواو مجہول — ذرتغ: دو ہندی شیع — میغ: ابر ۱۲ — ذکار ۱۲)

فصل بست و ہفتم اُن اسما کے بیان مین جن کے آخر مین فا ہے

صاف ۔ قاف ۔ کاف ۔ لاف گزاف ۔ طواف ۔ مصاف ۔ خلاف ۔ لحاف ۔ غلاف ۔ شگاف ۔ شیاف ۔ زحاف ۔ رعاف ۔ زراف ۔ موباف ۔ اعراف ۔ اسراف ۔ اصراف ۔ انحاف ۔ اضعاف ۔ انصاف ۔ اختلاف ۔ انحراف ۔ انکشاف ۔ اعتراف ۔ اعتکاف ۔ لام کاف ناف ۔ اور اخلاف ۔ اسلاف ۔ اطراف ۔ الطاف ۔ اصناف ۔ اکناف ۔ اوصاف ۔ اوقاف

(رعاف: ہر دو بمعنی خون ۱۲ — زراف: جانور معروف ۱۲)

لہ شیخ ناسخ مٔی سے روشن ہے ایاغ اپنا ساقیا گل :: ہو چراغ اپنا لہ خواجہ آتش ۔ کھو دیگی فکر ہم کو تمھارے سراغ کی :: لہ شیخ ناسخ بجر مین کیا ہے بیون مین ساقیا :: جام سے شیشہ کا استفراغ ہے لہ خواجہ آتش ؎ ای فلک اتنا تو مقبل مین فروغ اپنا بھی ہو یار کے نزدیک بیٹھین ہم کبھی ہو دو شمع :: لہ مرزا برق مرحوم :: لاف حسن اس سے جو ستانے کو مارا :: پنجہ مہر سے گردون نے طمانچہ مارا :: خواجہ آتش وہ دہن ہون نہ نکلا حرف غرور :: وہ زبان ہون نہ جس سے لاف ہوا لہ برق مرحوم ؎ غضب ہے چوٹیکا موباف کھولنا تیرا :: احسن اور بڑھے کیچلی جو وائے سانپ :: لہ بحر مرحوم ؎ طعن زندو نہ کر شیخ خدا ملی ول :: اسکے الطاف بہت ہین کہ گنہگار بہت ۱۲ :: :: ::

آلات وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین۔ **ناف**۔ سحاف۔ کشاف۔ خطاف۔ شالباف مونث آتے ہین اور۔ حرّاف کا اطلاق محض زن شوخ و چالاک پر کیا جاتا ہی (ابی سفیان نام کتاب ابابیل)

دف۔ شرف (درہندی قاس معروف)۔ نجف۔ ہدف۔ حزف۔ کلف۔ سلف۔ خلف۔ علف مصحف۔ مصرف۔ رفرف۔ مذکر آتے ہین۔ **صف**۔ **ظرف** (سفال۔ برتن)۔ شرشف۔ مونث بولے جاتے ہین اور **کف** زہ کے معنی پر مذکر آتا ہے اور کف دست وپا کے معنی پر مختلف فیہ ہے **ناسخ** اور **مرزا برق** مونث فرماتے ہین ؎ میرے مرنے سے کفِ افسوس گلگون ہوگئے:: اُن کو خالی ہاتھ بھی ملنا حنا سے کم نہیں:: ؎ زیب وزینت سے بڑی حسن خداداد ہی برق (بیاے معروف) کف موسیٰ کبھی مہندی سے حنائی نہ ہوئی:: کوئی شاعر۔ شعراے متقدمین مین سے بھی مونث کہتا ہے ؎ آئی آبلہ دل کا ہمارے جلد بھر لائے۔ کفِ پا اسکی دکھلا کر کسیکا منھ نہ دکھلائے اور **خواجہ آتش**۔ مذکر کہتے ہین ؎ کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے:: سامنے خورشید کے اسنے کف پا کر دیا:: لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ اکثر فصحا کف دست وکفِ پا دونون کی تانیث ہی کے قائل ہین اور مؤلف کے بھی عندیہ مین دونون مونث ہین۔ **تلف**۔ اور تصوف۔ تصرف۔ توقف۔ تکلف۔ تاسف۔ تلطف۔ تعرف۔ تخلف۔ تحائف۔ تعارف۔ تکاسف۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **اُف** (ہندی) مونث ہے۔ **الف**۔ کتف۔ ہاتف۔ مرادف۔ طائف۔ اور مصارف۔ معارف۔ صحائف۔ **لطائف**۔ **ظرائف**۔ طوائف۔ تحائف۔ عواطف (مقامے عرب) وظائف۔ مواقف۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین۔ **ظرف**۔ حرف۔ شنجرف۔ مذکر بولے جاتے ہین **برف**۔ طرف۔ مونث آتے ہین۔ اور صرف۔ جو خرچ کا مرادف ہے مذکر ہے اور علم معروف کے معنی پر مونث گوش زد ہے۔ **صوف**۔ کسوف۔ خسوف۔ سفوف۔ رتوف۔ بروف یا ورحروف (لغت انگریزی)

لہ خواجہ آتش۔ شرف اللہ نے بخشا ہو آدم پر محمد کو:: فضیلت ہے مقدم سے زیادہ یان موخر کو ؎ہ ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور تیر جو ایک اسطرف مارا:: کتنے کو پار پڑا ہدف مارا:: **برق مرحوم** ؎ دل کی طرح ہدف نہیں کون اُسکے تیر کا:: دیکھا جسے وہم مین میر اسیم ؎ہ ہو جاسے اگر بادہ مونہا منھ نکر دین بس:: میخوار دن مین سے ظرف مزاحم سے زیادہ::

عہ مذکر کی بھی مثال موجود ہے۔ **آتش** سوزش دل سے زبان کو نہ ہوئی آگاہی ؎ اُف کیا منھ سے نہ نکلا راز اپنا::

ظروف۔ صفوف۔ صنوف۔ اُلوف وغیرہ مذکر آتے ہین اور جوف۔ خوف۔ طوف۔
مذکر بولے جاتے ہین صیف مذکر ہے۔ سیف۔ کیف۔ موٴنث ہین خریف۔ ردیف۔
لیف۔ قیف۔ حقیقت۔ اور تعریف۔ توصیف۔ تصنیف۔ تالیف۔ تکلیف وغیرہ موٴنث
آتے ہین حریف۔ مذکر بولا جاتا ہے۔ خلف مذکر ہے۔ زلف موٴنث ہے۔ وقف
مذکر ہے۔ سقف موٴنث ہے۔ حذف۔ ضعف۔ کشف۔ عطف۔ لطف۔ وصف۔ حلف۔
مذکر آتے ہین۔ صنف۔ موٴنث ہے۔ سولف۔ موٴنث ہے

فصل بست و ہشتم اُن اسماکی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین قاف ہے

حمق۔ شرق۔ فرق۔ مذکر ہین۔ برق۔ زرق۔ ہرق موٴنث ہین۔ فرق مذکر ہے
عرق۔ موٴنث ہے۔ حلق۔ مذکر ہے۔ خلق۔ طلق۔ موٴنث ہین۔ حق۔ قلق۔ سبق۔ عرق۔
ورق۔ طبق۔ نق۔ زنبق۔ زیبق۔ استرق۔ خورنق۔ مطلق۔ بندق۔ مذکر آتے ہین۔
ابرق۔ بیرق۔ رونق۔ خندق۔ زورق۔ مرق۔ تیلق۔ تنبق۔ جلق۔ الخالق ہو حق موٴنث
بولے جاتے ہین۔ سرادق۔ مشرق۔ اور بوارق۔ مشارق۔ حوارق۔ علائق
حقائق۔ دقائق۔ شقائق۔ عوائق۔ وقائق۔ صوائق۔ لواحق۔ وغیرہ مذکر آتے ہین
منطق۔ دق۔ شق۔ چق۔ ساچق۔ خلائق۔ موٴنث آتے ہین اور عاشق۔ خواہ مرد ہو
یا زن استعمال مین شعرا کے مذکر آتا ہے چنانچہ حضرت برق فرماتے ہین ؎ دیکھکر
اُس بتِ سفاک کے ابرو عاشق :: بے قضا کشتۂ شمشیر قضا ہوتا ہے تعلق۔ تملق۔ تعشق
تصدق۔ تفوق۔ توافق۔ تطابق۔ تلاحق۔ وغیرہ اور افق۔ ستق۔ فستق۔ مذکر آتے ہین

؎ ناسخ مرحوم۔ ہماری کیف مزا وار احتساب نہین :: خیال چشم ہے کچھ ساغر شراب نہین :: ؎۲ شیخ ناسخ مرحوم
ع۔ ہر شمس باز غ مین ہمارا سبق نہین :: ؎۳ ناسخ مرحوم ع چودہ طباق زرق مین چودہ طبق نہین :: ؎۴ بحر سلسلہ
طرہ خورشید ہے جسکا دب تیری دستارہ :: کہکشان بیل ہے جسکی تیری الخالق ہے :: ؎۵ ناسخ مرحوم ع مرا
سینہ اور مشرق آفتاب داغ ہجران کا :: مختلف فیہ ہو مثال بذکر نسیم ؎ بے ہوشیان نصیب رہین سامعین کو وہ کیف تھرا ایا ہے
موسے ہر سخن مین تھا :: ؎ مختلف فیہ ہو مثال بذکر ناسخ۔ وصل کی شب برابر صبح کا دیکھا شفق ؎ ہمعنان میدان مین گلگون دیگر شد بد بر ہو

عنق۔ فندق۔ مونث بولے جاتے ہین۔ طاق۔ باق۔ اغراق۔ اشراق۔ احراق۔ اشفاق۔ الحاق۔ الصاق۔ اعلاق۔ اطلاق۔ تریاق۔ میثاق۔ انفاق۔ اشتیاق۔ احتراق۔ افتراق۔ استحقاق۔ استغراق۔ سباق۔ طباق۔ سیاق۔ عراق۔ فراق۔ مراق۔ نفاق۔ دفاق۔ صفاق۔ براق۔ یراق۔ رواق۔ خناق۔ صداق۔ مذاق۔ محاق۔ نطاق۔ سماق۔ اتاق۔ بلاق۔ اور اخلاق۔ اشفاق۔ اشواق۔ اوراق۔ اعناق۔ آفاق۔ عشاق وغیرہ مذکر آتے ہین۔ طلاق۔ ساق۔ خواق۔ چاق۔ طمطراق۔ چماق۔ چقاچاق۔ تڑاق پڑاق۔ مونث بولے جاتے ہین۔ عشق و مشق مذکر آتے ہین۔ رزق۔ فسق۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ مشق۔ مونث ہے۔ ذوق۔ سوق۔ شوق۔ طوق۔ فوق مذکر آتے ہین۔ بوق۔ جوق۔ بندوق۔ مونث آتے ہین۔ سوق۔ لحوق۔ لعوق۔ وثوق۔ عیوق۔ صندوق۔ اور عروق۔ حقوق۔ شقوق وغیرہ مذکر آتے ہین اور حقوق خواہ مرد ہو خواہ زن استعمال شعرا مین مذکر آتا ہے۔ طریق۔ فریق۔ عقیق۔ منجنیق۔ ترع۔ انیق۔ مذکر آتے ہین۔ رحیق۔ ضیق۔ اور تحقیق۔ تفریق۔ تطبیق۔ توفیق۔ تصدیق۔ تعویق۔ تعریق۔ تشویق۔ وغیرہ مونث آتے ہین۔

فصل بست و نہم ان اسماکی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین کاف تازی آتا ہے

باک۔ چاک۔ تپاک۔ خاشاک۔ سماک۔ مناک۔ خراک۔ سوزاک۔ اوراک۔ امساک۔ ہلاک۔ سفاک۔ دست پاک۔ روپاک۔ افلاک۔ چاک۔ ڈھاک۔ چھناک۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ خاک۔ خوراک۔ پوشاک۔ شاک۔ مسواک۔ املاک۔ دھاک۔ ناک۔ تاک۔ تریاک۔ چھابک تاک

ا نواب مرزا والاجاہ عاشق ۔ آفاق نور عارض جانان سے بھر لیا :: اے مہر ماہ رو ستار اگر گیا :: ۲ مرزا برق مرحوم قناعت نے دنیا کو دیدی طلاق :: مگر وہ آکے سائل ہوئی :: ۳ ناسخ مرحوم سب طمطراق کھل گئے پرو نہ کیجئے :: گھر آپکا رقیبون سے بازار ہوگیا ۔ ایضاً شیخ ناسخ فروغ نیز بطحا سے مرکنعان :: خلل کمال ترے طمطراق مین آیا :: ۴ آتش مرحوم خرام ناز کی مشق آجکل انکو نہایت ہے :: ۵ خواجہ آتش صحرا کو بھی نہ پایا وحسد سے خالی نہ کیا کیا جلا ہے سا کھو بھولا جو ڈھاک بن مین :: ۶ مرزا برق صورت ابر جہان مرد دہشت ناک ہو تیغ ابرو کی فلک تک ہی پڑی ہے دھاک ہر ۷ آتیغ مرحوم ہر اسکی ہاتھ مین جو جھرو ۔ فند قین نہ کیا شوخ شا۔

مؤنث آتے ہین اور تاک جو فارسی مین انگور کے بیل کے معنی پر ہے وہ بھی بالاتفاق مؤنث ہے لیکن خواجہ آتش نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ؎ اینڈتا تھا تیرے مستون کی طرح سے باغ مین :: صاحب کیفیت اپنے سلسلہ مین تاک تھا۔ اور ڈاک بھی اپنے دونون معنیون پر مؤنث آتا ہے۔ شیخ ناسخ ؎ کیا پیون مین ہجر ساقی مین کہ لگ جائے گی ڈاک :: پس گلو میرا بھی شیشہ کا گلو ہو جائیگا۔ ولہ ؎ روح ہے ہر جسم مین مشتاق اخبار اجل :: اس لیے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے :: آنک۔ ناوک۔ پاچک۔ چکاوک۔ حک۔ شک[1]۔ فک۔ فلک۔ ملک۔ نمک۔ خسک۔ محک[2]۔ تارک۔ مسلک۔ وینک۔ لہک۔ تلک۔ بالک[3]۔ کاتک۔ پھاٹک۔ مینڈک۔ مذکر آتے ہین۔ اسپک۔ پلارک[4]۔ جک۔ شبرک۔ طوطک۔ تو شک۔ چشمک۔ کمک۔ سمک۔ کجک۔ گزک۔ گزلک۔ شارک۔ عینک۔ مردمک۔ دستک۔ زردک۔ کفک۔ چیچک۔ آتشک۔ ابرک۔ صحنک۔ بک۔ تک۔ سک۔ کڑک۔ سڑک۔ ہڑک۔ ملچک۔ بچک۔ پرچک۔ رنجک۔ لپتک۔ مستک۔ بنک۔ چیلک۔ مینک۔ پینک۔ بچک۔ دوت دیک۔ بیٹھک۔ دیمک۔ اورک۔ بھدک۔ سترک۔ ٹیمک۔ سمنک۔ بھبک۔ دھنک۔ سنگ۔ کسک۔ دھک۔ جھک۔ کمک۔ سہالک۔ پالک۔ اور جتنے الفاظ ہندیہ کہ آخر مین آنکے کاف مصدری یا کاف تصغیر ہے مانند لٹک۔ بھٹک۔ کھٹک۔ چمک۔ دبک۔ جھلک۔ پلک۔ ڈلک۔ لیک۔ ٹیک۔ جھجک۔ لچک۔ بہک۔ دہک۔ ڈھولک۔ کالک۔ وغیرہ کے سب مؤنث بولے جاتے ہین اور تخت الحنک۔ کی تذکیر و تانیث کے اشعار اساتذہ سے مؤلف کو تحقیق نہین ہوے جو لکھتا لیکن موافق عندیہ مؤلف کے مذکر ہے اور کودک بھی مذکر بولا جاتا ہو خواہ مرد ہو خواہ زن اور لوبک۔ کا اطلاق فقط مرد پر کیا جاتا ہے عورت کو نہین کہتے

[1] شیخ ناسخ مغفور۔ قرابۂ مئی گلرنگ ہے فلک ہم کو :: نہ آفتاب کا کیون جام پر ہو شک ہم کو [2] ناسخ مرحوم اس سے نہان کیا ہو چھپے شرک خفی کیونکر :: محک ہے اسکا سنگ آستانہ نیک اور بد کا :: [3] مرزا رفیع السودا مرحوم زلفین یون بکھری ہوئین چہرہ پہ مانگین بقین دل :: جسطرح ایک کھلونے پہ ہین دو بالک :: [4] سودا خیمہ جاوہ کا شیرے تو کر دلا اتنا نہ کور :: ہوے استادہ جہان تیری جلو کی اسپک ۔۔۔

مسالک ۔ ممالک ۔ معارک ۔ مناسک ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین **متدارک** ۔ شلک ۔ چکٹ[1] ۔ مونث بولے جاتے ہین **تبرک** ۔ تمسک ۔ تہتک ۔ تزک ۔ جابک ۔ تک "لک ۔ نک ۔ مذکر آتے ہین ۔ کابک ۔ گہنگ ۔ گہک ۔ نکب ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ درک ۔ مذکر ہے **ترک**[2] عربی مین کسی کام سے دست "بردا شتہ ہونے کے معنی پر مذکر آتا ہے ۔ اور اردو مین **یا ورق** کے معنی پر یا کھپریل کے چوب کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے چنانچہ **امیر مرحوم** کہتے ہین ؎ بہر تسکین دیکھتا ہون ہجر مین جب مین کتاب ؛ ترک ایک ایک جزو کی دودو پہر ملتی نہین ؛ **ملک** ۔ سلک[3] ۔ مونث ہین **کلک** مختلف فیہ ہے بعضون کے عندیہ مین مذکر ہے اور بعضون کے نزدیک مونث چنانچہ **ناسخ** مغفور مونث فرماتے ہین ؎ اک چونچ لگا دے گی اگر کلک نواسنج ؛ دھنس جائیگی بلبل تری منقار گلے مین ۔ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا اسکی تذکیر ہی کے قائل ہین ۔ اور مؤلف مستہام کی زبان پر بھی مذکر ہی **اشک** ۔ رشک ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ **مشک** ۔ مونث ہے ۔ تزک ۔ کیک[4] مشک ملک ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ **ہتک** ۔ مونث ہے عین الدیک ۔ بھیک ۔ پیک ٹھیک ۔ لیک ۔ اور تحریک ۔ تشکیک ۔ تملیک ۔ وغیرہ مونث آتے ہین ۔ **بوسلیک** چالیک ۔ مذکر بولے جاتے ہین **ٹیک** ۔ مونث ہے ۔ ٹھوک ۔ مذکر ہے ۔ بھول چوک ۔ کوک ۔ ہوک مونث ہین ۔ اور **چوک** ۔ چیز ترش مزہ کے معنی پر مذکر ہے اور خطا کے معنی پر مونث ہے ۔ **نوک** ۔ روک ٹوک ۔ ڈک جھوک ۔ مونث آتے ہین **چوک** ۔ مذکر ہے **جونک** ۔ جھونک ۔ مونث بولے جاتے ہین لیکن **بحر مرحوم** نے خلاف رائے جمہور جھونک کو مذکر کہا ہے ؎ بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کے بالون کے ساتھ ؛ جھونک زلفونکا بھی

---

[1] خواجہ آتش مرحوم ع چپک کر مین آئے گی بل آئے گا شمشیر مین ؛ [2] **ناسخ** بادا یام کر یہان تو ک شکیبا کی تھا ہر گلی شہر کی اک کوچہ تھا رسوائی کا ؛ [3] **شیخ ناسخ** طلسم خندہ دندان نمائی یار تو دیکھو ہوئی ہو حقہ یاقوت سے سلک گہر پیدا ؛ [4] **صبا مرحوم** ۔ دہ میکلیک باغ مین پہونچے جو اٹھلاتے ہوئے ؛ کیک بھاگے سامنے سے ٹھوکرین کھاتے ہوئے ؛ ع ؎ مشترک فیہ ہے ۔ ناسخ ہی اسکو مذکر بھی باندھا ہے ۔ ناسخ ؎ تجلت دندان جانان سے گھر مین آب آب ؛ سلک گوہر اپنی مژگان کی طرح تر ہو گیا ++

ب ۔ ارکم ہونے لگا ہو ٹانک ۔ چھٹانک ۔ ڈانک مذکر ہین ۔ آنک ۔ بانک ۔ پھانک ۔ ہانک تانک جھانک ۔ مونث ہین ۔ ڈنک ۔ کلنک ۔ مذکر ہین ۔ پیک ۔ لبیک ۔ مذکر ہین چھینک ۔ سینک ۔ مونث ہین سینک ۔ مونث ہے ۔

فصل سی ام بیان ہین اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین کاف فارسی ہی

سگ ۔ تگ ۔ لہگ ۔ ڈگ ۔ جگ ۔ مذکر ہین رگ ۔ مونث ہے ۔ جگ ۔ ڈگ ۔ مذکر ہین بھاگ ۔ بھاگ ۔ جھاگ ۔ راگ ۔ ساگ ۔ کاگ ۔ ناگ ۔ کھڑاگ ۔ بھاگ ۔ سہاگ مذکر آتے ہین آگ ۔ بگ ۔ جاگ ۔ لاگ ۔ گجباگ ۔ بھاگا بھاگ ۔ مونث بولے جاتے ہین دانگ ۔ رانگ ۔ سوانگ مذکر بولے جاتے ہین ٹانگ ۔ جانگ ۔ سانگ ۔ مانگ ہونی بھانگ ۔ مونث آتے ہین تنگ ۔ چنگ ۔ رنگ ۔ زنگ ۔ ننگ ۔ سنگ ۔ ارژنگ پاسنگ ۔ فرسنگ ۔ اورنگ ۔ شبرنگ ۔ بیرنگ ۔ نیرنگ ۔ خرچنگ ۔ بادرنگ ۔ خدنگ نہنگ ۔ فرنگ ۔ شیرنگ ۔ کلنگ ۔ پلنگ ۔ تتنگ ۔ چورنگ ۔ انگ ۔ ڈھنگ ۔ مذکر آتے ہین ۔ بنگ ۔ جنگ ۔ گنگ ۔ چنگ ۔ پاھنگ ۔ نشاہنگ ۔ نشالنگ ۔ سرچنگ ۔ زرہنگ ۔ درنگ ۔ تفنگ ۔ الٹنگ ۔ تلنگ ۔ بارتنگ ۔ ترنگ ۔ بھنگ ۔ امنگ جنگ ۔ تلنگ ۔ پھننگ ۔ سرنگ ۔ سارنگ ۔ جلترنگ ۔ مرچنگ ۔ مردنگ ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ اور آہنگ قصد کے معنی پر مذکر آتا ہے اور آواز کے معنی پر مونث اور ہرنگ ۔ جورنگ اسپ کے معنی پر ہے گھوڑا ۔ گھوڑی دونون پر اُسکا اطلاق کیا جاتا ہے تنگ ۔ جنگ ۔ لنگ ۔ مذکر ہین ۔ مانگ مونث ہے جوگ ۔ روگ بیوگ

۱ خواجہ آتش ع نگین کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا برق مرحوم دلچسپ ہے کیا نخل قداس سنگ پیر کا ؛ دل تنگ ہے تصور سے عقیق شجری کا ؛ ۳ میر تقی مرحوم آنکھ ہر ایک کی ڈوری ہے کفک پر تیرے ؛ پاؤن سے تنگ تری مہندی کو کچھ بھاگ لگے ؛ ۴ شیخ ناسخ واہ کیا خوش رنگ بکا بھاگ ہے ۵ خواجہ آتش ۔ عار سے عاری مجھ مجنون کو ... سے تنگ ہوا کرتا ہے ؛ ۶ خواجہ آتش کہیے چور نگ عاشق کو نگاہ ناز کا دیکھ لینا شہرہ ہے شمشیر خانہ ساز کا ؛ ۷ ... در پہ سن آہنگ میرے کو تم آ سکتے نہین ؛ تو کسی کو گھر سے مین بیٹھے پکارے جاتے ؛

بجوگ ۔ برہوگ ۔ بھوگ ۔ لوگ ۔ سنجوگ مذکر آتے ہین برگ[1] تگرگ ۔ سازو برگ ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ **مرگ** ۔ مونث ہے ۔ **گرگ** مذکر ہے **بزرگ** ۔ جبتک مفرد ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مونث آئے گا اور حالت جمع مین فقط مذکر بولا جائیگا ۔ **مرگ** ۔ مذکر یعنی ۔ آہو نیگ پہاگ مذکر ہین ۔ دیگ[2] ۔ ریگ ۔ مونث ہین ۔ **سینگ** ۔ مذکر ہے ۔ ڈینگ ۔ ہینگ ۔ مونث ہین **مینگ** مذکر ہے رینگ ۔ مونث ہے ہر **بونگ** ۔ مذکر ہے **ٹھونگ** مونث ہے لونگ مونث ہے

فصل سی و ہفتم بیان مین اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین لام ہے

بال ۔ جال ۔ حال ۔ خال ۔ سال ۔ ملال ۔ نال ۔ آل ۔ جلال ۔ حلال ۔ کلال ۔ ملال زلال ہلال ۔ جمال ۔ کمال ۔ شمال ۔ دوال ۔ زوال ۔ شوال ۔ ہقال ۔ منال ۔ خیال ۔ عیال ۔ بال قتال ۔ خصال ۔ فصال ۔ وصال ۔ جبال ۔ شغال ۔ غزال ۔ مہزال ۔ نعال ۔ زکال سفال نہال ۔ وبال ۔ کدال ۔ محال ۔ شوال ۔ چنگال ۔ بنگال ۔ تنجال ۔ کرومال ۔ دنبال ۔ رمال اسہال ۔ منوال ۔ مثقال ۔ میکال ۔ مکیال ۔ گودال ۔ اشکال افضال ۔ ابدال ۔ اجلال اقبال ۔ ابطال ۔ اہمال ۔ اکمال ۔ اجمال ۔ ادخال ۔ انزال ۔ ایصال ۔ اختلال ۔ ارتحال انتقال ۔ انخلال ۔ انفعال ۔ اشتعال ۔ اشتغال ۔ اتصال ۔ احتمال ۔ امتثال ۔ اعتدال اندمال ۔ انفصال ۔ ابتذال ۔ اشتمال ۔ برنگال ۔ استعمال ۔ استعجال ۔ استقبال ۔ استکمال استقلال ۔ استدلال ۔ استیصال ۔ اضمحلال ۔ پال ۔ تھال ۔ کال کال ۔ لال ۔ اوگال گلال ۔ آبال ۔ سہال ۔ پیال ۔ جنجال ۔ بھونچال ۔ گھڑیال ۔ گرنال ۔ بھوپال ۔ نیپال ۔ ادرآمال ۔ اعمال ۔ احوال ۔ اقوال ۔ اخوال ۔ افضال ۔ ابدال ۔ اطفال افعال ۔ امثال ۔ ارذال ۔ اثقال ۔ اشکال ۔ اغلال ۔ اطلال ۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین

---

[1] خواجہ آتش ع ۔ ہر برگ ہاتھ ملتا ہے گلزار کے لیے برق مرحوم برگ گل سے سے شب کو برگ سوسن ہو گئے: رنگ مسی کیطرح ہونٹون سے یکسر اوڑ گیا ۔ [2] برق مغفور جاری ہو لب پہ نام علی دل مین جوش ہو دیگ تبرک بالفت حید ۔ لئی گئی +

-شال -فال -موچال -ایال قیل وقال -جدال -مجال -ملحال -مثال -غربال خلخال -تمثال -قیفال -پنجال -ارسال -سعال -تبکال -بال -خیرپال -ریگ مال -گوشمال -دال -پال -چال -بھال -چھال -کھال -ڈھال پکھال -تال -دلچال چال ڈھال -دیکھ بھال -دہمال -ہڑتال -سکھپال -سسرال -کچنال -خنیال گھڑنال -مہنال -گڑیال -کھرچال -پنسال -کھنڈسال -بھنڈال -ڈال -ممال اسپتال -یہ سب مونث آتے ہین اور آل -جو عربی مین معروف اولاد کے معنی مونث آتا ہو اور فارسی مین جو رنگ سرخ کے معنی پر ہے مولف کے عندیہ مین مذکر ہے اور خلال -بمعنی خلال دندان مختلف فیہ ہے لیکن مونث بیشتر فصحا کی زبان پر ہے اور مذکر کمتر اور مؤلف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے اور بمعنے گنجفہ مونث ہو اور تال -جو تالاب کے معنی پر ہے بالاتفاق مذکر ہے اور موزون یہ علم موسیقی کے معنی پر مشترک ہے تذکیر و تانیث مین لیکن مونث بیشتر گوش زد ہے اور مذکر کمتر اور مؤلف کی زبان پر بھی مونث ہے اور نال جو ناف کے معنی پر ہے وہ مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ نے مذکر و مونث دونون طرح فرمایا ہے ۵ نال گڑتا ہی کبھی اور لاش گڑتی ہے کبھی ÷ جو زچہ خانہ ہے وہ اک روز ماتم خانہ ہے ولہ ۵ زلیست بھر مجھکو رہا خونریز محبوبون سے کام ÷ روز مولد نال کٹوائی تھی کیا جلا دسے ÷ اور بحر مرحوم نے مذکر کہا ہی ۵ نال حجیم مین گڑی جنکی وہ پورب مین گڑی ÷ کس بلد مین گھر بنے کس شہر مین مقبر بنے ÷ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ فصحاے حال تو سب مذکر بولتے ہین اور مؤلف بھی اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے اور دال -ذال -جو حروف تہجی مین سے ہین وہ بھی مختلف فیہ ہین لیکن مؤلف کے عندیہ مین دونون مونث ہین اور چھنال -کا اطلاق محض عورت ہی پر کیا جاتا ہے -

ا۵ ناسخ مغفور -کیا کم تھین کچھ مژہ کی صفین میرے قتل کو ÷ قائم جو فوج خط نے صنم مو بہال کی ۲۵ رشک مرحوم زبان منھ مین نہین قیل وقال -یکتی ہے ÷ ۳۵ بحر مرحوم ایذا اٹھائی کرکے محبت کے حوصلے ÷ عشاق کو طحال ہوے دل بڑھے نہین ۴۵ مرزا برق مرحوم اٹھا کے آئینہ دکھلا دیا اسے مین نے ÷ سوجھی عارض گلگون کی جب مثال مجھے ÷ ۵۵ برق مین وہ دیوانہ ہون ہرتال پی جیتے ہی ÷ مر گیا مین تو مرے شہر کا بازار کھلا ۶۵ رشک مرحوم تم دو دو کے چھوٹی جو لیلونی تھلیان ÷ یاقوت بیچے یہ جیت کی مثال ہون

ازل ۔ امل ۔ بدل ۔ خلل ۔ اقل ۔ ملل ۔ جمل ۔ حمل ۔ جبل ۔ دغل ۔ محل ۔ زحل ۔ عمل
عسل ۔ کفل ۔ سبل ۔ سبل ۔ شغل ۔ تل ۔ حل ۔ خلل ۔ ادل ۔ دُنبل ۔ مقتل ۔ ہنقل ۔ صندل
جنگل ۔ دنگل ۔ مفصل ۔ کمحل ۔ منہل ۔ حنظل ۔ صیقل ۔ مصقل ۔ جنجل ۔ مؤکل ۔ بل ۔ بہل
بچل ۔ تھل ۔ جل ۔ دل ۔ ڈل ۔ نل ۔ نل ۔ ہڑہل ۔ کٹھل ۔ گرتھل ۔ کہرل ۔ کیول
بھل ۔ رنل ۔ کمل ۔ کھٹل ۔ جل ۔ تھل ۔ بھوڈل ۔ کاجل ۔ بادل ۔ آنچل ۔ کوتل
بیتل ۔ پیپل ۔ موسل ۔ سینبل ۔ بگل ۔ کتھل ۔ پنسل ۔ ہریل ۔ چاول ۔ کنڈل ۔ ادنجل ۔
چیٹل ۔ منگل ۔ گوگل ۔ بنڈل ۔ مورچل ۔ ناریل ۔ دلبادل ۔ مذکر بولے جاتے ہین
اجل ۔ بغل ۔ جدل ۔ غزل ۔ رل ۔ خل ۔ کسل ۔ بصل ۔ لیت ولعل ۔ مشعل ۔ جدول
صندل ۔ ہیکل ۔ منجل ۔ خردل ۔ مرجل ۔ مسلسل ۔ مطول ۔ سفرجل ۔ مستقبل ۔ پل ۔ بہل
پھل ۔ چھل ۔ بہل ۔ رمل ۔ جمل ۔ کل ۔ دلدل ۔ ململ ۔ جبل ۔ بل ۔ کلکل ۔ بل جل ۔ بیل
چھاگل ۔ بھوبھل ۔ کوپل ۔ کونپل ۔ بوتل ۔ اٹکل ۔ بیکل ۔ رساول ۔ چرادل ۔ بلابل
آنول ۔ کوہل ۔ پھیر بدل ۔ کونسل ۔ پارسل ۔ مونث آتے ہین اور جنجل ۔ تیغتل ۔ تبرحل
اِن تینون اسمون کا بھی اطلاق فقط عورت ہی پر کیا جاتا ہے اور مخمل مختلف فیہ ہے
مذکر و مؤنث دونون طرح زبان زد فصحا ہے چنانچہ رشک ۔ مغفور نے مذکر کہا ہے

؎ تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگے کونج کے ؛ سوگئے ہم تم کبھی کا مخمل دوخوابا ہوگیا ۔

لیکن حق یہ ہے کہ مذکر کمتر بولا جاتا ہے اور مؤنث بیشتر تامل ۔ توکل ۔ تعطل ۔ توغل
تنزل ۔ توسل ۔ تجمل ۔ تحمل ۔ تحول ۔ تزلزل ۔ تسلسل ۔ تجاہل ۔ تباہل ۔ تغافل
تقابل ۔ تداخل ۔ تطاول ۔ تناسل ۔ وغیرہ اور ۔ کل ۔ پل ۔ غل ۔ گل ۔ سنبل ۔ غلغل

۱؎ بحر مرحوم خالی گئی چار کی بندوق صید پر شیر دنیستان ہیں ہزار دن رفل پہلے آتش انگیز شکارگاہ جاتے ہین آرزو باہم سامنے ہون دشمن ادھر دل چلے
۲؎ ناسخ مرحوم ایسے سرسبز کے ہین بادل بھرے ہوئے ؛ پانی رستے ہین دیکھتے ہین جل تھل بھرے ہوئے ؛ ۳؎ بحر مرحوم تیری نزاکت نے ایجاد انجمن اے
فصل بہار بہ طوطی آگئی نہ بسیر کیونہو آل ذاک ۴؎ ناسخ مرحوم جوکڈانی ہین خوشامد سے وہ اعلیٰ ہوتے ہین یہ موچیل نسر پہ ہوتا ہے دم طاؤس کا ؛ ۵؎ برق مرحوم آجکل
لیت ولعل حشر کریگی برپا ؛ پردہ کھل جائیگا فردا پس فردا ان کا ؛ ۶؎ ناسخ مرحوم نہین تلوار آپکی خمدار ؛ قلزم عشق کا یہی پل ہے ؛ ۷؎
برق مغفور بزم افروز جو اُسکا رخ زیبا ہوتا ؛ ہر گل شمع چراغ ید بیضا ہوتا ؛ ۸؎ برق مرحوم ؏ سنبل ترا آتش
گل کا دھوان ہوجائیگا ؛ ؛ ؛

چنگل۔ دلدل۔ فرگل۔ دہل۔ رسل۔ سبل۔ ارجل۔ کامل۔ زایل۔ قلؔ۔ جل۔ مذکر بولے جاتے ہین جلؔ۔ تل۔ قلقلؔ۔ قرنفل۔ کاکلؔ۔ عنصلؔ۔ صلصل۔ مجل۔ جہل۔ جھلجھل بکھل۔ ہل مونث آتے ہین اور بلبل تذکیر و تانیث مین مشترک ہے بجز رشک مغفور کے کہ وہ مونث فرماتے ہین باقی جملہ شعرانے مذکر و مونث دونون طرح فرمایا ہے۔ رشک نشہ ہے وصف چشم مین یا خواب مرگ ہے؛؛ بلبل نے جب سنے میرے اشعار گر پڑے۔ شیخ ناسخ سیر ہر کنج چمن کرتے ہو تم غیر کے ساتھ؛؛ بلبل دل مجھے ایجان خبر دیتا ہے ولہ اپنی آغاز محبت کا خیال آتا ہے؛؛ دیکھتا ہون کوئی بلبل جو گرفتار نئی خواجہ آتش بلبل گلون سے دیکھکے تجھکو بگڑ گیا؛؛ قمری کا طوق سرو کی گردن مین پڑ گیا۔ ولہ چمن مین جاکے مین دلخستہ جو سے کرا ہتا؛ کہا کی گل سے بلبل حیلہ در دگلو برسون؛؛ برق مرحوم ع۔ بلبل روح روان بے آشیان ہو جائیگا؛؛ ولہ سرو پر قمری فدا صدقے گل پہ بلبلین؛؛ جسکو دیکھا ایک سے ہے ایک بہتر باغ مین؛؛ لیکن مؤلف مستہام بلبل کے تانیث ہی کا قائل ہے اور ایک دلیل قیاسی بھی اسکی تانیث پر رکھتا ہے کہ اس قبیل کے اکثر جانور مانند۔ مینا۔ کوکلا۔ شاما۔ فاختہ۔ قمری۔ طوطی۔ پپئی۔ کے مؤنث بولے جاتے ہین لیس بلبل کا بھی استعمال تانیثاً اچھا معلوم ہوتا ہے جنہیں بعضے غیور استفاد تذکیر۔ بلبل کی اس شعر سے شیخ ناسخ مرحوم کے کرتے ہین بلبل ہون بوستان جناب امیر کا؛؛ روح القدس ہے نام مرے ہمصفیر کا؛؛ حال آنکہ اتنا نہین سمجھتے کہ یہان سے تذکیر بلبل کی مستفاد ہوتی ہے یا قائل شعر کی اور بالفرض والتسلیم اگر شعر مذکور سے تذکیر بلبل ہی کی مستفاد ہوتی ہے تو اس مصرع برق مرحوم سے ع قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا؛؛ استفادہ تذکیر قمری کا بھی ہوسکتا ہے حالانکہ قمری کو کسی نے آج تک مذکر نہین کہا ہے۔ فتامل۔ دل۔ ظلؔ۔ بابل۔ حاصلؔ۔ ساحل۔ قاتلؔ۔ باطل۔

---

۱ ناسخ مغفور وصل کے ایام مین وہ شور قلقل ہو گیا؛ ہجر ساقی کی جدائی مین مراقل ہو گیا؛ ۲ ناسخ؛؛ بھری ہین جام میں جلبر پہ شبنم ساغر گل ہین یہ ادہر ہے نغمہ بربان وہر شیشہ کی قلقل ہے ۳ ناسخ مغفور نہ میرے پاؤن ہو زنجیر کے کبھی شاکی؛؛ جو اسکے کاکل پیچان کی اعتبار ہے ۴ ناسخ مرحوم ع ہوسکو کوہ گران کا نگیں ظل ہماری ۵ بھلا جو حسب کا چارہ ہو سکے؛؛ مدتون تنکے چنے بحر پہ حاصل ٹھہرا؛ ۶ مرزا دالا جاہ مرحوم العبد اللہ یہ دم بھر کے مسافر ہین حباب؛؛ بنی بند ہوا جب آنکھ مین پیر قاتل آیا ۷ یہ مختلف فیہ ہے غالب سبز خط سے ترا کاکل سرکش نہ دبا؛ یہ زمرد بھی حریف دم افعی نہ ہوا

بسل - ہلاہل - جوز ماثل - مقابل - تل بل - اور انامل - عوامل - محامل - اماثل - افاضل - مناذل - مراحل - مراسل - مداخل - اراذل - محاصل خصائل - جلاجل - عنادل - سائل - محافل - نوافل - سبائل - قبائل - خمائل - جداول - ہیاکل - سواحل - شواغل - نوازل - حواصل - فواصل - مشاعل - مشاغل - کواہل - دلائل - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین - گل لنگل - آب و گل - سل - سجل - مشکل - منزل - فلفل - محفل - مشاکل - حمائل - ادئل - سلاسل - مائل - دانتا کل کل - مونث آتے ہین اور محمل مختلف فیہ ہے - ناسخ مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہین - ناسخ - کس طرح نالون سے ہو مثل جرس دل خالی :: اپنے لیلے کا نظر آئے جو محمل خالی :: ولہ یہ در ای دل نالان سے صدا آتی تھی :: ناقہ رُوح کو ہے جسم کا محمل بھاری :: بحر مرحوم سے ہو ابر ہی گوے کی طرح محمل نہ ٹھہریگا :: اور حضرت رشک مرحوم مونث کہتے ہین سے کوچ دنیا سے کیا کیون فکر ہے تابوت کی :: محو گیسو تھا مجھے لیلی کی محمل چاہیے - لیکن مولف ہیچمدان کے عندیہ مین حق یہ ہے کہ قیاس بر منزل اور محفل کے اگر محمل کو بھی مونث بولیے تو کانون کو برا نہین معلوم ہوتا ہے بلکہ خوش آتا ہے فتامل - طول - حصول - وصول - حمول - خمول - شمول - دخول - حلول قبول - نزول مجہول محصول - معمول - مدول - کشکول - غول - بھول - ڈول - مول - ترسول - یستول - ہتھیول - کرن پھول - چنڈول - فرزدل - اور اصول فصول - فضول - وغیرہ - بھی مذکر آتے ہین - معقول - جھول - دھول - بھول - چول - ببول - رتال - ٹول مونث بولے جاتے ہین - تنبول - استنبول - کچکول - راعنول - ڈدل - مول - کول چھول غول - اول - دھول - بول - چنڈول - ہنڈول مذکر آتے ہین - قول - پنڈول مونث بولے جاتے ہین - بول - قول - ہول - لاحول - ڈول - پستول - رول مذکر آتے ہین -

---

لہ شیخ ناسخ ع آخیان کو گئے آنکھون ہی عنادل خالی :: سے برق معقود پیاون لہو تھو کتا ہو تب جو مین شیشہ کی سل ہوئی :: سے ناسخ مرحوم قید غفلت مین بجا تعلیم ہو گیا وہ طلب :: پاؤن مین خواب گران کی ہے سلاسل بھاری :: مرزا دالا جاہ مرحوم الیسا جو نقاہت سے گھٹتے گئے بدن ان کا :: جو پاؤن مین مجنون کے سلاسل نرہے گی :: سے ناسخ دل کو خوش آتی ہین صحرا کی ہولین پرخار :: اب کسی سرو گل اندام سے کچھ کام نہین بحر دن بہت گذرے نہین دیکھی وہ جنگل کی بہار :: کیجانب کو ہولین تر دو ایک سو دھاک سرخ :: سے ہلال مرحوم شاگرد رشک مسرور سے کب آنکے محو ابرو گیسو نکل گئے :: تلوارین چل گئین کبھی پستول چل گئے ::

ڈھول - مونث ہے - تیل - فیل - قبیل - قتیل - دخیل - صہیل - اکلیل - سجیل
اسرافیل - عزازیل - میکائیل - جبرئیل - عزرائیل - اور قنادیل - زنامیل وغیرہ
مذکر آتے ہین - دلیل - طویل - فصیل - سبیل - مزیل - قندیل - مندیل - سلسبیل
قال وقیل - ہیل - ابابیل - سیل - جیل - جھیل - ڈھیل - کھیل - گیل - زنبیل - زیل
لیل - مونث آتے ہین اور میل - اپنے ہر معنی پر مذکر بولا جاتا ہے خواہ میل راہ ہو خواہ
میل سرمہ کشی لیکن بعض سخنور میل سرمہ کشی کو سلائی پر جو اسکا ترجمہ ہندی مین ہو قیاس
کر کے مونث تصور کرتے ہین حالانکہ مؤلف نے اساتذہ معتبر کے کلام مین سواے مذکر کے
کہین مؤنث نہین دیکھا چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہین ؎ آنکھین روشن راہ جانے مین
ہوئین میل جو ہے سرمہ کا وہ میل ہے :: تیل - میل - پھلیل - کھیل - مذکر آتے ہین اور دلیل -
کلیل - غلیل - نکیل - دلیل - ریل - سیل - ریل پیل - داغ بیل - مونث بولے جاتے
ہین اور بیل - فقط اک تم معروف کے معنی پر تو مذکر ہے باقی اپنے جملہ معانی پر مونث ہے خیل
کیل میل نیل - سہیل - پیل - فیل - مذکر آتے ہین ذیل - نزیل - چڑیل - کھپریل - مؤنث
بولے جاتے ہین اور سیل - مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہین - ع - سیل می ہو
کیون نہ ہادم خانہ خمار کا :: اور حضرت رشک نے مذکر و مؤنث دونون طرح فرمایا ہے
؎ کوہ جودی سے ہوا اونچا جو میرا سیل اشک :: بولی روح نوح اب طوفان پورا ہو گیا
ولہ ع مردم دیدہ کو سیل آب بارانی ہوئی :: اور حضرت بحر فقط مونث کہتے ہین ع -
اشک امڈی ہوئی ہین سیل فنا آتی ہے :: لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ سیل کے تانیث کے
بیشتر فصحا قائل ہین اور تذکیر کے کمتر چنانچہ مؤلف کی زبان پر بھی مونث ہے اور میل
جو ہندی مین چرک کے معنی پر ہے وہ بھی دونون طرح مؤلف کے گوش زد ہے الا بقید نظم
مذکر ہی پایا جاتا ہے - شیخ ناسخ مغفور ؎ بتی اسکے میل کی بتی اگر کی بن گئی :: ریزہ ریزہ

لہ برق مرحوم ؎ اکا کبھی یا سجا گنا را نہین :: دلیل خدا آج باطل ہوئی ؎ شیخ ناسخ ع رکھی تھی قضا نے آب آہن کی میل ::
؎ ناسخ مرحوم - دیکھکر قرون کرا دل کو آج اپنا یاد کہ سبب یہ کو یا سیل ہین راہ فنا کے سامنے ؎ ناسخ مرحوم ہمیشہ جدھر کو ہٹا دیا جانب غبش خیال ہو مرے دل کو مدام شیشے کا :: ؎ حضرت ناسخ نے اسکو مونث بھی باندھا ہے ملاحظہ ہو ناسخ ؎ بتری زلفونکی جاتی ہے جو اکثر کان مین میل آجاتی ہے مشک
مشک عنبر کان مین :: منیر لکھنوی -

تیل صندل کا برادہ ہوگیا ؛ مرزا ابرق مرحوم ؎ میں تن پر لال صندل کا برادہ ہوگیا ؛ پس تحقیق یہ ہے کہ جو بقید نظم فصحا کے کلام مین پایا جاتا ہے معتبر تر ہے اور مؤلف کی زبان پر بھی میل مذکر ہے اور بڑھیل کا اطلاق محض زن پیر زال پر کیا جاتا ہے اور دبئیل، پھٹیل - مذکر کے ساتھ مذکر ہے اور مونث کے ساتھ مونث آتے ہین - قبل، طبل اصطبل - مذکر ہین - دخل - نخل - مذکر ہین - جعل - لعل - نعل - مذکر ہین - بغل - شغل مذکر ہین - وصل - مذکر ہے - اصل - مونث ہے اور فصل جو تفرقہ وجدائی کے معنی پر ہو مذکر آتا ہے اور جو فصل - کتاب یا موسم کے معنے پر ہے مونث بولا جاتا ہے عقل - نقل - مونث ہین - حمل مذکر ہے - نمل - مونث ہے - رمل - علم معروف کے معنی پر مذکر آتا ہے اور ریگ کے معنی پر مونث ہے - غزل - مذکر ہے - ہزل مونث ہے اکل مذکر ہے - شکل مونث ہے - بخل - بذل - نقل - ثقل - نقل - غسل - کحل - قفل - فعل فضل - عدل - قتل یہ جملہ الفاظ مذکر بولے جاتے ہین جمل - رحل - نسل - مونث آتے ہین اور - مثل[1] - جو مانند کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور بمعنی مثل مقدمات کے مونث بولا جاتا ہی

فصل سی و دوم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین میم ہی

بام - جام - دام کام - گام - لام - نام - دام - حمام - حرام - سرام - ددام - عوام - ہوام قوام - طعام - سلام - کلام - مسام - مشام - مقام - پیام - بنام - زکام - جذام - زحام - غمام انام - حرام - قیام - نظام - انجام - بادام - حجام - سرسام - برسام - آرام - حمام - نیام - ہنگام - بہرام - پیغام - ضرغام - ادغام - ابہام - اتمام - اقدام - اسلام - اکرام - الزام الہام - انعام - ابرام - اغلام - اعلام - انعام - احرام - استمام - ازدحام - التزام - انہدام احترام - احتشام - احتلام - ارتسام - انسجام - اختتام - انقسام - اتمام - انضمام - انصرام انتقام - انتظام - استلام - استفہام - استقدام - آم - کہرام - نیلام - ترانذام - بتام پھولام - رام - بام - گدام - بلگرام - اور سہام - مہام - عظام - حکام - عظام - خدام اقدام - اقسام - اقلام - اصنام - اعلام - اجرام - اجسام - احکام - اقوام - ایام - آجام آلام - وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین - حسام - زمام - لگام - صمصام

[1] ناسخ مرحوم شجاعت مین کرم مین عدل مین سیرت مین صورت مین ؛ امام آخر نہی سے ہے مثل اسنے عہد بجد کا - ؛ ؛

تمام ۔ دشنام ۔ دھوم دھام ۔ مونث آتے ہین اور شام جو ملک معروف کے معنی پر ہے
مذکر ہے اور جو صبح کے مقابلے مین ہے یا ہندی مین اس چیز کے معنے پر جو چھری پر نصب
ہوتی ہی مونث ہے اور ۔ مدام ۔ جو اسم شراب ہے اُسکی تذکیر و تانیث کا حال معلوم نہین
لیکن اگر شراب کے قیاس پر کوئی مؤنث بولے تو مؤلف کے عندیہ مین جائز ہو سکتا ہے
اور دلارام ۔ گل اندام گلفام ۔ وغیرہ معشوق کے القاب پر مذکر آتے ہین ۔ اسم
جسم ۔ طلسم ۔ مذکر ہین ۔ قسم مونث ہے ۔ جزم ۔ عزم ۔ مذکر ہین ۔ بزم ۔ رزم مونث
ہین ۔ چرم چشم ۔ سرد و گرم ۔ مذکر ہین ۔ شرم مونث ہے حجم ۔ رجم ۔ نجم ۔ مذکر ہین عظم
نظم ۔ مونث ہین ۔ حجم ۔ مذکر ہے شحم مونث ہے سہم ۔ داہم ۔ فہم ۔ مذکر ہین ۔ کھاگھم مونث
ہین ختم مذکر ہی تم مونث ہی چشم ۔ یشم ۔ مذکر ہین ۔ چشم ۔ پشم ۔ مونث ہین ۔ حلم ۔ علم ۔ مذکر ہین ۔ اجم
خم دم رم سم ۔ صنم ۔ غم ۔ ام ۔ کم ۔ لم ۔ ہم ۔ یم ۔ الم ۔ علم ۔ ارم ۔ درم ۔ حرم ۔ کرم ۔ درم
ستم ۔ صنم ۔ عجم ۔ عدم ۔ قدم ۔ قدم ۔ شکم ۔ غنم ۔ ادہم ۔ ارقم ۔ مرہم ۔ طارم ۔ زمزم ۔ مقدم
مقسم ۔ بلغم ۔ شلغم ۔ ماتم ۔ برچم ۔ عالم ۔ ضیغم ۔ جہنم ۔ محرم ۔ ہیلم ۔ آٹم ۔ بھرم ۔ دھرم ۔ قدم
یدم ۔ اور ہم ۔ بلم ۔ پچھم ۔ ریشم ۔ تھم ۔ سم ۔ اور حشم ۔ خدم ۔ نعم ۔ نعم ۔ حنم ۔ امم ۔ ہمم ۔ وغیرہ
تمامی جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین ۔ ہم ۔ ذم ۔ نم ۔ قسم ۔ خاتم ۔ شبنم ۔ سلم ۔ سرغم ۔
محرم ۔ جھلم ۔ جوکھم ۔ پنچم ۔ مدہم ۔ سرگم ۔ چھم ۔ چھلم ۔ دہم دہم ۔ جم ۔ جم ۔ مونث آتے ہین ۔
اور قم جو لکھنے کے معنی پر ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث آتا ہے چنانچہ
حال کو رقم کیا اور کیفیت کو راقم کی بولتے ہین اور رقم ہندسے کے معنی پر یا کسی جنس پر
جو اِسکا اطلاق کیا جاتا ہے مؤنث بولا جاتا ہے لمولفہ دل سی شے لی نے ایک بوسہ تو دو

لہ ناسخ در مثنوی کسی نے جو حیدر کو دشنام دی :: تو گویا پیمبر کو دشنام دی :: ٢ہ بحر مرحوم مصرعہ ۔ سونے پہ
آبنوس کے چاندی کی شام ہی :: ٣ہ رشک مرحوم طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا ٤ہ رند مرحوم ضرور حشر کے دن عاصیون کی ہو گی
تلاش :: نہون گے ہم تو جہنم جلائے گا پھر کیا :: ٥ہ خواجہ آتش ۔ گلشن دہر بھی ہے کوئی سرا ے ماتم :: شبنم اس
باغ مین جب آئی تو گریان آئی ٦ہ خواجہ آتش مرحوم ٧ہ کسی کی محرم آب روان دہ یاد آئی :: حباب کے جو برابر کبھی حباب آئی ::
عہ نشانیکہ در پائے مردم بود ١٢ :: :: :: :: ::

کوئی ایسی بڑی رقم بھی نہین ٭ **تنبیہ**۔ ہندسے کے معنے پر رقم کو جناب مرزا اسد اللہ خان غالب مرحوم نے مذکر فرمایا ہے ؎ ہمارے رزق کا ہے فرد قسمت مین رقم خالی ٭ ہمیشہ صفر کے مانند رہتا ہے شکم خالی ٭ حالانکہ رقم بمعنی مذکور بالاتفاق مونث بولا جاتا ہے پس مؤلف مستہام کہتا ہے کہ عجب نہین ہے کہ اصل مین یہان کی ہوا اور کاتب نے کا لکھدیا ہو اور **قلم** بھی مختلف فیہ ہے عربی مین جو خامہ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور فارسی مین بمعنی شاخ نرگس وغیرہ اور بمعنی موہاے بالاے صدغین اور ہندی مین میناے شراب یا شاخ تراشیدہ بلور یا اک قسم کی آتشبازی یا استخوان ساق گوسپند وگاؤ کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے **رشک** مغفور ؎ ہیرے کی ہین ہتھیلیان تیری ٭ انگلیان ہین بلور کی قلمین **المولفہ** ؎ ہر جام مے کہ پھول کھلا ہے گلاب کا ٭ نرگس کی شاخ ہے کہ قلم ہے شراب کی ٭ اور **لیزم** بھی مختلف فیہ ہے اکثر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور **شیخ ناسخ** مرحوم مذکر فرماتے ہین ؎ مجھسے ہلوا تا حباب لیزم جنون زنجیر کا ٭ اور کوہ عشق کے کہتا ہے تو مگدر اٹھا ٭ لیکن حق یہ ہے کہ لیزم زیادہ مونث ہی بولا جاتا ہے **موسم**۔ ظالم۔ اور تراجم۔ دراہم۔ مراہم۔ بہائم۔ غنایم۔ لوازم۔ مکارم۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **جاجم**۔ صارم۔ لم۔ حلم۔ مونث بولے جاتے ہین قمقام۔ قلزم۔ کژدم۔ گندم۔ انجم۔ آبریشم۔ ابریشم۔ سیوم۔ چیلم۔ خم۔ سم۔ کسم۔ گلدم اور تکلم تبسم۔ تظلم۔ ترحم۔ توہم۔ تلاطم۔ تلازم۔ تراکم۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ دُم قرطم۔ کرکم۔ مونث آتے ہین **تنبیہ**۔ تم۔ اور تظلم۔ کا استعمال کلام اساتذہ مین اس طور پر کہین نہین پایا گیا کہ تحقیق اُن سے تذکیر و تانیث کی ہوتی پس مؤلف نے موافق اپنے عندیہ اور اُس کلیہ کے جو خاتمہ کتاب مین ضمن فوائد مین لکھا گیا ہے ان دونون کو مذکر قرار دیا ہے آیندہ جو فصحا کی راے۔ **صوم**۔ روم۔ نوم۔ یوم۔ مذکر ہین **قوم** مونث ہے **قیوم**۔ زقوم۔ بوم۔ ردم۔ ہجوم۔ اور نجوم۔ رسوم۔ علوم۔ رقوم۔ وغیرہ مذکر آتے ہین **خرطوم**۔ سموم۔ مرزبوم۔ دھوم۔ مونث بولے جاتے ہین۔ مجم۔ ہوم مذکر ہین۔ **رحیم**

۱؎ شیخ ناسخ وصف مژگان مین ؎ یہ تیرا پنا قلم چدتا ہو کرکم ایسا کبھی سرعت سے کوئی تیر چلے۔ ۲؎ شیخ ناسخ ؎ مکڑا اون کا عرق نشہ مین دو دیکھا۔ ایک ٹکڑا مین کئی ٹکڑے خم گردون ہوا ٭ لب بمشتر نشئہ پیدا سے می نوش ہون مین ٭ خم گردون بھی دِ کھتا جیسے کہ بیہوش ہون مین ٭ ٭ ٭

کریم - حلیم - حریم - ادیم - جہیم - دہیم - بیم - رتیم - اقالیم - تلیم - مذکر بولے جاتے ہین - اقلیم - شمیم - نسیم - گلیم - رَیم - سیم - نیم - آفیم - اور تسلیم - تقدیم - تعظیم - ترمیم - تکریم - تقسیم - تعلیم - تقویم - تعمیم - وغیرہ مونث آتے ہین اور جیم - میم - جو حروف تہجی مین سے مختلف فیہ ہین الا مؤلف کے نزدیک دونون مذکر ہین چنانچہ میم کو تو ناسخ مرحوم نے بھی مذکر فرمایا ہے برائے قافیہ رکھا ہے مین نے میم احمد کا - زخم - خصم - رحم - رحم - عظم - ہضم - حکم - تخم - سُقم - زعم - جرم - مذکر آتے ہین کرم - مونث ہے اور رسم مختلف فیہ ہے بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مؤنث الا بقید نظم اساتذہ شعرائے متاخرین کے کلام مین مونث ہی پایا جاتا ہے - ناسخ مغفور - رسم کی موقوف اُس نے نامہ و پیغام کی ہے برق مرحوم ہ کشور عشق کی رسمین عجب اُلٹی دیکھین :: سلطنت کرتے ہین سب دل کے چرانے والے :: خواجہ آتش مرنے پر بھی مجھے رسم وفا آتی ہے - سید محمد خان رند ہ جو یوہین تم سے بیوفا سب ہون :: رسم اُٹھ جائے آشنائی کی :: فریم مذکر ہے - رشک مرحوم ع - فریم اپنا دل روشن ہے تصویر تصور کا :: نیم - سیم - مؤنث ہین -

فصل سی و سوم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین نون ہے

پان - خوان - بیان - دہان - زبان - زیان - نشان - جنان - دخان - گمان - کتان - گران - قران - جہان - مکان - احسان - ایمان - ایقان - دوران - امکان - ایوان - دیوان - تادان - آن بان - دندان - سندان - زندان - پالان - رُمان - عمان - کیوان - کتمان - بہتان - طوفان - طغیان - چوگان - کفران - پایان - شایان - جولان - درمان - ارمان - عنوان - نسیان - شیطان - رحمان - میدان - کنعان - انسان - حیوان - فقدان - طیران - حرمان - غلمان - مرجان - غلیان - قلیان - الحان - فرمان - پیکان - نقصان - بطلان

ا‌ه خواجہ آتش - کر یار ہوگئی غائب دیکھئے ہوم اپنی ناتوانی کی :: ۲ه رشک مغفور اب تو درمان مسیحا بھی ضرر کرنے لگا :: ۳ه شیخ ناسخ مغفور کی کشش کھینچا آدہر سفاک نے :: تو نکر آخر مرے سینہ مین پیکان رہ گیا :: ع ه پیشترک فیہ ہے مذکر آتش ہ اعلم نقر سامنے اسکے کیا خرب :: منحوس جسقدر رستے بیچ پیا کا قدم ہوا :: ع ه مختلف فیہ ہے - مثال مونث - تجر ہ ہر کلی گل کی نظر آتی ہے پیکان تیر کی :: ڈھونڈیے نشان کہان اب آشنائی کے بیے ہ شیر لکھنوی :: :: ::

سیلان - میلان - آبان - تاوان - ہمیان - پیمان - اعلان - دامان - سامان جانان
بہتان - سبحان - یزدان - قرآن - فرقان - نومان - کاشان - نیسان - ازمان عرفان
عصیان ایران - توران طہران جرجان - امعان - یونان - نجران - گواہان - سوہان باران
ہمدان کرمان - آسمان - خانمان - دودمان - سائبان - بادبان - دیدبان - مہرگان تہیلن
ارمغان - عطردان - کاروان - قہرمان - خاوران - امتحان - تابدان - ارغوان آشیان
آستان - فرقدان - استخوان - امتنان - شائگان - اصفہان - بوستان - نادوان -
سخن - گلستان - اندجان - شبستان - زمستان - سپستان - زنخدان - نیستان -
قلمدان - نمکدان - چراغان - خراسان - صفاہان - بیابان - خیابان - گریبان -
بدخشان - مغیلان - دبستان - سرطان - خفقان - رمضان - ہذیان - یرقان - خلجان
جریان - سنبلستان - عشق پیچان - تابستان - ہندوستان - بازرگان - رویان - سمان
دھوان - کنوان - پچھان - پیچوان - دبانیان - انوان - سانوان - بھلاوان - ادر
آبدان - اعیان - اقران - اعوان - اجفان - الوان - اذان - ارکان - ادیان
اذہان - اخوان - صبیان - وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں آن جان ران
کان - نان - زبان - لسان - سنان - بنان عنان - امان خزان - دوکان نسیان کمان -
برہان - دکان - مژگان - ریحان - فنجان - خفقان - پستان - شریان - ریسمان داستان
زعفران - کہکشان - طیلسان - چیستان - نردبان - لب گردان - اذان - مونث
بولے جاتے ہیں اور افشان - افغان - بالاتفاق مونث ہیں لیکن - خواجہ آتش مرحوم
نے خلاف رائے جمہور دونوں کو مذکر فرمایا ہے حسن وجمال کو بھی طمع سیم وزر کی ہے افشان ہوا ہے

۱ بحر مرحوم - کوئی تو اہل قفس کو بھی رمضان پہونچا :: ۲ ناسخ مغفور کاروان بادبہاری کاروان ہوجائیگا :: ایک ن یہ باغ پامال خزان ہوجائیگا ۳ ناسخ - ذکر کو موقوف ناسخ جی ترا لگتا نہیں :: پھر طبیعت کا کسی دن امتحان ہوجائیگا :: ۴ شیخ ناسخ جان پائیگا چمن نے گل تری گلگشت - ہر شجر میں مرغ جان کا آشیان ہوجائیگا :: ۵ جتنی ہیں صاحب سخن انکی طبیعت نرم ہے :: سب دلیل سیر زبان میں استخوان ہوا نہیں :: ۶ بحر مرحوم - میری آنکھوں نے سمان پورا کیا برسات کا :: ۷ نواب علیخان مہر - وصل کا مژدہ ہے ستوی دل :: پیر ہیں لے ماہ تو ان آگئی :: ۸ برق مرحوم - فیضان لعل یار عقیق یمن کی ہے :: ۹ برق مرحوم تکمل گئی نشہ کے عالم میں جو انکی پیستان :: سمجھے مینا کر بلو کا ساغر جیکا :: ۱۰ کیف ہی کرتا مول ہون میں دل جان کو بیچکر :: بام وصال یار کی گر نردبان ملے :: ۱۱ مرزا برق مرحوم :: اذان دی کعبہ میں ناقوس دیر میں پھونکا :: کہاں کہاں ترا عاشق - تجھے پکار آیا :: ۱۲ ناسخ آنکھوں سے فائدہ جو نہیں تیری گرد راہ :: حاصل جبین سے کیا جو ترا آستان نہیں ::

یار کے رخسار کے پسند ؛ ولہ ۔ پھر گئی آنکھون مین وہ مژگان برگشتہ تو پھر ؛ ذکر آرہ تھا
جو ہمنے نالہ و افغان کیا ؛ اور کتان ۔ بھی جو اک تخم کے معنی پر ہے مونث ہے اور قماش
معروف کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے چنانچہ خواجہ آتش ۔ مذکر فرماتے ہین ۵
انصاف مین نے عالم اسباب مین کیا ؛ نوائی چاندنی جو میسر کتان ہوا ؛ اور شان بھی
عربی مین جو مرادف شوکت ہے استعمال مین مؤنث ہے اور فارسی مین زنبور ۔ وگس کے
چھتے کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے اور میان ۔ بھی نیام شمشیر یا کسی سے کے وسط
کے معنی پر مذکر ہے اور ۔ کمر کے معنی پر مؤلف کے نزدیک مونث ہے اور گلستان ۔ بوستان
بھی باغ کے معنی پر مذکر ہین اور کتاب ۔ معروف کے معنی پر مؤنث ہین ۔ بان ۔ پان ۔ بوہین
سیان ۔ کان ۔ دان (صندوقچہ ۱۲) ۔ تھان ۔ پکوان ۔ دالان ۔ چالان ۔ ملتان ۔ ادسان ۔ گھسان (الفاظ ہندی ۱۲) ۔ نہان
پران ۔ مسان ۔ مچان (ہر یک معنی خود ۱۲) ۔ بھان ۔ مرتبان ۔ تامجان ۔ باندان (مقام معروف ۱۲) ۔ خاصدان ۔ پیکدان ۔ برستان
بدن بان ۔ دہان ۔ گھان ۔ مذکر آتے ہین ۔ تان ۔ کھان ۔ سان ۔ گھان ۔ چٹان ۔
اٹھان ۔ آن (گل معروف ۱۲) ۔ بان ۔ چھانٔ ۔ بنان ۔ پہچان ۔ کپڑ چھان (ہر یکدام معنی خود ۱۲) ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ تن
فن ۔ خلن ۔ لن ۔ من (وزن معروف ۱۲) ۔ قرن ۔ لبن ۔ ذقن ۔ کفن ۔ دہن ۔ سخن ۔ چمن ۔ زمن ۔ یمن ۔ سمن و من
ثمن ۔ دکن ۔ وطن ۔ ختن (حروف تہجی ۱۲) ۔ عدن ۔ بدن ۔ پرن ۔ جوشن ۔ گلشن ۔ توسن ۔ دامن ۔ مامن ۔
آہن ۔ ارغن ۔ قطزن ۔ لاون ۔ ہاون ۔ سوہن ۔ یکمن (جزیرہ معروف ۱۲) ۔ مسکن ۔ مخزن ۔ مدفن ۔ روزن
گلخن ۔ روغن ۔ خرمن ۔ ارمن ۔ ارزن ۔ برزن ۔ ایمن ۔ سیون ۔ قدغن ۔ مدین ۔ لندن
پنجتن ۔ پیرہن ۔ گلبدن ۔ گرگدن ۔ یاسمن (گل معروف ۱۲) ۔ ناردن (وجہ ۱۲) ۔ بادمن (دشت معروف ۱۲) ۔ اہرمن ۔ آبرن ۔ نشیمن ۔
فلاخن ۔ مطبخن ۔ دست برنجن ۔ پابرنجن ۔ آسن ۔ باسن ۔ سنگاسن ۔ آنگن ۔ ساون ۔ بیٹھن
پاپن ۔ چندن ۔ بندھن ۔ انجمن ۔ منجن ۔ بچپن ۔ کندن ۔ لٹکن ۔ آنکن ۔ منکن ۔ اٹہن ۔ کنگن ۔ چوبن ۔

ف۱ برق مرحوم منہ سے جو بات نکلی وہی کی تمام عمر ؛ قائل ہون برق آپکی اس آن بان کا ف۲ خواجہ آتش
آخر کار تیرہ خاک ہے مدفن سب کا ؛ اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو ؛ ف۳ برق مغفور تیر کا تو زہ ہے تیر نظر عاشق مین ؛
اس نے جو بند کیا روزن دیوار کھلا ؛ ف۴ رشک مرحوم داغون سے اسطرح مین سر دتن بھرے ہوے ؛ پھولون سے
جیسے خرمن گلشن بھرے ہوے ۔ شیخ ناسخ مغفور ۔ آپکی برق غضب کے آگے ؛ یہ تو نیا ماہ کا خرمن کیا ہے ؛

دھودن - بیگن - لکھن - سالن - ناگن - پیتن برتن - کچن - گوپھن - ارگن - درشن - بن کرن
سن - پھن - بقن - گھن - ہن - جتن - بھجن - چیرن - ہرن - برن - چلن - گہن - ادھن اگھن
دکھن - مایڑن - ملیچھن - ہنڈیا دن - بندرابن - سکھدرسن - بانکپن - نورتن - بنسلوچن - بجھی بجون
فتن - درجن - اسٹیشن - ادرقتن - سنن - نن - محن - وغیرہ بھی مذکر آتے ہین - رسن
شکن - مجن - زغن - سوزن - سوسن - گردن - معدن - انجمن - نسترن - پرویزن - بٹن
چکن - پرن - پھپن - ڈگن - جلن - مرن - کرن - چلمن - ادجن - اپٹھن - پھرکن - دبرکن
اچکن - چیکن - پلٹن - تپن - سوجن - کھرچن - ناگن - پوچھن - سیون - چتون - پھسلن - ایمن
سیمن - گوین - پھیلن - کترن - ٹیکن - اوترن - جامن - نیمغن - بلی لوٹن - کلیجن - ساتار دہن
موئنث بولے جاتے ہین اور - **لگن** - جو فارسی مین ایک ظرف کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے
رشک مغفورؒ - یہ ندامت ہے ترے جلوے سے اے شعلہ طور :: وجہ کیا آج جو محفل مین لگن
یاد آیا :: لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصحا کی زبان پر موئنث ہے اور کمتر کی زبان پر مذکر
اور مولف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے اور ہندی مین لگن جس معنی پر ہے اوس کو
بالاتفاق سب موئنث بولتے ہین **یا** **الین** - پوستین - شاہین - سرگین - قسطنطین - آئین
پائین - آئین - دین - بزین - کین - ثمین - اربعین - بردین - عرین - فرودین - فرزین
انگبین - نگین - گل نگبین - صفین - یقین - نگین - عجین - سرین - السین - نشین - اور براہین
شرائین - قوانین - دواوین - مضامین - فرامین - شیاطین - سنین - وغیرہ مذکر بولیجاتے
ہین **زمین** - کمین - طین - دوربین - نفرین - نشہ نشین - یاسین - سکین - آفرین -
یاسمین - نسرین - جبین - آستین - طنین - جنان چنین - ترنجبین - افسنتین سکنجبین

لہ اسیر ع اب بھی رن بول رہا ہے کہ وہ جلاد آیا :: **۲ شیخ ناسخ** مہندی سے ہے شعلہ قدم آسن شک پری کا ::
پاپوش نے سیکھا ہے چلن کبک دری کا :: **۳ رشک مرحوم** ع تجھکو گہنے کے لیے ہیرے کی معدن چاہیے **شیخ ناسخ مغفور** -
ع اثر تیری حنا کا ہو کہ کان لعل ہو :: ایک دم آجائے گر ہیرے کی معدن زیر پا :: **۴ برق مرحوم** تار چکے مکس عارض سے
نقاب یار کی :: مہر کو گویا کرن سونے کا سہرا ہوگئی :: **قبول مرحوم** - شمع رونق کسیکا ہو گر تہ نظر :: ع۵ یہ مشترک ہے چنانچہ حضرت ناسخ
نے ہی دوسری جگہ مذکر باندھا ہے **ناسخ** لعل خنداں کا تصور دیدۂ گریاں مین ہے :: دیکھنا لعل بدخشاں کا جو معدن آب مین ::

پرچھائین ۔ کھائین ۔ چھائین ۔ بائین ۔ بہین ۔ بھیردین ۔ اور تخمین ۔ تزئین ۔ تدہین تسخین تسکین ۔ تحسین ۔ تلوین ۔ تلقین ۔ تمکین ۔ توہین ۔ تضمین ۔ وغیرہ مونث آتے ہین اور چین ملک معروف کے معنی پر مذکر ہے اور شکن کے معنی پر مونث ہے اور جنین کا اطلاق کودک مرد و کودک زن دونون پر کیا جاتا ہے ۔ **خون** ۔ نون ۔ ستون ۔ شگون ۔ جنون ۔ سنون فسون ۔ سکون ۔ مرن ۔ بردن ۔ درون ۔ فنون ۔ بطون ۔ قرون ۔ عیون ۔ شیون ۔ گلگون جیحون ۔ سیحون ۔ گردون ۔ سنجون ۔ مضمون ۔ مفتون ۔ میمون ۔ قانون ۔ کانون ۔ طاعون ۔ بیستون ۔ ارغنون ۔ افتیمون ۔ غاریقون ۔ قیطون ۔ باندھنون ۔ گیہون ۔ آغون ۔ مذکر آتے ہین ۔ **افیون** ۔ معجون ۔ گون ۔ جون ۔ چون ۔ لون ۔ ہون ۔ چیون ۔ چون مونث بولے جاتے ہین ۔ **بھیروین** ۔ مذکر ہے ۔ جھکون مونث ہے **بھون** ۔ گون ۔ کبیر دھون مونث ہین ۔ پاؤن ۔ گاؤن ۔ داؤن مذکر ہین ۔ چھاؤن ۔ گھراؤن ۔ کاؤن کاؤن ۔ آؤن مونث ہین ۔ **چھائین چھائین** ۔ چائین چائین ۔ ٹھائین ٹھائین ۔ سائین ۔ سائین ۔ کائین کائین گائین ۔ مونث آتے ہین ۔ **بون بون** ۔ دوکون ۔ مذکر ہین ۔ **پون** ۔ مونث ہے **ناخون** بجون ۔ ادن ۔ جون ۔ مذکر ہین ۔ **دون** ۔ سون ۔ چون ۔ مونث ہین ۔ **لون** ۔ سلون مذکر ہین ۔ **اذن** ۔ حزن ۔ مذکر ہین ۔ **وزن** ۔ گوزن ۔ مذکر ہین ۔ **لحن** ۔ صحن مذکر ہین طعن ۔ لعن ۔ مونث ہین **گلبن** ۔ ناخن ۔ کن ۔ سخن ۔ کن ۔ بن ۔ بن ۔ تن ۔ اور تیقن وطن تسنن ۔ تفتن ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ **دھن** ۔ ادھیڑبن ۔ تن تن ۔ تن بھن ۔ چھن چھن مونث بولے جاتے ہین اور ۔ **بن** ۔ جنۃ الخضرا کے معنے پر مذکر ہو اور بیج کی معنی پر مونث اماکن ۔ دفائن ۔ سفائن ۔ قرائن ۔ خزائن ۔ مدائن ۔ سواکن ۔ مساکن ۔ مطاعن ۔ معادن ۔

١؎ خواجہ آتش ۔ کس کس نگاہ ناز سے دیکھا مری طرف :: کیا کیا نہ چشم یار نے بھیر فسون کیا ٢؎ خواجہ آتش مرحوم ۔ کرین گے افراشاع قبائے یار پر کیا کیا :: بندھین گے باندھنون اس لیٹی دستار پر کیا کیا ٣؎ بحر تنکے چنتا باغ سے نکلا مین دیوان کی طرح :: یون بھی باندھنون مجھکو جیتا ہوگیا :: ٤؎ شیخ ناسخ مرحوم ۔ گرگئے گلین توے بوٹا سے قد کو دیکھکر :: تھا کیف گل مین جو زر گیا یہ دفینا ہوگیا :: ٥؎ شیخ امان علی سحر ۔ سیہ زلفون سے افشان جھڑ رہی ہے گورے گالون پر :: گھٹا گھنگور چھائی ہو حلب مین مینہ برستا ہے :: ٦؎ رشک مغفور ۔ ادھیڑبن مین اسیکے رہا کئے خیاط :: کہ ہوگا اُس کے انگرکھے مین کیا بجائے کرپ ::

وغیرہ اور۔ جن سین من۔ باطن۔ دن۔ مذکر آتے ہین اجوائن۔ ڈائن۔ گہن مین من مونث
بولے جاتے ہین اور۔ محاسن۔ خوبیون کے معنی پر مذکر ہے اور ڈاڑھی کے معنے پر
مونث ہے دین۔ عین۔ غین چنین۔ خورد شین۔ بین۔ چین۔ کین۔ نین۔ اور لشتین۔
نقلین۔ کونین۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ عین۔ زیب و زین۔ بچین۔ نعلین۔ فلا بین۔
لالٹین۔ کاربین۔ لین۔ مونث آتے ہین ہمین۔ بتین۔ تاربین۔ مذکر ہین بین۔ قرابین
الین مونث ہین۔ پچھین۔ لین۔ دین مذکر آتے ہین۔ دین۔ مونث ہے اذن۔ جھن۔
عدن۔ مرن۔ جشن۔ حسن۔ رکن۔ بلین۔ مذکر ہین۔ امن۔ غین مونث ہین۔

فصل سی و چہارم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین واو ہو

رو۔ گو۔ مو۔ ہو۔ آہو۔ کاہو۔ یاہو۔ بازو۔ پہلو۔ زانو۔ ابرو۔ گیسو۔ جادو۔ یزدا تو۔ مینو۔
لیمو۔ چاقو۔ اُبو۔ قابو۔ تمباکو۔ راسو۔ ہندو۔ لولو۔ ٹیکو۔ تیتو۔ سبو۔ رفو۔ وضو۔ کدو
خلو۔ علو۔ غلو۔ گلو۔ آلو۔ شفتالو۔ تالو۔ لجالو۔ سالو۔ بھالو۔ سنبھالو۔ ٹالو۔ ہٹو۔ ٹٹو۔
لٹو۔ آنسو۔ اُچھو۔ جگنو۔ اُتو۔ چلو۔ نیبو۔ پیلو۔ گھنگھرو۔ گیرو۔ ردہو۔ آڑو۔ گوگھرو
لہو۔ گرو۔ وغیرہ جن کے آخر مین واو معروف ہے۔ جگہ مذکر بولے جاتے ہین باستثنای بوجو
خو۔ آبرو و ابرو آبجو۔ آرزو۔ جستجو۔ گفتگو۔ شست وشو۔ بازلو۔ شبو۔ کوکو۔ ترازو۔
بگابو۔ دارو۔ سرارو۔ پرستو۔ زلو۔ نمو۔ بو۔ بانو۔ جھاڑو۔ بچھو۔ مونث بولے جاتے
ہین اور آرزو لشکر کے معنی پر مذکر ہے اور زبان معروف کے معنے پر مختلف ہے لیکن
مؤلف مستہام کے عندیہ مین ان معنی پر بھی مذکر ہے اور سو۔ جو طرف و جانب کے معنی پر
ہی نہ کلام اساتذہ مین اس طور پر کہین پایا گیا نہ فصحا کے زبان سے اس طرح پر سنا گیا۔
کہ مولف کو تحقیق اس کے تذکیر و تانیث کی ہوتی مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ بوقت ضرورت

له ناسخ مغفور سہ مجھکو یاد آتا ہی ناسخ کوئی جانان باغمین؛ خواجہ آتش رنگین رہیگا خون شہیدان سے کوے دوست۔ فردوس کی بہار کو بیم خزان نہین؛؛ ٢ه ناسخ تیری ابرو نہین محراب حرم ہین قاتل؛ کیون نہ خم آئے ہر صورت شمشیر رہی مرزا ابرق۔ تا فلک سے ہر زش شہرہ تمہارا ہوگیا؛ خال سے ابرو کی بر خم چاند تارا ہوگیا؛ بحر مرحوم کاکل نے اسکی بار تار الکند سے۔ کھینچے سر ہی ابرو سے خمدار رہ گیا؛؛ ٣ه بحر مرحوم ع بنرے تے نمو کی ہو عقیق شجری سے عه یہ مشترک مذکر و مونث دونون طرح ہی چنانچہ مثال مین مصنف صاحب نے خود ظاہر فرمایا ہے؛؛

اگر استعمال کیا جاے تو مونث کیا جاے آیندہ فصحا کی راے اور گبھرو کا اطلاق بعض مرد نوجوان پر کیا جاتا ہے۔ پشتو۔ بھنو۔ تلو۔ نو۔ تبو۔ للوتو۔ مونث آتے ہین اور گوچ گیند کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے لیکن مولف کی زبان پر صرف مذکر ہے۔ جو۔ گو۔ برنو۔ درو کھو۔ مذکر آتے ہین رو۔ ضو۔ گرد۔ قلم۔ ڈنک دود۔ رودارو۔ بو۔ یو۔ لو۔ مونث بولے جاتے ہین۔ سرو۔ تمرو۔ مرو۔ مذکر آتے ہین۔ مجو۔ مذکر ہے نخو۔ مونث ہے سہو۔ لھو۔ مذکر ہین۔ دیو۔ ریو۔ گیو۔ غریو۔ سیو۔ جنیو۔ مذکر ہین۔ نیو۔ مونث ہے۔ واؤ یاؤ پلاؤ۔ چلاؤ۔ بہاؤ۔ تاؤ۔ بچاؤ۔ پچاؤ۔ بناؤ۔ بھراؤ۔ لگاؤ۔ پتاؤ۔ لداؤ۔ پڑاو۔ الاؤ بھاؤ۔ بلاؤ۔ جھکاؤ۔ نان باؤ۔ اتارچڑھاؤ۔ گھاؤ۔ جماؤ۔ چھپاؤ۔ برتاؤ۔ چلچلاؤ دباؤ۔ رکاؤ۔ چھڑکاؤ۔ اٹکاؤ۔ وغیرہ جن الفاظ کے آخر مین واؤ موقوف ہے سب مذکر بولے جاتے ہین سوا۔ ناؤ۔ اور باؤ کے کہ یہ دونون لفظ مونث آتے ہین۔ اور گاؤ۔ حیوان معروف کے معنے پر مونث آتا ہے اور ہندی مین تکیہ کلان کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے اور واؤ جو حروف تہجی مین سے ہے تذکیر و تانیث مین مشترک ہے لیکن مولف کے عندیہ مین مذکر ہے

فصل سی و پنجم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین ہای ہوز ملفوظ ہے

اللہ۔ ماہ۔ گناہ۔ اشتباہ۔ انتباہ۔ اکراہ۔ فراہ۔ پناہ۔ بیاہ۔ تراہ۔ کراہ۔ اور راخباہ چیاہ۔ میاہ۔ افواہ۔ مذکر آتے ہین آہ۔ باہ۔ تاہ۔ راہ۔ رسم وراہ۔ کاہ۔ داہ۔ چاہ۔ پگاہ گیاہ۔ رفاہ۔ نگاہ۔ سیاہ۔ کلاہ۔ خرگاہ۔ درگاہ۔ تنخواہ۔ روباہ۔ دستگاہ۔ کارگاہ۔ بارگاہ خانقاہ۔ نانخواہ۔ مہرگیاہ۔ مردم گیاہ۔ وادیلاہ۔ پاہ۔ پشم اللہ تھاہ۔ تراہ تراہ مونث بولے جاتے ہین اور۔ جاہ مختلف فیہ ہے بعضون کے عندیہ مین مونث ہے بعضون کے

۱ مرزا برق۔ نہال ہر خم قد بے صفائی اسکو کہتے ہین ؛ نظر آتا ہے ہر تو جا بجا سیب زنخدان کا ؛ ۲ آتش مرحوم چند پریان بھی کرون مثل سلیمان تسخیر ؛ یہ قلم دیکھی رہے زیر نگین تھوڑی سی ؛ ۳ بحر مرحوم۔ دہا گا دیا تون نے نغاد یکھکر مجھے ؛ آنکھا جو مین جنیو کرے لپٹ گیا۔ ۴ شیخ ناسخ مغفور ۵ ع۔ تھا شرع عاشقی دن میری بسم اللہ کا ۶ یہ تذکیر و تانیث مین مشترک ہے چنانچہ آتش ہی کلام مین موجود ہی۔ آتش اللہ کو کہم سے تونگو کہا طبع ؛ زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا ؛

نزدیک مذکر ہے چنانچہ شعراے متقدمین سے میر تقی مرحوم مذکر فرماتے ہین ؎ ہم جاہ وحشم یان کا کیا کہیے کہ کیا جانا: خاتم کو سلیمان کے انگشتر یا جانا ؛ اور مؤلف کی راے مین بھی ۔ جاہ ۔ مذکر ہے اور چاہ ۔ بھی جو فارسی مین کنوئین کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور ہندی مین محبت وخواہش کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے ۔ کوہ ۔ گردہ ۔ گروہ ۔ انبوہ ۔ اندوہ ۔ مذکر آتے ہین ۔ شکوہ ۔ اڈوہ ۔ کوہ ۔ کموہ ۔ مؤنث بولے جاتے ہین جیہ ۔ جگہہ ۔ شہ ۔ مؤنث آتے ہین کہ دمہ ۔ یہ دونون لفظ معًا بولے جاتے ہین اور مذکر آتے زہ ۔ زرہ ۔ گرہ ۔ مؤنث آتے ہین ۔ تتمّہ ۔ تشبّہ ۔ تفکّہ تبنّہ ۔ تیرہ ۔ تشابہ وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ سوا توجّہ کے کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے شبہہ ۔ مذکر ہے گنہ ۔ مونث تیہ ۔ مذکر ہے بیہہ ۔ شبہہ ۔ اور لشبیہ ۔ تنبیہہ ۔ تنزیہ ۔ توجیہ ۔ وغیرہ مونث ہین ٹھاٹھ کاٹھ ۔ نیل کا ماٹھ ۔ مذکر آتے ہین بیساکھ ۔ مذکر ہے ۔ راکھ ۔ ساکھ ۔ لاکھ ۔ مونث ہین ساتھ ۔ ہاتھ ۔ مذکر ہین ۔ تیرتھ مذکر ہے ۔ رتھ ۔ نتھ ۔ مونث ہین ۔ کنٹھ ۔ نیلکنٹھ ۔ مذکر ہین ۔ دُکھ ۔ سکھ ۔ نین سکھ ۔ مذکر ہین ۔ بوجھ ۔ سوجھ ۔ مونث ہین ۔ ادجھ بوجھ ۔ مذکر ہین ساٹھ ۔ گانٹھ ۔ مونث ہین لٹھ ۔ مٹھ ۔ میرٹھ ۔ مذکر ہین ۔ پیٹھ ۔ رسوڑھ ۔ مونث ہین ۔ بیٹھ ۔ السیٹھ ۔ مؤنث ہین ۔ اساڑھ ۔ لاڑہ مذکر ہین باڑہ ۔ دارہ ۔ گاڑہ ۔ مونث ہین مگر مچھ ۔ مذکر ہے ۔ کمرکھ ۔ مونث ہے باچھ ۔ چھاچھ مونث ہین ۔ دودھ ۔ ریچھ ۔ سنگھ ۔ گڑھ ۔ گہہ ۔ نہ ۔ مذکر ہین ۔ اونکھ ۔ پٹھ ۔ کوڑہ ۔ چکاچوندہ سندہ ۔ لوتہ ۔ موٹھ ۔ سونٹھ ۔ آنکھ ۔ موچھ ۔ بودہ ۔ کوکھ ۔ لیکھ ۔ ریڑہ سندہ مونث ہین ۔

۱؎ برق مغفور ۔ اسی صورت سے ہر دم ہم جخط شوق لکھین گے : اوڑیگا ساتھ دروازے پر اس گل کے کبوتر کا ؛ ؎

۲؎ بحر مرحوم ۔ بتان ہند کو آئینہ بھی گنگا کا تیرتھ ہے ؛ بحر مرحوم نے لفظ تیرتھ کو بدون ہا قافیہ قامت والف مین کہا ہے لیکن مولف کی تحقیق مین یہ لفظ ہاے مخلوط التلفظ کے ساتھ ہے ؛ ۳؎ بحر مرحوم ؎ سورج کمھی کو بجر چکا چوندہ ہو گئی ؛ تم نے ذرا جو داغ سے پچاہا اٹھا لیا ؛ ۴؎ ناسخ مغفور سندہ کسی رند کو کب خانہ خمار کی تھی ؛ صبا مرحوم سندہ نہ دنیا کی اسے ہے نہ خبر عقبےٰ کی ؛

اپنے کچھ اور ہی عالم مین ہے دیوانہ عشق ؛

فصل سی و ششم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ ہے

نسخہ - صفحہ - روضہ - بیضہ - ذرہ - طرہ - نوحہ - نغمہ - جلوہ - نظارہ - مقابلہ - معاملہ - مشاعرہ - مناظرہ - مجادلہ - غنچہ - لالہ - نالہ - پردہ - دودہ (خاندان ۱۲) - دیدہ شیشہ - آئینہ - پیمانہ - قرابہ - پیشہ - زمزمہ - مزہ - وغیرہ جس لفظ کے آخر مین تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ ہے - وہ مذکر بولا جاتا ہے باستثناء - **توبہ**[۱] وجنہ ودفعہ وفضہ (ابی سیم ۱۲) وزہرہ (استارہ معروف ۱۲) و فاختہ[۲] ومژہ[۳] - کہ یہ چار پانچ کلمے مونث بولے جاتے ہین اور - فاتحہ - مختلف فیہ ہے - **مرزا مہدی قبول مرحوم** - مونث کہتے ہین ؎ قبر مجنون پر فاتحہ پڑھ دی :: نجد کا جب بلا مقام ہین ۱۲ اور **سحر مرحوم** مذکر فرماتے ہین ؎ فاتحہ تھا کس شہید عشق کا :: رات بھر درگاہ مین ماتم رہا :: لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحاے متاخرین اس کے تذکیر ہی کے قائل ہین اور مولف کی زبان پر بھی مذکر ہے اور **سبحہ** بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے **ناسخ مغفور** اور **صبا** مرحوم نے مونث فرمایا ہے **ناسخ** مصرعہ - سبح زاہد نے بنائی دانہ انگور کی :: **صبا** ع - سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار پھری - **اور اسیر مرحوم** مذکر کہتے ہین ع - سبحہ میرے ہاتھ مین ہے دانہ انگور کا :: لیکن مولف کے نزدیک حق یہ ہے کہ سبحہ مذکر ہے اور **پنبہ** - کو بھی روئی کے قیاس پر بعضے مونث تصور کرتے ہین حالانکہ مذکر استعمال کیا گیا ہے **مرزا برق مغفور** ع پنبہ مینا بناتی چراغ طور کی :: **ناسخ مرحوم** ؎ جراح اپنے پنبہ و مرہم کو دور رکھ :: بھڑکین گے اس سے اور مرے شعلہ ہاے داغ :: اور مژہ کو بھی بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث

---

۱ **برق مرحوم** - غضب کیا جو جوانی مین توبہ برحق نے کی :: اگر یہ سچ ہے تو پھر عمر بھر خراب رہا :: ۲ مولفہ زہرہ دل تھام کے اے ماہ جبین بیٹھ گئی ۳ مولفہ فاختہ رونے کو بلبل کے قرین بیٹھ گئی :: ۴ **شیخ ناسخ** مژہ جو ہے وہ گویا اب زبان کا کام کرتی ہے - **مرزا برق** - ہر مژہ چشم فسون گر کو زبان ہوتی ہے :: :: :: :: ::

لیکن بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور مولف بھی اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے

فصل سی و ہفتم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین یاے تحتانی ہے

تعدی - تعلی - تسلی - تجلی - ترقی - تشفی - کرسی - رباعی - مشتری - ردی - ہری - کجی - راستی - درستی - ہستی - پستی - گشتی - کشتی - بولی - ٹوپی - پالکی - کنگھی - کنگھی - دستی - چھٹی - گالی - بجلی - مچھلی - کوٹھی - چھتری - ڈولی - مرزائی - وغیرہ جس کلمہ کے آخر مین یاے تحتانی معروف ہے خواہ عربی ہو خواہ فارسی - خواہ ہندی وہ مؤنث بولا جاتا ہے سوا - افعی - وادی - طوبی - دعوی - معنی - ماضی - والی - قالی - پانی - موتی - دہی - گھی - جی - ہاتھی - اور - لالی - لیالی - عوالی - موالی - اہالی - معاصی - نواحی - وغیرہ کے کہ یہ چند الفاظ مذکر آتے ہین اور - طوطی - ایک کنایہ خاص کے معنی پر جو آتا ہے مذکر بولا جاتا ہے - بحر مرحوم ع شہرہ ہے اُس سبزۂ رخسار کا؛ خوب طوطی بولتا ہے یار کا؛ مرزا برق مغفور ع کیا بولتا ہے طوطی شیرین مقال یار؛ شہرہ جہان مین ہے خط بیمثال کا؛ خواجہ وزیر ع ہو شیشۂ سبز گرم قلقل؛ طوطی مستون کا بولتا ہے؛ اور جہان اپنے معنے حقیقی پر آتا ہے مونث استعمال پاتا ہے - رشک مغفور ع آئینہ ہوتا ہے منھ دیکھ کے پانی پانی؛ طوطیان ہوتی ہین سنکر تری تقریر سفید - اور پری کو بھی جہان شعرا معشوق کے معنی پر لاتے ہین مذکر استعمال کرتے ہین - خواجہ آتش ع کیا کیا پری اوتارے ہین شیشہ مین آہ لے؛ جن کون سا پلیتہ سے اپنے نہین جلا؛ اور اُس کے معنے اصلی پر مونث بولتے ہین -

تنبیہ - معنے کا جو تذکیر استعمال کیا جاتا ہے تو کسی حرف رابط مفرد یا فعل مفرد کے ساتھ نہین کیا جاتا بلکہ کسی حرف رابط جمع یا فعل کے ساتھ کیا جاتا ہے جیسا کہ برق مغفور فرماتے ہین ع لفظ سے معنی پوشیدہ نکلتے ہین؛

سخن یار سے گویا دہن یار ملا :: شیخ ناسخ مغفور سے ۔ باندھے ہین کاکل
پیچان کے جو اکثر مضمون :: اس لیے رکھتے ہین معنی مرے اشعار کے پیچ :: ۔ ی
پی ۔ تی ۔ ثی ۔ جی ۔ خی ۔ ری ۔ زی ۔ نی ۔ ہی ۔ لی ریے دیے ۔ مونث بولے
جاتے ہین ۔ دے ۔ شے ۔ تے ۔ مے ۔ نے ہے ہے ۔ جے ۔ لے آبلے
مونث آتے ہین ۔ خوی ۔ حی ۔ طی ۔ ری مذکر بولے جاتے ہین ۔
اور پے ۔ فارسی ہین غضب کے معنی پر مذکر ہے اور ہندی مین ۔ تہمت
وعیب کے معنی پر مونث ہے ۔ غشی ۔ رحی ۔ سعی ۔ نفی ۔ وحی ۔ نہی
وغیرہ جس کلمہ عربیہ کے آخر مین یاے ۔ موقوف ہے مونث بولا جاتا ہے
سوائے جدی ۔ کے جو ایک برج معروف کا نام ہے بروج فلکی مین سے
راے ۔ جاے جائے ۔ لائے نائے ۔ ہاے واے گاے گئے ۔ مؤنث آتے ہین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ فیض مقالہ رہنماے اُردو زبان کار آمد صاد ولمنا موسوم بہ مفید الشعر آ تصنیف لطیف
اوستاد بیمثال حضرت سید ضامن علی صاحب جلال مرحوم و مغفور باضافہ حواشی جدید مفید بصحت تمام
وحسن انتظام صاحب پایگاہ رفیع جناب محمد شفیع صاحب خلف الرشید حاجی محمد سعید صاحب مطبع مجید
واقع کانپور مین بماہ ربیع الاول ۱۳۴۰ سنہ ہجری زیور طبع سے آراستہ ہوکر نذر ناظرین ہوا ۔

قطعہ تاریخ طبع حال از نتیجہ طبع شاعر شیرین مقال مولوی محمد منیر صاحب منیر لکھنوی سلمہ اللہ القوی

جلال نامور کا سا سخنور
پرکھنے کے لیے اردو زبان کے
نئی ہے اکی شانِ طبع اسکی

نہ پیدا ہوگا اب جبتک فلک ہے
ہر اک تصنیف جسکی اک محک ہے
چھپا یون تو کئی بار آجنک ہے

منیر اب لکھدو سال طبع اس کا
مفید شاعران لاریب و شک ہے
۱۳۴ ۶۲۲ ۲۴۳ ۶ ۳۲۰ ۱۵

سنہ ۱۳۴۰ ہجری